١٧-٩-٦٨ء

الہنود

حصہ سوم الثالث

یعنی تاریخ الہند کی تیسری جلد جسمین حالات ہنود درج ہین

اور جسکو

مرزا احمد کاظم برلاس مراد آبادی نے اپنی دس برس
کی کوشش مین کمال تحقیق کے ساتھ تالیف کیا

اور

ج گلزار احمدی واقع مراد آباد مین طبع کراکر اپنے
دفتر سے شائع کیا

قیمت فی جلد عصہ ایکروپیہ — پہلی مرتبہ ۵۰۰ پانچسو جلد

جسکو مطلوب ہو ذیل کے پتہ سے طلب فرماوین

مرزا احمد کاظم برلاس محلہ مفتی ٹولہ مراد آباد

جلد چہارم زیر طبع ہے

فہرست مضامین [illegible] الہنود [illegible]

[illegible]

جلد سوم الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیر و حرم مین ایک سی ہی ہین پرستش مین
ادس بت کے پوجنے کا نکالینگے طور اور

پہلی روشنی زمانہ نے بدلی تو کیا ہوا
کرتے ہین اب اوسکے سمجھنے مین غور اور

اشاعت مذہب پوران

اصل بودہ کے مذہب نے اپنے شیوع کے زمانہ سے برہمنی مذہب کے ستا
جھگڑے اور تنازعہ پیدا کرتے کرتے آخر کو ایسی قوت حاصل کرلی کہ تخمیناً
ایک ہزار برس تک ہندوستان مین اپنا رنگ جماے رہا - اس ترقی کے
زمانہ مین برہمنون کا اعزاز بالکل گھٹ گیا اور لوگون کی نظرون مین
اچھی طرح ذلیل ہوگئے گویا اس مدت مین برہمنون کو زندگی دشوار ہوگئی تھی
بودہ کا سب سے بڑا یہ اصول تہا کہ تمام بنی آدم یکسان ہین سب کو برابر تعلیم
ملت دینا چاہیے مذہبی امور مین سب کا حق برابر ہے - چنانچہ اوسنے ایسا ہی
کیا لیکن ظاہر ہے کہ طبائع اور خصائل تمام بنی آدمون کی یکسان نہین ہین

اور ہر دل مین خداوند تعالی نے ایک ظرف عطا فرمایا ہے یعنی ایک
ایسی قوت دی ہے کہ ضبط اور برداشت اور ہر قسم کے تناسب اور
دریافت کرنیکی قابلیت اوسمین ہوتی ہے چونکہ طبائع مختلف ہین لہذا
یہ قابلیت بھی باعتبار مقدار کے سبمین یکسان نہین ہے کسی مین زیادہ ہے اور کسی مین
کم کوئی رموز و اشارات اور رازداری کی لائق ہے کوئی اس قسم کے
بوجھ کا متحمل نہین لہذا رموز مذہب سے ہر کہ و مہ واقف ہو کر رائی زنی
کرنے لگا اور اصول ملت پر اپنی کمزور عقل سے چھوٹی چھوٹی اور ضعیف
دلائل قائم کرکے غور و فکر کرنے لگا جو اسرار اوسکی عقل مین نہین آیا اور
اوس سے پوری دلجمعی نہین ہوئی اوسکو چھوڑ کر یا اوسمین اپنی ناکافی
سمجھ کے موافق ترمیم کرنے کا کاربند ہوا۔ اسیطرح طبائع مختلف ہونیکے سبب
صدہا باتین بے بنیاد ملت بودہ مین شامل ہو گئین۔

یون تو گوتم کی زندگی ہی مین اوسکے مروجہ اصول مین لوگون نے دخل
دینا اور اپنی راے شامل کرنا آغاز کر دیا تہا (جیسا کہ دیودت اور اجات
شترو وغیرہ کی نسبت نظر سے گذری ہین) مگر گوتم کی وفات کے بعد تو
اس سلسلہ کی ایسی بنیاد جمی کہ جسکا نتیجہ خاص مذہب کے واسطے بہت برا
ظاہر ہوا۔ چنانچہ دو سو برس کے اندر مذہب بودہ تمام نئے خیالات سے
آمیز ہو گیا اور یہ نئی باتین بڑہتے بڑہتے اسقدر چہا گئین کہ اصل اصول

ملت بالکل چھپ گئے اور لوگوں کا عملدرآمد زیادہ تر ان نئی باتوں پر ہی رہ گیا۔ حالانکہ اس کی انسداد کے واسطے جلسہ کیے گئے راجاؤں نے سختیاں بھی کیں مگر مذہبی آزادی کے سبب پورا پورا یہ رواج بند نہوا۔

مؤلف۔ دنیا میں جسقدر مذاہب برباد و ضعیف ہوئے ہیں اگر ان کے ضعف کا سبب دریافت کرنے میں کنج کاوی کیجاوے تو محقق کو ظاہر ہو جائیگا کہ ہر ملت کی خرابی کا باعث یہی نئی باتیں ہوتی ہیں جو در اصل مذہب سے الگ ہوتی ہیں مگر پیرووں کے برتاؤ میں آتے آتے ایسی قوی ہو جاتی ہیں کہ اصول ملت شکستہ و ضعیف ہو کر انہیں پر دارومدار نظر آتا ہے اور اونکے پیرو زمانہ کی چال و چلن یا قومی ننگ و عار یا مفلوکی یا اور اسی قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہو کر اصول سے روگردانی کر کے ان نئی اور مہمل اور بیسود باتوں کے ادا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں چونکہ یہ نئی بندشیں اکثر غیر مدلل اور ایسی پوچ ہوتی ہیں کہ بہت تھوڑی چون و چرا کرنے سے ٹوٹ جاتی ہیں اس وجہ سے ایسی باتوں کے پابند اور پیرو دوسرے مذاہب کے لوگوں کے سامنے ذلیل اور ضعیف الاعتقاد بنجاتے ہیں جسکے سبب خود اونہیں کی نظروں میں اونکا مذہب غیر مستحکم اور حقیر ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ اپنے مذہبی امور کے برتاؤ میں کم متوجہ ہوتے ہیں بالآخر ایسے ہی ضعیف الاعتقادوں کی بدولت قوموں اور جماعتوں کے

مذہب نکل جاتا ہے۔اور لامذہب انسان رہ جاتے ہین۔
ان نئے خیالات کی ترقی کے زمانہ مین برہمنون کو موقع ملا۔اور تہوڑے تہوڑے دلائل عقلی سے مذہب بودھ کے پیرودن کے دلون مین (اُن باتون کی طرف سے جنکو وہ لوگ اپنا مذہبی اصول تصور کئے ہوے تہے) شکوک پیدا کر دیئے اور جب شکوک پیدا ہوگئے تو مذہب کی بیوقعتی پیرودن کے دلون مین جم گئی۔اور کچہ کچہ لوگ اوس عقیدہ سے برداشتہ خاطر ہوکر پہر برہمنی ملت کی طرف متوجہ ہونے لگے اس موقع کو برہمنون نے غنیمت جان کر تالیف قلوب کرنی شروع کی اور تالیف قلوب کیواسطے بھی کچہ نئے اصول قائم کرنے پر مجبور ہوے اور ایک نیا مجموعہ تیار کیا گیا۔
اس نئے مجموعہ کا نام پوران رکہا گیا برہمنون نے اس وقت مین نئے طور پر اشاعت مذہب کی کرنی شروع کی یعنی پہلے وید کے عقائد سے اب کچہ بدل کر پورانون کے مضامین اور احکام اصل وید کے احکام سے اگر بالکل علیحدہ نہین ہین تو بالکل اونکی مطابق بھی نہین ہین بہت سی باتین وید کی مخالف ہین بہت سی احکام ایسے ہین جو وید مین نہین تہی انہین نئی باتون کی وجہ سے برہمن بودہ مذہب پر غالب آئے چنانچہ تاریخ بدیع ہندوستان مین بھی جوکہ قوم ہنود کے ایک لائق شخص کی تصنیف ہے اوسکے صفحہ ۱۳۱ مین بحوالہ دیگر کتب مذہب ہنود

تحریر ہے کہ جبکہ بودہ مذہب کمال ترقی پر تہا تو اگنی کنڈ[ط] سے چار چہتری پیدا ہوے جنہون نے بودہ مذہب کو نیست و نابود کیا اور دوبارہ ویدکا مذہب پہیلایا مگر پہلے سے اوسکی حالت بدلکر نئے ڈہنگ پر اشاعت کی یعنی پوران مت جاری کیا - اور وہ زمانہ جسمین پوران مت جاری ہوا راجہ بکرم سے (جسکا سمت جاری ہے) سات پشت قبل گذرا ہے اور ازروے تحقیق کے یہ مدت عیسیٰؑ سے تین سو برس قبل پائی جاتی ہے پس پورانون کا ترتیب پانا راجہ بکرماجیت والی اوجین سے سات پشت پہلے یعنی عیسیٰؑ سے تین سو برس قبل محسوب ہوتا ہے - جبکہ برہمنون نے بودہ مذہب کے ساتہ یہ سلوک کیا کہ اوسکے پیرو ونکو مذہبی اصول کی طرف سے مشکوک کرنا شروع کیا اور اپنی طرف تسخیر قلوب کے آئین جاری کئے تو بودہ مذہب کو سخت صدمہ پہونچا لیکن اسیوقت مین تہوڑے عرصہ کے بعد ایک نہایت دانشمند راجہ اس مذہب کا طرفدار پیدا ہوا جسکا نام اشوک[1] ہے یہ راجہ چندر گپت کا پوتا ہے اسکی سخت گیری اور جابرانہ اصول مذہب بودہ کا رواج دینا

(ط) اگنی کنڈ) وہ سیدہے سادہ اشخاص جو عقل و تمیز سے بالکل بے بہرہ ہین اس لفظ سے یہ تصور کرتے ہین کہ آگ کے الاؤ سے دو شخص پیدا ہوے اور یہ ہو نہین سکتا - بلکہ اس لفظ کی تعبیر یون ہے کہ اگنی کنڈ سے مراد آتش شجاعت ہے یعنی وہ لوگ ایسے بہادر اور مذہبی خیال کی بابت آتش غضب سے بہرے ہوے پیدا ہوے جنکی ہمت اور جوانمردی کی آتش غضب نے افروختہ ہوکر بودہ لوگون کو اپنی آتشین تلوارون کے شعلون سے جلاکر خاک کر دیا -

(۱) اس راجہ کا حال راجاؤن کے حالات کے ساتہ تحریر ہوگا انشاء اللہ تعالی

اور صد ہا قسم کے انتظام ملت بودہ کے واسطے ایک ایسا مضبوط بندوبست ہو گئے کہ جسنے مدت تک برہمنون کو سر نہ اوٹھانے دیا اور پھر بودہ مذہب ترقی کر گیا مگر برہمنون کے یہ نئے اصول ہی جاری رہے کیونکہ اس وقت مین ہندوستان کی بہت سی زمین ایسے راجاؤن کے قبضہ مین بھی تھی جو راجہ اشوک کے مطیع نہ تھے اور برہمنی مذہب کے پیرو تھے۔ جسسب پوران مت کو ترقی ہو گئی تو مضامین کی آسانی کے واسطے اوس نئے مجموعہ یعنی پوران کے اٹھارہ حصہ کر لئے۔ اور جسقدر برہمنون کو استحکام ہوتا گیا نئی باتین جو زمانہ کی ضرورت کے سبب پیدا ہوتی جاتی تھین پوران مین بھی زیادہ کرتے جاتے تھے۔

خلاصہ مضامین پوران

بہاگوت۔ جو کہ فرقہ ہنود مین بہت مستند مانی جاتی ہے۔ اوسمین تحریر ہے کہ سبحان تعالیٰ آغاز پرکرت (یعنی طبیعت) مین خلقت ہستی سے آراستہ ہوا اور چودہ بہون (یعنی خلقت) مین ظاہر ہوا۔

لکھا ہے کہ سب سے پہلا کرہ کرہ زمین ہے۔ بعض محققان فرقہ ہنود زمانہ قدیم نے اس کرہ کی وسعت ۵ پانچ گوت[1] جوجن تحریر کی ہے۔

[1] گوت ایک کروڑ جوجن کا ہوتا ہے اور جوجن ایک اور تہائی فرسخ کا ہوتا ہے لیکن ایک اور تہائی فرسخ برابر پانچ میل انگریزی کے ہوتا ہے اور میل ایک ہزار سات سو ساٹھ گز کا۔

اوزمین کے اوپر پانی اور پانی کے اوپر آتش اور آتش کے اوپر ہوا اور ہوا کے اوپر آسمان اور آسمان کے اوپر آہنکار (یعنی انانیت اور خودی) اور اوسکے اوپر مہت تت (یعنی مادہ) ہے مہت تت کے دش درجہ ہین۔ اور اوسکے اوپر خود میبع اتعالی ہے اوسکو پرکرت (یعنی طبیعت) احاطہ کئی ہوے ہے۔ جو لوگ عارف کا مرتبہ حاصل کیتے ہین وہ ان سب سی نکل کر اوس بلندی تک پہونچ سکتے ہین۔

دانا زمین مین جمتا ہے پانی اوسکی غذا ہوتی ہے۔ اور آگ سے صورت حاصل کرتا ہے۔ ہوا کے باعث اوسمین خاصیت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی اوسکا مزاج قائم ہوتا ہے۔ اور آسمان کے سبب صوت کا ادراک ہوتا ہے۔ ان سب اسباب کے مدرک حواس ظاہری ہین۔ اور حس باطنی محل انانیت ہے اور تجربہ ہے کہ چونکہ ادراک اصوات کا سبب اصلی طبع آسمان ہے۔ لہذا ہوا مدرک صوت ولمس ہے۔ اور تمام اجسام مین روح ہے اور اور وہ روح ہوا ہے اور حواس کو اوسی سے قوت ہے۔

اور طبع آتش اوسکی صوت اور لمس اور صورت کی مدرک ہوتی ہے۔

اور طبع آب سے شی کی صوت اور لمس اور صورت اور ذائقہ کا ادراک ہوتا ہے۔

اور طبع زمین صوت اور لمس اور صورت اور ذائقہ اور سماعت کا باعث ہی

الغرض مبدء تعالیٰ کی جو چودہ خلعت اوپر تحریر ہوئی ہین منجملہ اونکے ہفت خلعت سے جو کہ جسم کے اوپری نصف حصہ سے تعلق رکھتی ہین کچھ خلقت پیدا ہوئی۔ اور باقی نصف نیچے کے حصے سے بھی اوسیطرح سات خلعت کے تعین سے بعض مخلوق کا ظہور ہوا۔ ان چودہ خلعت سے جو مخلوق ظاہر ہوئی ہے اوسکی تفصیل بھی لکھی ہے مگر ہمنے طول فضول سمجھکر کنارہ کشی مناسب سمجھی۔

دراصل یہ چودہ خلعت اوس رمز کی تفصیل ہین جسکو ظہور ثلثہ تصور کرتے ہین اور ظہور ثلثہ اوس ذات اعظم کی طبیعت سے عبارت ہے جسکو یہ لوگ اپنے عقیدہ کی موافق خدائی تعالیٰ سمجھے ہوی ہین۔

دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حق تعالیٰ سے سبھاؤ یعنی زمان ظاہر ہوا۔ اور طبیعت اور زمان کے اتصال سے پرکرت یعنی خواہش پیدا ہوئی۔ اور پرکرت سے مہت تت نے ہستی پائی۔ اور مہت تت مادہ کو کہتے ہین اس مادے سے تین اہنکار یعنی خوبیاں ظاہر ہوئین۔ اور اون خوبیون کے نام۔ ستاتک۔ راجس۔ تامس ہین ستاتک سے قوت عقل مراد ہے۔ اور راجس جذب ملائم کو کہتے ہین جس سے شہوت مراد لیجاتی ہے۔ اور تامس دفع منافی کا نام ہے۔ جسکو عربی زبان مین غضب کہتے ہین۔ راجس سے حواس نے ظہور پایا

اور ساتک سے ارباب طبایع اور خواص موجود ہوئے۔ تامس سے افعال حواس خمسہ یعنی سننا۔ چکھنا۔ دیکھنا۔ سونگھنا۔ چھونا وغیرہ نے ہستی پائی۔ اور انہین پانچون سے۔ آسمان۔ آتش۔ ہوا۔ آب۔ خاک ظاہر ہوے۔

طبع شخص اعظم کے ظہور ثلثہ سے برہما۔ بشن۔ مہیش۔ عالم ظہور مین آئے اور خالقیت کے واسطے اوس برہما سے آٹھ برہما اور پیدا ہوے جنہون نے مراتب روحانی۔ جسمانی۔ علوی۔ سفلی۔ جمادی۔ نباتی حیوانی کو پیدا کیا ہے۔

بعض تحریرون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کے عقیدہ کے موافق حق تعالی زمان اور عمل اور طبیعت سے عبارت ہے اور بعض مقالات سے یون افشا ہے کہ زمان اور عمل اور طبیعت وغیرہ یہ سب حق تعالی کی بارگاہ کے کارندہ ہین۔ بعضے نوشتون مین حق تعالی کو ایک ایسا نور تصور کیا ہے جو نہایت عظمت و اشراق اور بے انتہا بہا و ضیا کو ساتھ ہے۔ اور کہین وہ جسمانی اور لابس اجساد بھی مانا گیا ہے بعض مقام پر ایسے کلمات تحریر ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نور محض اور وجود بحت اور ہستی مطلق ہے۔ امکان سے مبرا اور حلول سے مبرا اور جسمانیت سے منزا ہے اشیاء مجردہ اور بسیط۔ اور بلا صفات اور جہان

اور جہانیان وغیرہ سب کو اوسنے ظاہر کیا - بہاگوت مین لکہا ہے -
کہ موجود حقیقی وجودی اور بحت واحد بے ضد و ند ہے - مختلف زبانون
اور لوگون کے اعتقادات کی موافق اوسکے بہت سے نام ہین - اوسکی
حضوری کے حصول کی تدبیر کمی قوائے ثلثہ پر موقوف ہے یعنی غضب اور
شہوت اور حواس کا کم کرنا - اور وہ ذات مقدس نارایَن کے نام سے
تعبیر کیجاتی ہے - جبکہ تمام دنیا کی زمین پانی مین ڈوبی ہوی تھی - وہ ذات
اقدس ایک سانپ کے اوپر (کہ نام اوس سانپ کا آدیسیس ہے اور
وہ زمین کا حامل ہے) خواب وحدت مین تھی پس اوس نارایَن کی
ناف سے ایک پھول پیدا ہوا جسکو اہل ہند کنول کہتے ہین اوس
پہول سے برہما پیدا ہوا اور اسیطرح اس برہما سے جمیع موجودات عالم
ظہور مین آئے -

بعض مصنفان کتب معتبرہ و متبرکۂ ہنود اس امر کے قائل ہوے ہین
کہ ذات مطلق اور وجود بحت ایزد کو (جبکہ وہ مقام صرفیت یعنی وحدانیت
مین تھا نرانجن کہتے ہین یعنی حضرت بیرنگ) اور وہ ذات جہان سے
مبرا ہے اوسنے ایک شخص کو پیدا کیا جسکا نام برہما ہے - اوسکو وسیلہ
آفرینش گردانا باقی تمام موجودات کو برہمانے پردۂ نیستی سے جلوہ گاہ
ہستی مین پہونچایا اور اسیطرح وہ ذات اقدس لباس بشن مین

جلوہ افروز ہوے تاکہ اوتار لے۔ اور جو کچھ برہمانے پیدا کیا ہے۔ اوسکی محافظت کرے۔ بعدہ مہادیو کے روپ مین وہی ذات ظاہر ہوی تاکہ جو کچھ برہمانے پیدا کیا ہے (اوسوقت جبکہ حکمت ازلی جہان کو عالم ظہور سے عالم باطن کی طرف لیجانے کی مقتضی ہو) برہم کرکے اوسکی ہستی کو مٹا دے۔

پس جہان انہین تین سببون سے مرتب ہوا۔ ان برہما۔ بشن شیو یعنی مہادیو کو۔ ترکارن کہتے ہین۔

برہما کی شبیہ ایک بوڑھے مرد کی سی بناتے ہین جسکے چار سر ہین نارائن۔ دراصل بشن کا دوسرا نام ہے۔ اسکی شبیہ مین ایک ہاتھ مین چکر دیا ہوا ہے جو ایک قسم کا آلہ جنگ ہے اس بشن نے مخلوق کی حفاظت کے واسطے مختلف زمانون مین مختلف روپ مین ظاہر ہوکر اکثر اوتار لئے ہین۔ یعنی ایک مخلوقی افراد مین کسی فرد کی شکل مین ظاہر ہوکر اوس نوع کی حفاظت کی ہے۔ الغرض جمیع مخلوقات جو برہما کی پیدا کردہ ہے اوسکی حفاظت بشن کے اختیار ہے۔

اوتار

اول مچھ اوتار۔ لکھا ہے۔ کہ سب سے پہلے ست جگ مین ایک

راکہشس (خبیث) گذرا ہی اوسکا نام سونکہ اسر تہا او سنے بہت سی ریاضت کرکے خوارق عادات پر قدرت حاصل کی ہی-
برہما کے پاس ایک کتاب انننت[1] بید نام تہی جس سے چارون بید یعنی وید پیدا ہوے اور چونکہ مذہب ہنود مین آسمانی کتاب مذہب مانی جاتی ہے راکہشس مذکور نے اننت بید کو برہما سے چہین کر پانی مین ڈالدیا- لش لشن پانچوین تاریخ ماہ چیت کی متلم کشن مچہہ مین ایک ماہی یعنی مچہلی کی شکل مین ظاہر ہوا اور پانی مین گہس کر اوس راکہشس کو مار کر کتاب مذکور کو پانی سے باہر لایا اس اوتار کا نام مچہہ اوتار ہے اور یہ سب سے پہلا اوتار ہے- مقصود اس سے یہ ہی کہ اس صورت مین تمام جانوران آبی کا محافظ ہوا ہے-
دوم- کورم[2] اوتار کہ اوسکو کچہ اوتار بہی کہتے ہین وجہ اس اوتار کی یہ لکہی ہے- کہ زمانہ گذشتہ مین فرشتون اور دیوون نے ملکر ایک اژدہا واسک نامی کو پکڑکر اوسکے رسی (یعنی رستی) بناکر ایک پہاڑ جسکا نام سترک سندر تہا اوس رسن مین باندہکر سمندر مین گہمانا شروع کیا- جس سے مخلوق آبی کی تباہی اور پریشانی- انتہا کو پہونچی- اوسوقت مین تارایَن نے اوس پہاڑ کو اپنے اوتون پر روکا تہا تاکہ وہ گرنے سے بچا رہے-

---

[1] اننت بید یعنی بہت سے بید-
[2] کورم- یعنی کشف یعنی کچہوا- درنگ پشت وغیرہ-

مضافات کشمیر مین ایک بستی **کلنگ** نامی ہے اوسمین کورم کے نام کا مندر ہے اوس مندر مین کورم یعنی کچھوے کی شبیہ بھی بنائی ہے۔ اوس مندر کے متصل ایک تالاب ہی اوس تالاب کی ایک تعجب خیز بات زمانہ قدیم کی یادگار ہے جسکو مورخ کشمیر نے بھی نہایت خوبی سے بیان کیا ہے اور بعض فارسی کی تواریخون مین بھی لکھا دیکھا کہ اگر استخوان برہمن یا گاے کی ہڈی اوس تالاب مین ڈالی جاے تو ایک سال کے بعد وہ ہڈی نصف پتھر کی ہو جاتی ہے اور نصف اپنی اصلی حالت پر قائم رہتی ہے یہ بات کسی دوسرے کی ہڈی مین یا زیادہ مدت تک پڑے رہنے سے بھی نہین پیدا ہوتی۔

سوم براہ اوتار۔ وجہ اس اوتار کی یہ ظاہر ہوتی ہے کہ زمانہ قدیم مین ہرن نیاچہ نام ایک راکھشس تھا۔ اوسنے اپنی ریاضت سے اسقدر قوت حاصل کی تھی کہ زمین کو اوٹھا کر پانی مین گھس گیا۔ ناچار بشن نے چیت مہینہ کی تیرہوین تاریخ بچہ براہ (یعنی سفید خوک یعنی سفید سور) کی شکل مین ظاہر ہوکر اپنے دانتون سے اوس راکھشس کو ہلاک کیا اور زمین کو پانی سے نکالا۔

چہارم نرسنگہ اوتار۔ اس اوتار کی ضرورت یہ واقع ہوتی تھی کہ زمانہ قدیم مین ہرن کشپ نام ایک راکھشس تھا، اوسکا بیٹا پرہلاد

تمام بشن کی پرستش کرتا تہا - راکہشس اس پرستش سے اوسکو باز
رکہنے کے واسطے ایذا پہونچاتا تہا لاچار ماہ بیساکہ کی چودہوین تاریخ
بشن جی بصورت نرسنگہ ظاہر ہوے - اور ہرن کشپ کو ہلاک کیا -
نرسنگہ کی صورت اسطرح لکہی ہے کہ سر اور پنجہ شیر کا سا اور باقی جسم
آدمی کی مانند تہا - مقصود اس اوتار سے حفاظت جانوران صحرائی
کی تہی - مرزا قتیل محقق حالات ہنود نے اس موقع پر چند سطور
نقل کی ہین جنکا ترجمہ ہم بجنسہ درج کرتے ہین - وہ لکہتا ہے کہ مذکورہ بالا
صورتون مین جناب اقدس الٰہی کا جلوہ گر ہونا بہی طرفہ عقیدہ ہے
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا شاید صوفیہ صافیہ کے نزدیک
اسطرح کے عقائد مقرون بصحت ہون - میرزا مذکور ایک کتاب کی چشم دید
عبارت لکہتا ہے کہ ایک شخص کسی صوفی صافی سے دوچار ہوا - باہم مباحثہ
پیش آیا - متکلم نے سوال کیا کہ جبکہ تم اشیاء موجودہ مین حلول باریتعالےٰ
کے قائل ہو - تو خوک اور سگ کے حالت مین کیا عقیدہ رکہتے ہو
صوفی نے جواب دیا کہ دونو خدا کے محل مین - متکلم غصہ ہوا اور کہا
افسوس ہے اوس خدا پر جو خوک اور سگ کی شکل مین حلول نکر سکے
اسیطرح ایک اور صوفی کا مقولہ بہی تحریر کیا ہے کہ ایک شخص مسلمان کسی
مسلمان ولی کے سامنے تہوڑا سا غلیظ چہپاکر لیگیا اور کہا کہ آپکے واسطے

ع افسوس ہے اوس خدا پر جو خوک اور سگ کی شکل مین حلول کرے - صوفی نے جواب دیا کہ

کہانا لایا ہون۔ ولی نے کہ صاحب باطن تھا اس رمز سے آگاہ ہوکر ایک چادر اوڑھ لی اور بعد چادر اوتار کر شکل جوک ظاہر ہوکر اوس غلاظت کو نوش کر کے صحرا کی راہ لی۔

پنجم وامن اوتار۔ اس اوتار کی ضرورت یہ بیان کی گئی ہے کہ زمانہ قدیم مین **بلدیت** نامی ایک راکھشس تھا جو اپنی عبادت اور ریاضت کی بدولت ستہ لوک (یعنی آسمان۔ زمین و بالای آسمان) پر قابو پا گیا تہا اور تمامی فرشتون اور مقربین برہما کو ایذا پہونچاتا تہا۔ لاچار بشن جی نے بہادون مہینہ کی بارہوین تاریخ بشکل وامنہ[1] (یعنی آدم کوتاہ قد) اوتار لیا اور بلدیت کے سامنے آکر تین قدم زمین کا خواستگار ہوا۔ بلدیت مذکور نے حقیر سمجہکر استدعا قبول کی باوجود اس بات کے کہ سکر یعنی ستارہ زہرہ نے کہ مرشد اور پیر بلی عفاریت کا ہے۔ بلدیت کو اس عطا سے منع کیا اور کہا کہ یہ بونہ انسان بشن ہے تجکو برباد کریگا۔ بلدیت نے جواب دیا کہ بہت اچہا ہے کہ اگر میری اور بشن کی جنگ قرار پائے۔ پس بشن نے ایک قدم کی وسعت سے زمین پر اور دوسری قدم کی درازی سے آسمان پر قبضہ کیا اور تیسرے قدم مین آسمان اور زمین کے درمیان سے ظاہر ہوکر بلدیت سے کہا دل

[1] وامنہ دراصل کوتاہ قد ایک برہمن تہا۔

اب کہان پہینکون - بلدیت نے عاجزی کی اور کہا کہ زمین کے نیچے
مجھے رہنے کی اجازت دے چنانچہ ابتک اوسکو لاکھون برس گذر گئے
ہین کہ زمین کے نیچے بادشاہی کرتا ہے -

ششم - پرسرام اوتار جس زمانہ مین کہ چہتریون کا گروہ نہایت بدکار اور ظالم ہوگیا تہا اوس زمانہ مین ساتوین تاریخ بہادون مہینہ کی بچہ کی شکل مین بشن مذکور نے اوتار لیا - (بچہ برہمن کے تخم سے پیدا ہوا تہا م) اوتار لیکر چہتریون کو ہلاک کیا اور یہانتک انکی بربادی کی نوبت پہونچی کہ عورات کے شکم بہی چاک کر ڈالے گئے - اور بچون کو قتل کیا گیا اس اوتار کو لکہا ہے کہ زندہ جاوید ہے - یعنی چرنجیو مشہور کرتے ہین چہتریون کے قتل کا حیلہ پیدا ہوا تہا کہ پرسرام کے پدر کو چہتریون نے کسی وجہ سے مار ڈالا تہا - اس وجہ سے پرسرام نے غصہ مین آکر چہتریونکو ہلاک کرنے پر کمر باندہی - اور انتہا درجہ کا ہلاک اور برباد کیا - معتبر جین اس امر کے قائل ہین کہ پرسرام کے قتل کے بعد ایسے چہتریون مین سے جسکا حسب نسب درست ہو ایک متنفس بہی نہین رہا ہی اب جسقدر کہتری یعنی چہتری دنیا مین ہین سب برہمنون کے نطفہ سے ہین - کیونکہ پرسرام نے بعد قتل عام کے وہ عورات جو باقی بچ رہی تہین اپنے بہائیون اور عزیزون کی سپرد کر دی تہین - اور پرسرام کے عزیز وغیرہ برہمن تہے

لہذا اونکی اولاد جوکہ نطفہ برہمن اور بطن عورت قوم چہتری سے ہوئی ہی پہر کہتری مشہور ہوگئی ہے - چونکہ ہنود مین شرافت بطن سے تعلق رکہتی ہے نہ کہ نطفہ سے - اسلئے وہ اولاد کہتری مشہور ہوی -

ہفتم اوتار رام کے نام سے مشہور ہے - رام ایک چہتری راجہ جسرتھہ کا بیٹا تہا جسکا ملک اودہ مین راج تہا - وجہ اس اوتار کی یہ تہی - کہ اوس زمانہ راکہشون کا سردار راون نام جوکہ لنکا یعنی جزیرہ سنگلدیپ کا فرمان روا تہا - مخلوق کو ستانے پر آمادہ ہوا - اور جب ظلم اوسکا حد کو پہونچا تو رام چندر کے نام سے بشن جی نے اوتار لیا - بعدہ ایک موقع ایسا آیا - کہ رام چندر مذکور کی زوجہ سیتا نامی کو جو حسن وجمال مین لاثانی تھی - ایک بن مین سے جہان کہ رام چندر جی بن باس ہوئے تہے - راون مذکور جوکہ سیتا جی کی خوبصورتی سنکر عاشق ہوچکا تہا - بہکا لے گیا - اسپر رام چندر جی نے دکہنی وحشی اقوام کی فوج فراہم کرکے لنکا پر چڑہائی کی اور بعد جنگ شدید کے اپنی بی بی سیتا جی کو اوس ظالم کے ہاتہہ سے رہا کیا اور عین معرکہ مین اوسکو کمال دلیری سے ہلاک کیا - اس سانحہ کی نہایت دلچسپ ایک کتاب بطور رزم نامہ رام چندر کے نام سے بالمیک جی نے (جوکہ ایک مرتاض شخص قوم ہنود سے تہا) تصنیف کی ہی اس کتاب کا نام اوسکے مضمون کی مطابق رامائن رکہا گیا ہی اور

نہایت ذخیم ہے اوسمین بقول بعض اسّی ہزار شعر ہین اوربعضون نے
ایک لاکہہ تک اونکی شمار بتائی ہے۔ مگر زمانہ حال کی تحقیقات سے
اصل بالمیک جی کے بنائے ہوے اشعار قریب چوبیس ہزار کے خود وہ
تسلیم کئے جاتے ہین۔ باقی آمیزش متصور ہوتی ہے۔ لنکا دراصل
ایک پہاڑی جزیرہ ہے جو ہندوستان کے جنوب مین واقع ہوا ہے اوسمین
جو سنگین قلعہ تہا نہایت مضبوط اور پائدار تہا۔ اوسکو رام چندر جی نے
آگ لگاکر برباد کیا۔ اور راون کے مکانات اور محل وغیرہ جو بیچ محل
تہے سب خاکستر کر دئے گئے۔ کتب ہنود مین لکہا ہے کہ وہ لنکا سونیکی
تہی اوسکو رام چندر جی نے سمندر مین غرق کر دیا۔ یہ بات قرین قیاس
نہین ہوسکتی۔ راون گو راجہ تہا اور اوس ملک مین جواہرات وغیرہ کی
کہانین بہی موجود تہین۔ لیکن زمانہ قدیم مین اول تو کہان کی دریافت
اور اوس سے حصول دولت کا سلسلہ ہی نہ تہا۔ اور نہ راون کوئی ایسا
بڑا راجہ تہا کہ جسکا قلعہ یا کوئی خاص محل سونے کا ہوسکتا ہو۔ البتہ کسی
خاص آرایش کی نسبت اگر یہ لفظ تحریر ہوے ہین تو مضائقہ نہین ورنہ
عقل سلیم ایسے مضامین کو تسلیم کرتے ہوے ذرا تامل کرتی ہے
ہشتم کشن اوتار۔ لکہا ہے کہ دواپر جگ مین ایک راکہشس کنس
نام تہا جسکے ظلم سے مخلوق تنگ تہی۔ لہذا بشن جی نے اوتار لیا اور

کشن جی کے نام سے مشہور ہو کر اوس راکھس کو ہلاک کیا۔
فرقہ ہنود کے داناؤن نے لکھا ہے کہ کشن جی دواپر جگ مین ظاہر ہوے
حالانکہ کامل تحقیقات سے کشن جی کا زمانہ کل جگ مین بھی بہت مدت
بعد گذرا ہے۔ انکی وقت کی تواریخ اچھی طرح دستیاب ہوتی ہے۔ مہابہارت
کے لڑائی اور انکا زمانہ ایک ہی وقت مین ہے۔ انکی بہت سی لڑائیان اہل
تواریخ نے بقید سنین قلمبند کی ہین۔ انکے زمانہ کی تحقیق مین غلطی کا کم احتمال ہے
تاہم مصنفین فرقہ ہنود اپنے بے اصل او خیالی توہمات سے باز نہین
رہتے۔ حال مین وہ کتاب میری پیش نظر ہین ایک تاریخ پنجزار سالہ جو کسی
عزلت نشین آریہ مسافر کے نام سے مشہور ہے۔ اس آریہ مسافر کو تحقیقات
چہو نہین گئی مورخون کے نفس کلام اور مدعا کو پہونچنا تو دشوار امر تہا۔
بیچارہ لفظی تطبیق مین بھی قاصر ہے۔ اسکی تحقیق اور تدقیق جو فن تواریخ
مین ہے ان لفظون سے بخوبی ظاہر ہوگی۔ " تاریخ پنجزار سالہ مین بہت
مقام پر اسطرح لکھا ہے (یہان ہم تاریخ پنجزار سالہ کی تہوڑی سی عبارت
نقل کرتے ہین) ڈاکٹر بے نٹ ڈولر صاحب بہادر نے یہ اندازہ کیا ہے کہ
نیو ائرلینڈ (ایک خطہ زمین ہے) کی عمر کم از کم ایک لاکھ اٹہاون ہزار برس
کی ہے کیونکہ وہان جو کہدائیان ہوئی ہین اور اوسمین انسانی ہڈیان
دس جنگل کے سطح کے نیچے پائی گئین جو زمین مین بسبب گذرنے زمانہ دراز کے

دب گیا تہا تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمین مین ستاون ہزار
سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہان انسان کی نسل زندہ تہی۔
(دوسری عبارت) ایک فاضل ہیئت دان نے نہایت فاضلانہ دلائل سے
چھہ ہزار سال سے دنیا کی پیدایش ماننے والون کی تردید مین علم جیالوجی
اور اسٹرانومی سے بہت عمدہ معتبر و مستند شہادتین پیش کر کے اوسلسلہ
تحقیقات ۳۰ ہزار سال تک پہونچا کر سب کو چیلنج (یعنی اشتہار) کیا ہے کہ
اگر کوئی انکی تردید کر دے تو تب مین اور ثبوت دونگا (یہانتک عبارت
تاریخ پنجہزار سالہ کی ہے) ناظرین ایسی دلیلون کو آریہ مسافر تحریر کر کے
دعوی کرتا ہے کہ آریہ قوم لاکھون اور کرورون برس سے ہے۔ اور
ہڈی جو صاحب موصوف کو دستیاب ہوئی تہی وہ کسی آریہ کی تہی۔ جو شخص
ایسے ایسے وجوہ پر اپنا یقین اور اپنی تحقیقات کا مدار رکہے اور ایسی ہڈیون کو
آریاؤن کی ہڈی سمجہے۔ اوسکی تحقیق کا اللہ ہی مالک ہے۔ کوئی ذی عقل
انسان تو مان سکتا نہین۔ حالانکہ ہڈی زمین مین دب کر اتنی مدت کبہی
اصلی حالت پر قائم نہین رہ سکتی۔ دوسری کتاب بہی اک ایسی لائق اور
محقق کی (بلکہ اونکو مجسم تحقیقات کہنا چاہئے) اہنسا دہرم پرچار نامی میرے
پاس موجود ہے جسمین اوس بیچارہ سادہ لوح نے اس امر کی تحقیقات
کی ہے کہ گوشت کہانا انسان کی قدرتی غذا نہین ہے۔ اس دعوی کی

دلیل مین لکہا ہے کہ سب سے پہلے انسان کی غذا- خربوزہ- اور خرما- اور انگور- اور سیب اور بادام وغیرہ تہی- بعدہ درندہ جانورونکی عادات دیکہکر گوشت کہانے کے عادی ہوے- نہ معلوم اس شخص نے کس میوہ فروش کے گہر جنم لیا ہے- کہ جسکو اسقدر تحقیق نہین کہ انسان کب پیدا ہوا- اور کب اوسکے واسطے غذا کا سلسلہ جاری ہوا- اور تربوز- خربوزہ- انگور- سیب بادام وغیرہ کب پیدا ہوے ہین- ایسے ایسے حضرات علم تواریخ مین قدم زن ہین پہر کیون اس علم کی مٹی خراب نہو- آمدم بر سر مطلب-

رام چندر جی کے اس فتح کے زمانہ حال تک فرقہ ہنود مین رام لیلا تیوہار اونکے نام سے یادگار باقی ہے- کشن جی دراصل چہتری تہے- کرشن اور کنہیا بہی انہین کے نام تہے- انکے باپ کا نام بسدیو اور ماں کا نام دیوکی تہا- خوردسالی مین کشن جی کو جسودہا نامی ایک عورت دودہ دیا کرتی تہی جو کہ ایک اہیر نند نامی کی زوجہ تہی- زیادہ وقت ایام طفولیت کشن جی کا اہیر کی قوم مین گذرا- اسی وجہ سے بعض ناحقق لوگ اونکو اہیر کی قوم سے سمجہتے ہین حالانکہ یہ غلط ہے- کشن جی ابتداء عمر مین بہت صحیح رنگ حسین خوش اندام سڈول نقشہ خلیق انسان تہے لیکن ایک وقت مین اونکو سانپ نے کاٹا اوسکی وجہ سے اونکا سپید سرخ رنگ سیاہی سے تبدیل ہوگیا- تاہم وہ سیاہی بہی کچہ ایسی نمکین تہی کہ

رہی کہ جس سے اونکی حسن مین فرق نہین آیا - بانسری بجانیکا نہایت
شوق تہا بلکہ اس فن مین کمال حاصل تہا - کشن جی کے دیدار آرزو
مین قوم اہیر کی اکثر عورات دودہ اور مسکہ لئے ایستادہ ہتی تہین
جس وقت کشن جی بانسری بجاتے ہوے اوسطرف سے گذرتی تہی
اکثر عورات پر حالت وجد طاری ہوتی تہی - فرقہ ہنود کے بعض لوگ
کشن جی کے اختلاط عورات کو فسق سے منسوب کرتے ہین اور بعض
معتقدین عصمت کے ساتہ اعتقاد رکہتے ہین - واللہ اعلم - کشن جی کی
اہیرون مین پرورش پانے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے - کہ اوسوقت کا
راجہ جو دراصل کشن جی کا ماموں تہا برہمنون کے کہنے سے اپنی ہمشیرہ کے
حمل اور اولاد مین نیست و نابود کرتا تہا کیونکہ راجہ سن چکا تہا کہ اوسکی
موت اوسکی کسی ہمشیرہ زادہ کے ہاتہہ سے آئیگی - جب راجہ کو اس ظلم
کی خبر کشن جی کی والدہ کو پہونچی - اوس بیچاری نے اس نوزائیدہ طفل صغیر
کو اپنی چہاتی پر سے ہٹا کر دایہ کی سپرد کیا اور تاکید کی کہ اسکا حال چہپائے
اور اپنے قریہ مین لیجا کر پرورش کرے - اور بوقت ضرورت ایسا
مشہور کرے کہ یہ طفل خود اوسی کے بطن کا ہے -

بعض لوگ فرقہ ہنود کے اس امر کے معتقد مین کہ کشن جی کو خدا تعالے
نے دنیا کی زمین ہلکی اور سبک کرنے کے واسطے دنیا مین پیدا کیا تہا -

کیونکہ اوسوقت کثرت بنی آدم سے زمین متحمل بوجہ کی نہین تہی چنانچہ جنگ مہابہارت جوکہ کوروا اور پانڈو کی لڑائی کی یادگار ہے - واقع ہوئی - اور اوسمین تمام روی زمین کے راجہ دونو فریق کے طرفدار بنکر باہم لڑکر مر گئے معدودے چند انسان رہ گئے تہے اس لڑائی مین کشن جی کے ہاتہ پر فتح لکہی تھی وہ پیش آئی - یہ بہی پانڈو کے طرفدار تہے - دراصل پانڈو انکے عموزاد خویش تہے -

نہم اوتار بودہ گذرا ہے - دواپر جگ کے تمام ہونے مین جب ۳۰ برس باقی رہے تہے تو بودہ اوتار ہوا تہا دواپر جگ کا اختتام اور طوفان نوح کا آغاز ایک ہی زمانہ مین ہوا ہے - جیساکہ الہند کی جلد اول المجوس مین ہم ثابت کر چکے ہین -

مسٹر اقتیل محقق حالات ہنود اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ اوتار نہم کا نام جگنناتھ ہے - جو کشن جی کے مرنے کے بعد پیدا ہوا - اسکی نام کی زیارتگاہ ملک اوڑیسہ[1] مین سمندر کے کنارہ بنی ہے - جگنناتہہ جی کے نام سے رتہہ جاترا ہوتی ہے - اگرچہ اس مندر کے خدام قوم ہنود سے بہت سے ہین لیکن ہنتولی اس مندر کا زمانہ دراز سے ایک مسلمان فرقہ چلا آتا ہے - لکہا ہے کہ ایک وقت مین ایک مسلمان

---

[1] ملک اوڑیسہ ہندوستان کی شرقی سمت سمندر کے کنارہ کنارہ آباد ہے -

صالح بیگ نام قوم مغل اطراف ایران یا توران سے ملک اڑیسہ
مین پہونچا چونکہ مفلس تہا۔ لہذا شب بہر بہوکا پیاسا پریشان رہا
صبح کو جب گذرا اوسکا اوس مندر کی طرف ہوا تو اوس مندر کے حالات
دریافت کرنیسے اوسے ایسا معلوم ہوا کہ یہ مقام خانۂ خدا ہے بس وہ
ضعیف الاعتقاد شخص یہ کہکر وہین بیٹھ گیا کہ اگر یہ خانۂ خدا ہی تو مین
یہان سے ایک گہوڑا اور ایک ہزار روپیہ نقد لیکر ہٹون گا۔ الغرض
وہ شخص اوس مندر پر تین شبانہ روز بے آب ودانہ بیٹھا رہا۔ چوتہے دن
جگنناتھ جی بشکل انسان خود اوسکے پاس آئے اور مندر کے اندر
لیجا کر اوسکو اچہا کہانا کہلایا۔ گہوڑا اور ہزار روپیہ کا انتظام بھی کر دیا۔
جب اوس شخص نے یہ حالت دیکہی تو گویا ہوا کہ مجہے تو صرف مرتبہ درکار ہے
یہ اشیاء نہین لیتا۔ جبکہ جگنناتھ جی نے اوسکو اپنی صحبت مین ثابت
پایا تو حکم کیا کہ اس مندر کا متولی اور ذی اختیار یہ شخص ہے کسی کو
اسکی سرتابی نکرنا چاہیے۔ اوس وقت سے اوسی شخص کی اولاد نسلاً
بعد نسلٍ اوس مندر کی متولی چلی آتی ہے لیکن جیسے کہ یہ واقعہ پیش آیا
خود اوس شخص صالح بیگ کی شکل اور وضع اور بعد اوسکے اسوقت تک
اوسکی اولاد کی حالت بالکل ہندوؤن کی سی ہے نہ وہ مسلمان ہین
نہ مسلمانی سے غرض

جگنناتھ جی کے مندر مین جو شخص داخل ہوتا ہے اوسکو کسی دوسرے فرقہ سے کوئی پرہیز نہین رہتا - وہان ایسا حکم ہے کہ ایک دوسرے کا جھوٹا کہاتے ہین سکوئی شخص کسی فرقہ یا قوم - یا ملت کا ہو اوس جگہ سب شیر و شکر ہین ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہانا اچھی طرح بلا کراہت کہاتے ہین کیونکہ جگنناتہہ جی کا تاکیدی حکم تہا کہ میرے مندر مین کوئی شخص غیر نہین ہے سب ایک ہین اسیواسطے بہت سو متعصب ہندو اوس مندر کے درشن کو نہین جاتے - اور بعض جو زیادہ معتقد ہین بہزار خوشی وہان جاکر درشن کرتے ہین اور کسی قسم کا پرہیز کسی دوسرے انسان سے نہین کرتے - داس مندر کی بنیاد کا حال التثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین گذر چکا ہے -

دہم اوتار کلنگی نام کا ہوگا جسکا ظہور قصبہ سنبہل ضلع مرادآباد سے ہونا تسلیم کرتے ہین - لکہا ہے کہ یہ اوتار جسکا نام برہمن کے گہر پیدا ہوکر ملیچھون[1] کو برباد کریگا -

عقائد و اعمال ہنود

التثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین - مذہب کی بحث مین

[1] سوائے قوم ہنود کے فرقہ ہنود کے نزدیک دوسری سب اقوام ملیچھ ہین -

بیان ہوچکا ہے کہ انسان بوجہ جوہر عقل کے۔ پابندی اور قیود کی ساتھ زندگی بسر کرنے پر راغب ہوتا ہے۔ یون سمجہنا چاہیے کہ روح انسان ایام تعلق اجسام کسی پابندی کے ساتھ پورکرنے سے راحت مین رہتی ہے۔ کیونکہ اوسکو ایک طریقہ تعین پر چلنے کی اجازت ملتی ہے۔ جسکی رہروی مین برائی یا بہلائی جو اوسکے ساتھ منسوب ہونے والی ہوتی ہے۔ اوسکی رفتار سے پہلی ہی اوسکو معلوم ہوجاتی ہے۔ مگر خواہش حیوانی بہی کبہی غالب آکر انسان کو ایسے افعال کی طرف بہی متوجہ کرتی ہین کہ جنکی برائی اسکو معلوم ہوچکی۔ اور اس واقفیت کے بعد بہی یہ اندہا ہوکر چاہ ضلالت مین گرتا ہے۔

برہم چاریہ

بانیان مذہب ہنود نے (جو کہ حقیقتاً مصنفان پوران دہرم شاستر وغیرہ ہین) چند قیود اپنی جماعت کیواسطے مقرر کی ہین۔ جنکو وہ اپنی شرع کہتے ہین۔ اور اوسکی پابندی باعث نجات جانتے ہین۔ کیونکہ ہر مذہب وملت کے پیرو اس امر کی ضرور قائل ہین کہ روح اور جسم کے تعلق کا انجام کسیطرح دو حال سے خالی نہین ہوسکتا۔ یعنی روح کو جسم کے تعلق کا زمانہ پورا کرنیکے بعد راحت ملیگی۔ یا تکلیف۔ اگر اوسکا تعلق سلامت روی سے گذرا ہے تو

راحت کی مستحق ہے اور جو اوس تعلق مین راہ راست سے لغزش مین پیدا ہوئی ہین تو ایذا پہونچیگی - اس وجہ سے ہر فرد بشر اپنے اپنے خیال کی موافق راحت پانیکا مستحق بننا چاہتا ہے - چنانچہ بانیان مذہب پوران وسمرتی نے جو قیود انکے واسطے مقرر کی ہین وہ ہم مرزا محسن کشمیری محقق حالات ہنود کے صحائف سے جو کہ ہنود کی مذہبی کتب سے ملخص ہین بطور خلاصہ لکھتے ہین پیروان مذہب پوران کے نزدیک پیدایش دو اقسام سے مانی جاتی ہے ایک تو پیدایش کی یہ صورت ہے کہ انسان شکم مادر سے بطور معلومہ تولد ہوتا ہے اور دوسری اوس وقت سے پیدایش کا شمار ہے جس وقت سے کہ موبجی یعنی زنار بند ہو - اور ادعیہ مقررہ پڑھنے کی قابل سمجھا جاوے - کیونکہ جب تک زنار بندی نہین ہوتی ہے کوئی شخص پاک دعائین پڑھنے کی قابل نہین ہو سکتا - اور اوسکا شمار اوس ملت مین نہین ہوتا -

زنار بندی کے وقت سے جو اعمال اور افعال ہنود پر اونکی مذہبی عقیدہ کی موافق واجب ہین اونکی تعداد سولہ ہے - جنکو شودکرم کہتے ہین -

اول - گربہادانہ کرم - ہے - یعنی دختر کا بیاہ کرنا -

دوم - پون سون - یعنی وقت جماع ادعیہ مقررہ پڑھنا تاکہ اولاد نیکوکار اور صالح حاصل ہو -

سوم - جبکہ چہہ مہینہ حمل کو گذر جائین - ادعیہ مقررہ پڑہے اور برہمنون کی دعوت کرے - اچہے کہانے کہلاے - اسکو سیمنت بین کہتے ہین -

چہارم - جات کرم - یعنی پدر پر واجب ہے کہ فرزند پیدا ہونیکے دن غسل اور ہوم اور جپ - اور خیر خیرات کرے -

پنجم - نامہ کرن - یعنی گیارہوین دن فرزند کی پیدائش سے گذرنے کے بعد اوسکا نام رکہین اور اوسوقت جو دعائین کہ بتائی گئی ہین پڑہنا چاہیے -

ششم - پہ نشکرم - یعنی چوتہے مہینہ فرزند کو باہر نکالین -

ہفتم - ان پراس - یعنی جبکہ فرزند طعام کہانے کی قابل ہو تو ساعت سعید مین طعام کہلانا چاہیے -

ہشتم - چورا کرم - یعنی تیسرے سال فرزند کا مونڈن[1] کرائین فرقہ ہنود مین ان آٹہہ عملون کا انجام کو پہونچانا بہت تاکیدی ہے اگر فرزند از قسم ذکور ہے تو تمام اعمال مذکورہ معہ ادعیہ مقررہ ادا کرو از قسم اناث ہو تو بلا ادعیہ پوری کرنی چاہیئین - دختر کے نکاح کے وقت البتہ ادعیہ اور کلمات مقررہ ضرور پڑہنے چاہیئین -

---

[1] یعنی سر کی حجامت -

9 نہم - سوتر - یعنی پانچوین سال فرزند کی کمر پر رسن[1] باندہنی چاہئے -

10 دہم - یگیون پویت - یعنی رسن باندہنے کے تین دن کے بعد گردن مین زنار پہنائین -

11 یازدہم - گئودان - یعنی جبکہ فرزند کو زنار پہنائین - ایک گائے کسی برہمن کو خدا کی راہ مین دین -

12 دوازدہم - اشنان پنجہ پرا پشچت - یعنی زنار بندی کے بعد دودہ - شہد - روغن وغیرہ سے غسل کرین -

13 سیزدہم - اوداہ - یعنی جب فرزند سولہ برس کا ہو - اوسکا بیاہ کرین

14 چہاردہم - پندہروان - یعنی فرزند کو اس امر کی تعلیم اور فرزند کا اوسپر عمل کرنا کہ - ماں باپ کے مرنے کے بعد کیا کیا عمل خیرات اور حسنات کے واسطے کرنا لازم ہین -

15 پانزدہم - دان پہل - یعنی ماگہہ مہینہ کی ساتوین[2] تاریخ اجناس ماش - جو - گندم - دہان - کہنڈ - طلا وغیرہ برہمنون کو خیرات کرین -

16 شانزدہم - پہلسی - یعنی شیورات کے روز کہ ستائیسن[3] تاریخ پہاگن مہینہ کی ہوتی ہے چاندی کا ایک سانپ بناکر سرخ چانول کی ہمراہ برہمنون کو دین - یہ سولہ قاعدہ جو قوم ہنود کے ہرفرقہ پر

---

1 اس عمل کو مونجی کہتے ہین - رسن کسی گیاہ اور مخصوص پوست سے بنائی جاتی ہے -

2 اس روز آفتاب برج دلو مین ہوتا ہے -

اونکی مذہبی حالت مین ضروری ہین بیان کئے گئے - اسکے بعد کچہ اور
ضروریات جو آسانی اور انتظام کاروبار کے واسطے مقرر ہین -
مثلاً برہمن کو آٹھوین سال اور چھتری کو گیارہوین سال - اور
بقال ویش وغیرہ بارہوین سال اپنے فرزندون کے مونجی باندہین
اور بعدہ مکتب مین تحصیل علم کے واسطے بہیجین صبح اوٹہین اور سب سے
پہلے بول و براز سے فارغ ہون - برہمن کو لازم ہے کہ بول و براز
کرتے وقت زنار کان مین ڈالین اور حتی الامکان شمال رو بیٹھین
اور شب کے وقت جنوب رویہ بیٹھنے کا حکم ہے اور پیشاب سے
فارغ ہونے کے بعد اعضاے تناسل کو تین جھٹکے دین اسکے بعد
پانی سے بدن صاف کرین - اور چاہئے کہ آفتابہ مین پانی اس کام
کے واسطے پہلے سے ہمراہ لین - اگر پانی میسر نہو تو مٹی بھی کفایت
کرتی ہے - اور بدن کو اسقدر دہوئین کہ بدبو دور ہوجاے یہی علامت
اوسکی پاکیزگی ہے - اسکے بعد بقاعدہ معین اپنی مذہبی طہارت سے
فارغ ہوکر کسی پاک جگہ اسطرح بیٹھنا چاہئے کہ دونو ہاتھ دونو زانوونکے
نیچے رہین - اس ہیئت سے شمال رویہ یا شرق رویہ بیٹھکر ادعیہ
مقررہ پڑہین - غسل کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تالاب یا ندی مین یا جہان
مناسب ہو پانی مین گھسکر جوان لوگ تین مرتبہ سیدہے ہاتھ سے

تہوڑا تہوڑا پانی لیکر پی جائین - اور یہ پانی بغیر دعا پڑہے درست ہی
اسکے بعد اپنی پیٹہ کے پیچہے کلی پہینکین پہر ہاتہہ مین پانی لیکر
اوسمین دوسرے ہاتہہ کی اونگلی تر کرکے اپنی بینی اور چشم اور گوش
کو چہوئین - جو پانی اس استعمال کیواسطے تجویز کیا جاے چاہیے کہ
بے کف اور بے حباب ہو - اوسوقت مین برہمن صرف اتنا پانی
پیئے کہ تری اوسکی اندرون سینہ تک پہونچے - اور چہتری اسقدر پیے کہ
گلو تک پہونچے اور بقال وغیرہ صرف دہن تر کرکے چہوڑدین - اور کسان
لوگ اور عورات اور وہ طفل جنکی مونجی نہین ہوئی ہے صرف لب
تر کرنے کے سوا ہرگز نوشیدنی کے مستحق نہین ہین - اسکے بعد ناک
بند کرکے پانی مین تین بار ڈبکی یعنی غوطہ لگائین - اوسوقت وہ
لوگ جنکو دعا پڑہنے کا حکم ہے چند مرتبہ پانی اپنے سر پر بہی ڈالین
اور آفتاب کی طرف منہ کرکے ایک لحظہ ایستادہ ہون اور ادعیہ
مقررہ پڑہین - اسطرح طہارت ہوتی ہے - اور یہ سب امور واجب
ہین انکو سندہا کہتے ہین محسن کشمیری لکہتا ہے کہ کتب ہنود مین
ایک مقام پر لکہا دیکہا ہے کہ برہمن اور چہتری کے واسطے طہارت کا
حکم تین مرتبہ روزانہ لکہا ہے - اول صبح کے وقت آغاز روشنی سے
طلوع آفتاب تک ہے دوم نیمروز اور وہ استوای شمس سے مراد ہے

سوم شام اسکا آغاز غروب آفتاب سے ایک ساعت قبل شروع ہوکر غروب پر ختم ہوجاتا ہے- اگر آخر دن میں طہارت نکر سکے تو صرف وضو کرلے اور تین بار اپنے سر پر پانی چھڑک کر دعا مقررہ پڑھ کر اسطرح ہوم کرے کہ پاک زمین میں آگ جلاکر باریک لکڑیاں چاول کے پانی سے تر کرکے بدفعات سر پر رکھے- پس استاد اور پدر اور جو کہ زیادہ بزرگ ہوں اونکا تصور کرکے بندگی ادا کرے اور سر زمین پر رکھکر اشخاص متصورہ مذکورہ سے دعاے خیر کا طالب ہو- سجدہ کرتے وقت اسقدر آواز کے ساتہ اپنا نام بتفصیل آیندہ زبان سے ادا کرے کہ خود سن سکے- یوں کہے کہ میں فلاں ہوں بسبب تمہاری تعظیم کے تمکو بندگی اور سجدہ کرتا ہوں- اسکے بعد اپنے استاد کے سامنے جاکر ادب سے کہڑا رہے- اگر استاد خود پڑہنے کے واسطے کہے تو مضائقہ نہیں- ورنہ شاگرد پر لازم نہیں ہے کہ استاد کو پڑہانے کیواسطے کہے- اگر استاد اور شاگرد دونو مفلس ہوں تو شاگرد پر واجب ہے کہ بہیک مانگکر استاد کی خدمت کرے-

والدہ کے آگے سجدہ کرنا بھی مذہب ہنود میں درست ہے جسوقت سے کہ طفل کے مونجی باندہتے ہیں اوسوقت سے بیاہ کے وقت تک برہم چاری کہلاتا ہے- برہم چاری کو چاہیے کہ بیاہ ہونے تک شہد

نہ کہاے۔ سرمہ آنکھ مین نہ لگاے۔ اور لغو اور غلط بات سے پرہیز رکھے۔ جھوٹا کہانا نہ کہاے۔ استاد سے سختی کے ساتھ بات نکرے۔ مجامعت سے دور رہے۔ طلوع اور غروب کے وقت آفتاب کو نہ دیکھے۔ جھوٹ نہ بولے۔ نامبارک سخن منہ سے نہ نکالے۔ کسی کو سخت وسست نہ کہے۔ استاد کی انتہا درجہ عزت کرے۔ ہمیشہ آتش کی حفاظت کرے۔ لیکن یہ آتش اوسوقت سے دور کردینی چاہیے جسوقت بیاہ ہوجاے۔ بیاہ کے بعد کسی قسم کی دوسری آتش کی نگرانی کرنا منع ہے اس گروہ کے ہادیون نے لکہا ہے کہ پانچ برس کی عمر سے بارہ برس تک مذہبی تعلیم مثل وید پڑہنے کے ضروری ہے۔ برہمن چارون وید پڑہے اگر سب ممکن نہو تو سب مین سے تہوڑا تہوڑا پڑہے۔

لکہا ہے کہ اگر وید کی تعلیم کی موافق اوسکے بعینہ پڑہکر کوئی شخص ایک تیر دشمن کی طرف چہوڑے تو ایک لاکہ تیر کا کام دیتا ہے۔

برہم چاری دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ جب تک شادی نہین کرتے برہم چاری کہلاتے ہین۔ دوسرے وہ جو تمام عمر شادی نہین کرتے اور ہمیشہ برہم چاری کی صفت سے موصوف رہتے ہین صرف استاد کی خدمت مین اپنی زندگی کے دن گذارنے باعث راحت دارین سمجھتے ہین۔ استاد کے مرنے کے بعد اوسکی بازماندون کی

خدمتگذار ہوتے ہین۔ چونکہ خلیفہ یا اُستاد کے واسطے مسافرت
مین مرنا بہت اچھا جانتے ہین اسلئے اکثر چلتے پہرتے رہتے ہین
زیادہ قیام کسی ایک جگہ نہین کرتے۔ آتش کی بزرگی اور عزت
وسبدم انکے دلون مین شعلہ زن رہتی ہے۔ ہر روز ہوم کرتے ہین
روزانہ تقلیل غذا پر مستعدی دکہاتے ہین۔

شادی۔ بیاہ

چونکہ برہم چاریہ لوگون کے حالات کی ناظرین کو واقفیت ہوچکی ہے
تو ضرور ہے کہ تہوڑا حال شادی بیاہ کا بھی پیش نظر کیا جاے۔
جاننا چاہیے کہ مرد اپنی راحت تن کے مونس حقیقی یعنی عورت کا
ایسے طریقہ سے طالب ہو کہ اوسکو اپنے عقیدہ مذہبی کی مطابق
بندون اور معبود کے سامنے شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اوسکے اس
اجتماع اور جماع اور راحت روح وتن کو خدا کی مخلوق مین کوئی
فرد بشر ناپسندیدہ نظر سے نہ دیکھے۔ اس طریقہ کو بیاہ کہتے ہین۔ جو
مختلف زبانون مین شادی۔ لگن۔ نکاح۔ عقد۔ ازدواج۔ وغیرہ وغیرہ
لفظون کے ساتھ مشہور ہے۔ تواریخ قدیمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ دنیا مین کوئی قوم اور گروہ انسان کسی وقت مین ایسا نہین گذرا

جبتک اس فعل کے واسطے کچھ قواعد نہ مقرر کئے ہون۔ کارنامہ
اسلاف پر نظر کرنے سے بہت سے طریقہ معلوم ہوتے ہین۔ جو
ہر زمانہ مین رسم و رواج ملک کی موافق اوس وقت کے فرمان روایان
او سر گروہون کے سرداروں اور ہادیون نے جاری کئے ہین جس
اپنے اپنے زمانہ مین طریقہ معینہ کی موافق عورت سے اختلاط کرنا
معیوب اور باعث لعن طعن نہین ہوتا تہا البتہ طریقہ معینہ کے خلاف
ایسے میل جول قدیم الایام سے برے اور قابل نفرین رہے ہین
چنانچہ حالات طیمورسپ و ہوشنگ و جمشید شاہان عجم وغیرہ اس امر پر
دال ہین۔ اس کام کے واسطے داناؤن نے جو تہوڑے سے قواعد
مقرر کردئے تہے وہ دراصل کوئی ایسے جبریہ احکام یا طریقہ نہ تہے
جس سے انسان کو دوامی خوف یا دباؤ کے سبب اوسکے خلاف
کرنے کی جرأت نہوتی تہی بلکہ منتظم حقیقی کی قدرت کاملہ نے قاعدہ
مقرر کیا ہے کہ روح انسانی کی تسلی اور تشفی جیسی ہوتی ہے کہ ایسی ہوس
جو انسان کے ساتہ لازم و ملزوم کی نسبت رکہتے ہین۔ کسی پابندی
یا اختصاص کے ساتہ ہون۔ یہ باتین بہی ہمارے اوسی دعوی کو
قوت پہونچاتی ہین کہ روح انسانی جسمی تعلق کے ساتہ اپنے تعلق کا
زمانہ قواعد معینہ پر گذارنے کے واسطے مجبور ہے اور اسمین اوسکو

اپنی نجات اور راحت ابدی نظر آتی ہے اس لئے وہ پابندی سے خوش رہتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک شخص غیر عورت کو لاکھون آدمیون کے مجمع مین علانیہ اپنے ساتھ لیجا کر اپنے تصرف مین لاتا ہی اوسکے اس فعل سے تمام تماشائی بہی خوش ہوتے ہین فریقین بھی راضی اور فریقین کے اقربا اور ورثا بہی خوش وخورسم ہوئے ہین اور خدا کی تمام خدائی مین اس بات کو کوئی بشر سنکر بہی برا نہین کہتا اگر وہ شخص اوس عورت کو خود رضامند کرکے برادری سے خفیہ لیجاتا اور اپنے تصرف مین رکھتا تو قدیم زمانہ مین زنا کا مرتکب ہوتا۔ اور اوسکا وہ فعل جوکہ علانیہ لیجانے کے سبب امر حلال سمجھا جاتا صرف ایک خفیہ لیجانے کے باعث حرام مانا جاتا۔ حالانکہ عورت کی رضامندی بہی موجود تہی اور وہ مجمع بہی جو کچھ طریقہ اور برتاؤ اس امر مین عمل مین لاتا ہے سب عورت کے ہی خوشنود اور راضی رکہنے کے ہوتی ہین مگر نہین۔ اوسکی اس حرکت سے خلق خدا مین کوئی فرد بشر کسی طرح کا خوش نہوتا بلکہ سب برا کہتے۔ باوجود اس بات کے کہ عورت کو خفیہ لیجانے سے اوسکا وہی منشا تہا جو ظاہرا لیجانے مین متصور تہا۔ پہر خلق خدا کی نفرت۔ شاہی عتاب۔ برادری کی لعن طعن۔ زنا کا ارتکاب وغیرہ وغیرہ کسواسطے ہوتا۔ اسکی وہی وجہ ہی کہ روح انسان

جسمانی تعلق کے زمانہ تک قواعد معینہ پر چلنے سے راضی رہتی ہے
اور باطل آزادی سے بچتی ہے۔
طوفان نوحؑ کے بعد تھوڑی مدت تک کچھ ایسا زمانہ گذرا کہ جسکا کوئی
حال اچھی طرح معلوم نہین ہوسکتا اگر کسی نے کچھ لکھا بھی ہے تو صرف
قیاسات سے کام لیا ہے۔ تاہم اس امر کا پتہ جسکو ہم اسوقت لکھ رہے
ہین کسیقدر معلوم ہوتا ہے۔ مورخان عرب نے جو قدیم زمانہ کے حالات
لکھے ہین اونکے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ نوحؑ کے طوفان کے بعد
جب اونکی اولاد مین کثرت شروع ہوئی۔ تو جب تک وہ قبیلہ ایک جگہ
مقیم رہا تب تک نوحؑ نے جس عورت اور جس مرد کا اپنی بیٹون کی اولاد
مین سے ہاتھ ملادیا وہ باہم میان بی بی یا زن و شوہر مقرر ہوگئے
لیکن جو مرد و عورت باہم دودہ شریک یا حقیقی بھائی بہن ہوتے یا وہ
رشتہ دار جو والدہ اور خالہ اور پھوپی اور چچی اور موانی و نانی اور
دادی۔ وغیرہ و امثال آن فی الذکور کے مراتب تک پہونچتے باہم
زوج اور زوجہ نہین ہوسکتے تھے ان امور کا پتہ اسطرح بھی ملتا ہے کہ
طوفان نوحؑ کے کئی سو برس کے بعد سلاطین عجم مین یہ رواج پایا گیا ہے
کہ دختر کو مجمع عام مین کسی خاص مرد کی سپرد کردینے سے خوشنودی
فریقین اور عزت دارین متصور ہوتی ہے اور اسیکا نام عقد یا

ازدواج یا بیاہ یا نکاح وغیرہ تہا۔ اسکے خلاف اوسوقت مین بہی زناکاری اور بدکاری کہلاتی تہی چونکہ یہ امر بزرگون اور والدین کے اختیار مین ہوتا تہا اور دختر کی مرضی کی طرف کچہ لحاظ نہین کیا جاتا تہا۔ لہذا بعض وقت ایسا ہی دیکہا گیا کہ ایسے عقد کے چند عرصہ کے بعد بعض زن و شوہر مین فتنہ و فساد بسبب ناموافقت قلبی کے پیدا ہونے لگا۔ تو رحم دل اور منصف مزاج بادشاہون اور مدبران قوم نے یہ تجویز پیدا کی کہ مجمع عام مین دختر جسے پسند کرے اور وہ مرد بہی راضی ہو تو دختر اوسکی سپرد کیجاوے چنانچہ یہ ایسا صلح کل قاعدہ تہا جسمین کسی کو شکایت کا موقع ہی نہ تہا۔ لہذا اس قاعدہ نے ایسا رواج پایا کہ اُس زمانہ سے اس وقت تک کوئی مذہب ایسا نہین نظر آتا ہے جسمین اس قاعدہ کی رعایت نہو۔ اور زمانہ حال کی بہت سی اقوام مین یہ رواج جاری ہے بعض اقوام جنمین حیا کا مادہ کم ہے علانیہ اس رواج کا عملدرآمد کرتی ہین اور بعض قومین جو حیا اور شرم کی ساتہ مخصوص ہین کنایتاً دختر و پسر کو مطلع کرکے اونکی مرضی دریافت کرلیتی ہین۔ بعض ناواقف اور متعصب ناول نگار یا اڈیٹران اخبار نے اپنی اور اپنے ناولون یا مضامین کی غیر اقوام کے سامنے عزت دوبالا کرنیکی غرض سے

مذہب اسلام اور اوسکے پیروون پر یہ جھوٹا الزام لگایا ہے کہ اسلام مین عورات پر یہ ظلم رکھا گیا ہے اور پیروان اسلام بلا مرضی اور بے سوچے سمجھے جس مرد سے چاہتے ہین دختر کو منسوب کر دیتے ہین اور نہین سمجھتے کہ تمام عمر بسبب ناموافقت مزاج کے دختر کی زندگی تلخ رہتی ہے۔ اول تو اون ناواقفون کو اسقدر دریافت کرنا چاہیے کہ مذہب اسلام مین ایسی اجازت ہے یا نہین۔ اس پاک اور سچے مذہب مین تاکیداً رضاء فریقین کا حکم ہے۔ اور تمام شرفاء مذہب اسلام کا اسطرح عملدرآمد ہے کہ جب دختر یا پسر کو کہین منسوب کرنے کی نوبت پیش آتی ہے۔ تو سب سے پہلے اس امر کا اظہار دختر یا پسر پر اونکے محرم راز اور ہمجولیون کی معرفت کرایا جاتا ہے جس سے اونکو بہت اچھا موقع آزادی سے اپنی دلی خواہش ظاہر کرنیکا ملتا ہے اسکے بعد رضامندی معلوم ہونے پر حسب نسب کی تحقیق (جسکی خوبیان مذہب اسلام مین بیحد بیان فرمائی گئی ہین) کیجاتی ہے۔ بعدہ نوبت ازدواج پیش آتی ہے۔ بہت جگہ ایسا دیکھا گیا ہے کہ ہمجولیون کے اظہار کے وقت فریقین کی نارضامندی کے سبب اوس گھرانے یا خاندان مین عقد موقوف رہا ہے۔ کوتہ اندیش لوگ جنکے دیدۂ عقل کو طمع نے بند کر دیا ہے۔ جھوٹی اور مہمل خیالی باتون کے سبب یہ کہین

اپنے خاندان مین گذرے ہوے حادثون کو تمام اقوام اسلامی کے واسطے نظیر سمجھکر ناول اور مضامین کے پیرایہ مین پیش کرکے عوام کو دہوکہ مین ڈال کر مذہب کو بٹہ لگاتے ہین۔ ایسے لوگ بندۂ دولت کہلاتے ہین۔ جو زر کو مدنظر رکھکر خود تو بے ننگ ہوتے ہی ہین مگر دوسرون کو بھی بندہ بناتے ہین تاریخ بدیع کا مصنف اس امر کی خبر دیتا ہے کہ قدیم زمانہ مین مووی زمین پر ہر بادشاہ علاحدہ علاحدہ اپنی رعایا مین شادی بیاہ کی رسم مناسب طور پر جاری کرتا تھا۔ بلکہ مجمع عام مین برادری کے سامنے عورت کو اوسکے شوہر کے ساتھ کردینے کی سخت تاکید تھی۔ چنانچہ بعض فرقون مین یہ رسم تھی کہ شوہر عورت کو زر یا کسی خدمت کی عوض خریدتا تھا۔ فرقۂ آسوری مین عورت بالغہ نیلام پر چڑہائی جاتی تھی۔ جو سب سے زیادہ قیمت لگاتا تھا اوسکا شوہر کہلاتا تھا۔ جو عورات کہ حسین اور مہجبین ہوتی تہین اونکی بہت سی قیمت لگائی جاتی تہی ہزارون عاشق مزاج اور حسن پرست لوگ دلدادہ ہوکر ملک و دولت قربان کرتے تہے ایک دوسرے سے زیادہ قیمت لگاکر اوس پری جمال حور تمثال کو حاصل کرتے تہے۔ مگر بیچاریان بدصورت عورتین اوسوقت مین بہی قابل قدر نہین اور انکا کوئی خواہان نہوتا تہا۔ چونکہ بیاہ کرنا ایک ضروری اور لازمی

امر تھا۔ اس وجہ سے مدبران قوم نے ان بدصورت عورتوں کی
قدر کی بھی ایک اچھی صورت پیدا کی یعنی جب حسین عورت بیاہ کے
وقت نیلام ہوتی تھی تو بعض نفیس تنہا ذات سے نیلام ہوتی تھی۔
مگر بدشکل عورات کے ساتھ لوگوں کے دلوں میں اونکی قدر اور
خواہش پیدا ہونے کے واسطے یہ قاعدہ جاری کیا کہ تھوڑا زیور اور
نقد اور سامان وغیرہ اونکی ذات کے ساتھ لگایا گیا۔ یعنی بدشکل
عورات معہ زیور و لباس و سامان نیلام ہوتی تھیں بہت سے لوگ
مال و دولت کی وجہ سے اونکے ساتھ بیاہ کرنے پر راضی ہو جاتے تھے
اسطرح اون بیچاری مایوس دلونکی زندگی کٹنے کا سہارا ہو جاتا تھا
یہی رواج تھا جو بڑھتے بڑھتے اب جہیز کے نام سے مشہور ہے جسکی
وجہ سے زمانہ حال میں ہر دختر کا باپ اوسکے بیاہ کرنیکی مصیبت میں
پھنسا ہوا ہے کیونکہ ہر قوم میں عورات کا بیاہ خواہ حسین ہوں یا بدشکل
اب اسوقت مقرر ہوتا ہے جب اس امر کی بحث و فیصلہ اچھی طرح ہو جاتی ہے
کہ دولہن کے نام کیا جائداد لکھی جائیگی اور دولہا کے وارث یہ دریافت
کرتے ہیں کہ دولہن کے ساتھ کسقدر زیور دیا جاویگا۔ گویا باہم زیور
اور جائداد کا تبادلہ کرتے ہیں عورت سے کوئی غرض نہیں۔ بلکہ کم
جائداد والے پسر اور تھوڑے زیور والی دختریں نہایت ذلت سے

بیقدری سے منسوب ہوتی ہین افسوس ہے اقوام کے اون دانا ؤنپر
کہ ادہراودہر کی بیکار اور لاطائل اموپر مفسدہ اور مشورہ کرتے ہین
لیکن اس خباثت کو عوام کے دلون سے کہونے کی کوشش نہین کرتے-
شادی بیاہ فی زمانہ مخلوق پر ایک وبال ہوگیا ہے کہ جسکا بوجہ
نہ امرا اوٹہا سکتے ہین نہ غربا- اس کار خیر مین امرا کا نتیجہ قرضداری
اور غربا کا ذلت وخواری- خدای تعالی مخلوق کو نیک ہدایت کرے
فرقہ ہنود مین قدیم زمانہ مین بہت سے طریقہ عورات حاصل کرنیکے تہے-
جنکو صاحب دبستان نے ہنود کی معتبر کتب سے بکمال جانفشانی
ملخص کر کے قلمبند کیا ہے ہم کچھ اونمین سے اس جگہ بیان کرتے ہین
تاکہ ناظرین کو تواریخ کے لطف مین کمی نہ واقع ہو- کتاب مہابہارت
کے آدہ پرب مین لکہا ہے کہ جس عورت کا شوہر مر جاوے وہ دوسرا
شوہر کر سکتی ہے- چنانچہ جبکہ پرسرام نے چہتریون کو ہلاک کیا تو
چہتریون کی عورتون سے برہمنون نے میل جول اور اختلاط کیا-
اور اس طریقہ سے بہت سے فرزند حاصل کئے- اور درست ہی کہ
عورت کو اگر خاوند چہوڑدے تو وہ دوسرا شوہر کر سکتی ہی چنانچہ
جوجن گنا ہی کہ سب سے قبل پراشر کی زوجہ تہی- اوس سے
ایک پسر بیاس نام پیدا ہوا تہا جو بڑا عابد اور مرتاض گذرا ہی

بعدہ اس خاوند سے جدا ہوکر راجہ سنتن کی آغوش محبت مین
آرام گزین ہوکر لطف دنیا مین مشغول ہوے - اور اوسی کتاب مین
لکھا ہے کہ ہر عورت درانحالیکہ اوسکا شوہر زندہ بہی ہو اور اختیارات
شوہری بہی رکہتا ہو - اپنے شوہر کی مرضی سے دوسرے مرد سے ہم بستر
ہوسکتی ہے - اور اوسکی زوجیت مین کوئی فرق نہین آسکتا - چنانچہ
ایک راجہ جسکا نام کتب تواریخ مین راجہ بلی لکھا ہے - ایک تم
نامی برہمن کے پاس آیا اور بہ منت و سماجت اوسکو اپنے گہر لے گیا
اور خاطرداری سے پیش آنے کے بعد اپنی پیاری معشوقہ کو جو بیاہتا
بی بی تہی - اوسکی خلوت مین بہیجکر اپنا ایما اسطرح ظاہر کیا کہ اسکی ساتہ
ہم بستر ہو - آخرکار وہ برہمن کچہ بہار و النس والے برہمن کی طرح ساتہ
تو تہا ہی نہین - راجہ کا اشارہ پاتے ہی سمجہا کہ آج کے دن شاید
آفتاب بخت رسا برج حمل مین جلوہ گر ہوا ہے جو اس زہرہ شمائل کی
خلوت میسر ہوئی - ایسے وقت مین جو کمی کرے وہ زحل نصیب ہے -
فوراً آسن مارکر بیٹہا اور دو ورقی پوتہی کہولکر کچہ اونگلیون سے کام
لینے لگا - افسوس کیا زمانہ تہا کہ اک نازک اندام لالہ فام - گلبدن
گل پیرہن - اک آزاد اور بیدرد برہمن کے پالے پڑی - آخر تم مذکور
مشتری کی ساعت دیکہکر مشغول عیش و بوس و کنار ہوا اوس قمر طلعت

کی تقدیری ٹانگن پر گویا سنیچر سوار ہوا - عطارد - کہ منشی فلک ہے اس واقع کا انجام اسطرح لکہتا ہے کہ اس شب عیش مین اوس پری جمال کو حمل رہا جس سے اک فرطلعت فرزند پیدا ہوا جو راجہ بلی کی اصل خواہش تہی - اسیطرح راجہ پانڈ نے کہ اختلاط عورات سے پرہیز رکہتا تہا - کہ کنتی نام رانی کو جو اوسکی بیاہتا بی بی تہی اجازت عام دیدی تہی کہ تمام مردون کی خلوت مین رہے - لیکن چونکہ وہ عورت نیک تہی اس اجازت سے ناخوش ہو کر ملتجی بدرگاہ باری ہوئی چنانچہ فرقہ ہنود کی کتب مین اکثر جگہ اسکا حوالہ ہے کہ وہ عورت انسان سے نہین بلکہ ملائکہ سے مخلوط ہوتی تہی جنسے کئی پسر پیدا ہوے - واللہ اعلم بہائی کے مرجانے کے بعد اپنی بہاوج سے بیاہ کر لینا ہی درست تہا - اور جائز تہا کہ پسر پدر سے غیر ہو اور مادر سے ایک - جیسے کہ بیاس جو جن کندہی کے بطن سے ہے - اور پراشر جو کہ بیاس کا باپ ہے چتر ویرج کی عورت سے ہم آغوش رہتا تہا - اور اس چتر ویرج کی مادر (یعنی چتر ویرج کی خوشدامن) خود وہی جوجن کندہی تہی اور باپ زن چتر ویرج کا شنتن مذکور تہا - چتر ویرج کی عورت کے ساتھ پراشر کا اختلاط ہے جس سے دہرت راشٹر اور پانڈ راجہ پیدا ہوے - ایک عورت بالاشتراک چند ایسے مردونکی بہی زوجہ

ایک ہی زمانہ مین ہوسکتی ہے جنکا نسب ایک ہی ہو- اور باری باری سے سب اون سے اختلاط کرین اس امر کو عیب نہین تصور کرتے چنانچہ **دروپت** راجہ کی بیٹی **دروپتی** (دروپدی) کے پانچ شوہر ایک زمانہ مین گذرے ہین جو پانچ پانڈو کے نام سے مشہور ہین ایک شخص گوتم کے بیٹے اپلہ نامی کے سات مرد ایک ہی زمانہ مین بالاشتراک شوہر ہوئے ہین- اور اک برہمن مرناص کی بیٹی ایک ہی زمانہ مین دس مردون کی بی بی رہی ہے- چنانچہ ہندوستان کی قوم جاٹ مین ابتک اس رواج قدیم کا عملدرآمد پایا جاتا ہے آریہ ورت کے رنہم نا مہ مین یہ بھی لکھا ہے کہ قدیم زمانہ مین تخصیص شوہر اور زوج کی نہ تھی- جسکی خواہش جس مرد سے مخلوط ہونیکی ہوتی وہ اوس سے موافقت کرلیتی یہ رواج ایک زمانہ سابقہ مین نواح فارس مین بھی تھا- مگر عاقل بادشاہون کے ہوشیار رہنماؤن کی کوشش سے تھوڑی مدت مین دور ہوگیا- کیونکہ عقلا اس فعل کو افعال وخواص حیوانی سے منسوب کرتے تھے- اور کہتے تھے کہ یہ امر حمیت انسانی سے بعید ہے- اگرچہ بعض مفسدون اور بوالہوسون نے اونکے زمانہ مین غلو اور قوت حاصل کرکے اس اعلان کے ساتھ (کہ عورت زمین پر باعث فساد ہے) پابندی کے رواج کو اٹھانا چاہا- تاہم وہ

رواج خاص زمانہ اور متعدد انسانون اور محدود اقالیم مین گذرا ہی۔
تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی آزادی بہت قلیل اور
پابندی کثرت سے ہر زمانہ اور ہر وقت اور ہر ملک مین رہی ہی۔
قدامت اور پائداری پابندی ہی کو حاصل ہے۔ ہندوستان مین
اس قسم کی آزادی کے رواج کی تصدیق یہ ہے کہ ایک مرتاض
کی زوجہ کسی مرد بیگانہ سے اختلاط مین مصروف تہی۔ ناگاہ اوسکا
بیٹا ستوٹت نامی اوس مقام پر پہونچا جہان کہ یہ ہر دو بوالہوس
خیال پیش وپس سے آزاد ہوکر حظ نفس مین مصروف تہی۔ ستوٹت
اس واقعہ کو بچشم خود دیکہکر ملول ہوا۔ اور رجوع قلب سے اسطرح
دعا مانگنے لگا کہ خدای عالم اس وقت سے جو عورت مرد بیگانہ سے
مخلوط ہو اوسکو جہنمی کرنا۔ ابتک بعض پہاڑی فرقون مین اس
خصلت حیوانی کا رواج ہے۔

قدما رقوم ہنود نے عورات کو دو قسم پر تقسیم کر رکہا ہے۔ ایک زن
معین یعنی وہ عورات جو کسیکی زوجہ کہلاتی ہین اونکو سوای اپنے
شوہر کے کسی مرد بیگانہ سے مختلط ہونا سزاوار نہین ہے۔ دوسری
زن غیر معین۔ اور بے قید۔ کہ فاحشہ ہوتی ہین انسے واصل ہونا
کوئی گناہ نہین عیب نہین ہے۔ اور یہ کسی خاص مرد کے ساتہ مخصوص

نہین ہوتی ہین زمانہ قدیم مین سلاطین نے اس گروہ کو اس غرض سے جاری کیا تہا کہ جو مرد سفر اور تیرتہون اور جاتراون اور افواج مین دور دور دراز ملکون مین مسافرت کرتے تہے اور بی بی کو ہمراہ نہین رکہہ سکتے تہے۔ لہذا اونکی رفع حوائج اور غلبہ شہوانی دور کرنے کے واسطے (چونکہ باعث پریشانی خاطر اور حارج مدعا اصلی ہوتا ہے) فرقہ عورات کا قایم کیا کہ جس سے راحت روح انسان مین ملے اور انسان کچہ اجرت دیکر ایک ذریعہ سے اپنی حاجت روا کرے۔ اس عمل کو حسنات تصور کرتے تہے۔ اور مردون کی زیادتی کے سبب ایسے ہمبستری کو حرام نہین سمجہتے تہے۔ کیونکہ زن شوہردار سے ہم آغوش ہونے کا نام زنا تہا۔ البتہ اجرت نہ دینا بہت برا سمجہا جاتا تہا دبستان المذاہب مین لکہا ہے کہ شہر کلنگ مین ایک بتکدہ ہے جو بتخانہ کورم (کشف) کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم الایام مین اوس نواح کے باشندہ اپنی خوبصورت اور ناکتخدا لڑکیان جوانی کی عمر مین برای رضای خدا و بقصد ثواب اوس بتخانہ کے برہمنون کو خیرات مین دیتی تہی اور پہر بقیمت اونسے خرید کر اپنی آرزومند دل کو دجہ مدت سے اونکی حسن و جمال بے مثال پر فریفتہ ہو کر اونکی پرورش کا باعث ہوتا تہا) اونکی پسر وصل سے خوش کرتی تہی۔ اور وہ دولت حسن

گہر کی گہر مین ہی رہتی ہی گویا بتکدہ اونکو واسطے اک ٹٹی کی آڑ تہی
کہ اوسکے حیلہ سے موسم بہار کی گدرائی ہوئی نفیس میوہ جسکو
اونہون نے بڑی احتیاط سے نظر بد سے بچا بچا کر پرورش کیا تہا
ہزار شوق اور تمناؤن کے ساتہ اونکی استعمال مین آتی تہی۔ گویا وہ
اس عقیدہ کی پیرو تہی کہ انسان اگر باغ لگاوے اور اوس باغ کی
پیاری پیاری فواکہ وا پہل خود نہ کہاوے تو اوسکی کم نصیبی ہے۔
لعنت اللہ علی الخبیثین طائفہ ہنود مین زوجہ بنانے کی پانچ
صورتین ہین۔ اول یہ کہ دختر کا باپ اوس شخص کو جسکو داماد
بنانا چاہتا ہے۔ اپنی گہر بلاکر کسیقدر نقد و جنس اپنی دختر کی ہمراہ کرکے
اوسکے حوالہ کردی۔ یہ سب سے زیادہ اچہا کام ہے اسکو اووداہ
کہتے ہین۔ دوسری داماد دختر کو اوسکے ماں باپ کی مرضی کے
خلاف زور ستم سے یا قوت مالی سے جبرا اوٹہاکر دختر کے ماں باپ
کہر سے لیجاوے اور اپنی گہر لیجاکر بیاہ کرلے۔ اسکو اسر وداہ
کہتے ہین۔ تیسری زن و شوہر باہم ایک دوسری پر مائل ہون
اور داماد بغیر رضاے پدر و مادر دختر۔ دختر کو اپنی گہر لیجاکر بیاہ
کرلے۔ اسکو گاندہرو وداہ کہتے ہین۔ چہارم داماد اور پدر دختر
دونو مالک لشکر و سپاہ ہون اور باہم جنگ ہو اور دختر کو بزور شمشیر

حاصل کرکے بیاہ کرے اسکو راچھیہ وواہ کہتے ہین پنجم یہ کہ دختر کو
بغیر رضامندی اوسکی مان باپ کے بزور طلسم وجادو وغیرہ نکال
لیجا کر بیاہ کرے۔ اسکو پشاچہ[1] وواہ کہتے ہین دختر کے بیاہ مین
لازمی اور ضروری یہ بات ہے کہ کوئی برہمن داناد ختر کا ہاتھ اپنے ہاتھ
مین لیکر امور بعینہ مذہب ہنود ادا کرے۔ اور سات قدم چلے۔ اور چھتری
کی دختر کے بیاہ کے وقت تیر کا ایک سرا دختر کے ہاتھ مین اور
دوسرا داماد کے ہاتھ مین ہو۔ ویش فرقہ کی دختر کے عقد کے وقت
ایک کوڑا (تازیانہ) یا کوئی دوسری چیز مثل اسکے فریقین کے ہاتھ مین
ہونا چاہئے۔ لکھا ہے کہ دختر خواستگار شوہر ہو اور اوسکے والدین کو
قدرت بھی ہو تو اوسکو بیوند نکرنا سخت گناہ ہے۔ دختر کا نکاح مدت العمر
مین ایک ہی درست ہے اگر شوہر مرجاے تو عورت کو دوسرا بیاہ کرنیکی
اجازت شریعت ہنود سے نہین ہے۔ عورت کو لازم ہے کہ بعد وفات
شوہر اپنی سسرال مین ہی عمر پوری کردے۔ واضح رہے کہ استحکام
نکاح اوسوقت ہوتا ہے جبکہ برہمن سات قدم چلتا ہے اگر سات
قدم چلنے سے قبل یا درمیان مین شوہر مرجاے یا عورت سے جدا
ہوجاے تو وہ عورت دوسرا شوہر کرنیکی ضرور مستحق ہے۔ اور اگر زن

---

[1] پشاچہ سنسکرت لفظ ہے کسی جن کا نام تہا۔

منکوحہ بدکار ہو تو اوسکے ساتھ مباشرت کرنی جائز نہین ہے۔ اوسکو مار ڈالنا یا گھر سے نکالدینا درست ہی۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اوسکو ایک حجرۂ تیرہ و تار مین قید کر کے مبتلای آزار کرین آٹھ پہر مین صرف ایک مرتبہ خوراک اور برا لباس پہنائین۔ برہمنون کے خیال کی موافق ایام حیض عورات سولہ محسوب ہوتے ہین۔ جسمین سے اجرای حیض ہو چار روز تک مباشرت کرنی منع ہے۔ عروس پر پدر و مادر و شوہر و دیگر بزرگان خاندان کی تعظیم واجب ہی۔ شوہر کے مال و منال کی حفاظت کرنی یا شوہر کے سفر کے جانیکی حالت مین اپنے آپ کو آراستہ نکرنا۔ خوش نہ رہنا۔ عزیزون دوستون کے گھر مین نہ جانا اور نہ انکو بلانا۔ ضروریات سے ہین۔ دختر جب تک کنواری ہو اوسکی حفاظت اور نگرانی تا بمقدور لازم ہے۔ اور عقد کر دینے کے بعد حفاظت درست نہین ہے۔ جب شوہر سفر مین ہو عورت کو لازم ہے کہ گھر مین تنہا نہ رہی چاہیے اپنے ماں باپ کے گھر جاوے یا سسرال مین ایسی مقام پر رہی کہ جہان کوئی دوسرا انسان بھی ہو۔ شوہر کے مرنیکے بعد عورت اگر ستی نہو۔ تو چاہیے کہ تقلیل غذا کے ساتھ یاد الہی مین مصروف رہی لکھا ہے کہ زن۔ شوہر کے مرنیکے بعد جو ستی ہوتی ہے تو زن و شوہر دونو کے گناہ بخشے جاتے ہین۔ اور ہمیشہ بہشت مین رہتے ہین شوہر

چاہے کسقدر گنہگار ہو اور دوزخ مین مبتلائے آزار ہو۔ تو جو عورت
ستی ہوتی ہے وہ اوسکو دوزخ مین سے اسطرح کہینچ لاتی ہے جیسے
کوئی سانپ پکڑنے والا۔ سانپ کو اوسکے سوراخ مین سے نکال لیتا ہے
اور جو عورت ستی ہوجاتی ہے وہ پہر عورت کے جنم مین نہین آتی۔
اگر بالفرض اوسکو دوسرا جنم لینے کی نوبت ہی آئیگی تو مرد کے جسم مین
ظاہر ہوگی۔ برہمن کی عورت اپنے شوہر کے ساتھ ایک چتا مین جل سکتی
ہے باقی اقوام علاحدہ علاحدہ۔ عورت کو زبردستی سے ستی کرنا درست
نہین اسیطرح ستی ہونے سے اوسکو باز رکھنا بہی ممنوع ہے۔
محققین ہنود نے ستی ہونے کی رمز کو اسطرح خیال کیا ہے کہ ستی ہونا
دراصل زندہ در آتش ہونے سے غرض نہین ہے جیساکہ عوام خیال
کرکے جل جاتی ہین۔ بلکہ ستی ہونے سے یہ مراد ہے کہ شوہر کی وفات
کے بعد عورت اپنی تمام خواہشین اوسکے ساتھ جلادے۔ گویا مرنے سے
قبل مرجائے۔ زن پارسا وہ ہے جو اپنے آپ کو کسی مرد بیگانہ کو نہ
دکہائے۔ لباس اسقدر نیچا استعمال کرنا چاہئے کہ سر سے ایڑی تک
بدن پوشیدہ رہے۔ لیکن پارسائی اور پوشیدگی وغیرہ کا جسقدر
ذکر ہے سب اون عورات کے واسطے جنکے شوہر مرچکے ہین اور ستی
نہین ہوئی ہین۔ زن شوہردار کی پردہ پوشی کے واسطے صرف ردائے

حیات شوہر ہی کافی ہے - اوسکے واسطے کوئی ہدایت کی ضرورت نہین ہے -

ہوم

برہمن پر فرض ہے کہ ہر سال ایک جگ کرے - اگر خود قوت نہین رکھتا ہو تو اپنا سے جنس سے مدد لیکر اوسکے صرف کو پورا کرے - طریقہ ہوم کرنیکا یہ ہے کہ تین الاؤ آگ کے لگاوے - اور الاؤ کے آگے چوبی ستون نصب کرے - بعد ازان اوس گہاس کی رسی بناوے جسکو سنسکرت مین کوسالم کہتے ہین اوس رسی کو ایک کالی بکری کی گردن مین باندھکر اوس ستون سے باندھے - اور ہوم پانچ روز مین پوری ہوتی ہے اول روز جو شخص کہ صاحب ہوم ہو زن و مرد غسل کرین - اور دوسرے نو نفر بھی سر دہتنا رہو کر ہوم کے معاون بنین - یعنی اون نو نفر مین سے ایک برہما تصور کرکے سب اوسکی فرمان بری کرین - اور باقی آٹھ نفر بھی برہما کی مانند متصور ہون اور سوا انکے سولہ نفر برہمن دوسرے ہون کہ یہ بھی ہوم کے وقت دعا و منتر خوانی مین مصروف ہوتے ہین - اور آگ روشن کرتے وقت درخت آرن (سنسکرت لفظ ہے) یعنی درخت آگ کی لکڑی جلائین - اور ایک درخت کا نام سنسکرت مین کندرہ

اور تلنگی زبان مین جندرو ہے اوسکی لکڑی بھی ہوم کے واسطے مخصوص ہے - اور درخت پاپارک (جسکو تلنگی زبان مین برسی اور دکھنی زبان مین اکھارہ کہتے ہین اور اوسکی اکثر مسواک بھی بناتے ہین) کی لکڑی بھی ہوم کے وقت آگ جلانے مین کام آتی ہی اور اسیطرح پیپل کی لکڑی اور درخت گولر کی لکڑی جسکو سنسکرت مین ادومبرا - اور تلنگی مین میری - اور پارسی مین انجیر دشتی کہتے ہین ایک لکڑی جسکو سنسکرت مین سمی - اور تلنگی مین جمی کہتے ہین اور ایک قسم کی گہاس ہے جسکو سنسکرت مین دوورداہ اور تلنگی مین گرکی - اور دکھنی مین ہریالی کہتے ہین اور ایک گہاس ہے کہ اوسکو درپاس کہتے ہین - یہ جملہ نو قسم کی لکڑیان وغیرہ ہوم کے وقت کام آتی ہین - وہ آٹھہ برہمن جو برہما کی مانند متصور ہوتے ہین - اوس کالی بکری کو منتر پڑہکر پکڑتے ہین اسطرح پر کہ اول درخت خازہرہ کی خاردار شاخون اور پتون کا فرش کرتے ہین اس درخت کو سنسکرت مین کال شاکہا اور تلنگی مین بلسو کوما - اور دکھنی مین کارنگا ہٹا کہتے ہین) پس اوس فرش خار پر اوس بکری کو جبراً گراتے ہین اور نہایت قوت و احتیاط سے اوس بکری کے قدرتی جسمی سوراخ مثل آنکہ - کان - ناک - منہ - مقامات بول و براز وغیرہ اسطرح پکڑتے ہین

حتی الامکان سانس اور ہوا کی آمد و شد بند ہوجاسے۔ اور وہ باقی
سولہ[16] برہمن منتر خوانی مین مصروف رہتے ہین یہانتک کہ اوس بیچارہ
بے زبان جانور کی جان گہٹکر نکلجاتی ہے۔ پس اون سولہ برہمنوں مین سے
ایک برہمن اوس بز مردہ کا سر کاٹتا ہے۔ اور پوست دور کر کے
تمام اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے استخوان نکالڈالتے ہین تہوڑا روغن
آمیز کر کے وہ آٹہون برہمن آگ مین ڈالتے ہین اور وہ سولہ[16] برہمن
لکڑیان جلانے مین معاونت کرتے ہین اور اوسپر تہوڑا تہوڑا روغن
ڈالتے رہتے ہین۔ جبکہ وہ گوشت کباب کی مانند ہوجاتا ہے۔ تو وہ
آٹہون اوسکو کہا جاتے ہین۔ اور صاحب جاگ بہی کہانے مین
شریک ہوتا ہے۔ پس ایک سو ایک گاے مع بچہ کے اور کچہ دچہنا
یعنی از قسم زر نقد اون آٹہون اور سولہ برہمنون کو دیتے ہین۔ اسیطرح
پانچروز تک منتر خوانی کرتے ہین مگر بکری کی بری گت ایک ہی روز
ہوتی ہے۔ اس پانچروز مین کوئی بہی برہمن صاحب ہوم کے گہر
آوے اوسکو کہانا کہلانا ضروری ہے۔ اور خوشبو اور عطریات وغیرہ
کا استعمال کرتے ہین اور جسقدر کہ ہوسکتا ہے اوسکو کچہ دیتے ہین۔
پانچروز کے بعد الاؤ کو بند کردیتے ہین۔ صرف ایک الاؤ کہلا رکہتے
ہین جسکی آتش گہر مین لاتے ہین۔ یہ ہوم ہمیشہ شہر کے باہر کرتے ہین

جبکہ وہ آتش گہر مین آتی ہے گہر مین ایک الاؤ کہود کر اوسمین آتش افروختہ کرتے ہین اور حتی الامکان اوسکو سرد نہین ہونے دیتے پہر روزانہ گہر مین اسطرح ہوم کرتے ہین - کہ غسل کرکے اوس الاؤ کی راکہہ سے پیشانی پر قشقہ یعنی ٹیکا لگاکر دعا خوانی مین مصروف ہوتے ہین - ہوم کرانیوالا کوئی برہمن دانا ہونا چاہئے - اگر برہمن نہ میسر آسکے - تو بز سیاہ مذکورہ آٹے کی بناکر اوسپر کارروائی مذکورہ کا عمل کرین - ایساہی دستور ہے کہ پانچروز ہوم کرتے ہین ہر روز ایک بکری کی جان اوسی بیرحمی سے لیجاتی ہے - اور اسیطرح جس جگ مین گاے کی قربانی کرتے ہین اوسکو گومعدہ اور جسمین اسپ کی قربانی ہوتی ہے - اوسکو اشمیدہ اور جسمین آدمی کی قربانی کرتے ہین اوسکو نرمیدہ کہتے ہین - اکثر ماہ بیساکہہ یا اگہن مین ہوم کرتے ہین - جو شخص ایک مرتبہ ہوم کرے چاہئے کہ ہرسال ایک بکری کی قربانی کرے - اگر بز میسر نہ آسکے - آٹے کی بناکر اوسپر عمل مذکورہ کرنے سے عیوض پورا ہوجاتا ہے - لیکن اگر صاحب جگ طریقہ وشنو کا پابند ہو تو ابتدا ہی سے آٹے کی بکری بنانا چاہیے کسواسطے کہ اوس فرقہ کے نزدیک حیوانات کا مارنا نہایت ممنوع ہے اور شریعت ہنود مین بعض مقام پر ایساہی لکہا ہے کہ وہ شخص کسی حیوان کی جان لینے کا مستحق ہے -

جسکو زندہ کرنے کی بہی قدرت ہو۔ عقلا اور اہل تصوف نے جوکہ فرقہ ہنود مین مشہور ہین اس قربانی کی مزکو بعض امور کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ یعنی کشتن بز ترک نادانی ہے۔ اور ہلاکت گاؤ ترک بیش خواری وغرض کا اشارہ ہے۔ گہوڑے کو مارنا نفی خاطر سے تعلق رکہتا ہے۔ اور آدمی کی قربانی کرنے سے اوصاف ذمیمہ بشریہ کا دور کرنا ہے۔ مرزا محسن کشمیری نے چند ہدایات بطور افعال و کردار نیک فرقہ ہنود کی کتب سے نقل کئے ہین چونکہ مفید ہین اسلئے ناظرین کے پیش کش کئے جاتے ہین۔

برہمن کو کہیتی کرنا سزاوار نہین۔ اپنی ہم قوم کے دروازون پر جاکر تہوڑا سا غلہ بخوشنودی خاطر فریقین طلب کرنا اور اوسی پر قناعت کرنا بہتر ہے۔ عبادت مین مصروف رہے۔ اسقدر غذا نہ فراہم کرے کہ کل کے واسطے باقی رہے۔ جس جگہ کہ بتخانہ۔ یا گائے۔ یا مرد زاہد سے مقابلہ ہو اوسکا طواف کرنا چاہئے۔ اور آب روان پر اور گاؤ کی رہنے کی جگہ پر۔ اور راکہ پر اور برہمن کے سامنے۔ اور گائے کے مقابل اور سورج اور آگ کے مقابل بول و براز کرنا ناروا ہے۔ برہمنہ بیت الخلا مین ستارون کو دیکہنا اور بارش مین برہنہ نکلنا بہی ناز یبا اور آگ سے پاؤن گرم کرنے کی واسطے آگ کی طرف پاؤن پہیلانا بے ادبی

آگ کے اوپر سے گذرنا اور دونو ہاتھون سے پانی پینا۔ اور سوتے ہوئے کو بیدار کرنا مناسب نہین مگر بضرورت۔ سوائے دروازہ معمولی کے شہر اور مکان مین جانا منع ہے۔ خسیس اور ارذل بادشاہ کی کچھ لینا نہ چاہیے۔ اپنی عورت کو چھینک اور جماہی اور انگڑائی لیتے وقت اور جبکہ وہ خلوت مین غافل بیٹھی ہو۔ اور سرمہ کرتے وقت اور سر مین تیل ڈالتے وقت ہرگز دیکھنا نہ چاہیے۔ برہنہ چادر اوڑھکر نہ سوئے۔ اکیلے گھر مین بغیر کسی دوسرے کے نہ رہے منہ سے آگ نہ پھونکے۔ ہاتھہ پاؤن سے بازی کے طور پر پانی کو نہ ہلائے بدچلنی کو عزت سے دیکھے۔ گنہگار یا شاگرد کو اسطرح زدوکوب کرے کہ زخم شدید جسم پر نہ پڑے۔ جس سے جسم کی اصلی حالت مین تغیر واقع ہو اور اپنے سے بڑے سے اور زن بیوہ اور بیکس اور ضعیف اور سائل اور اطفال سے بحث اور مناظرہ وغیرہ نہ کرے۔ اور حکم کرکے اپنی عورت کے ساتھ ایک سفرہ پر کھانا نہ کھائے۔ اور جس شخص کی عورت بدکار ہو اور شخص مذکور سے آگاہ ہوکر تجاہل کرتا ہو یا ایسا شخص جو ناسپاس ہو۔ اور قصاب اور دیوس کے ساتھ ایک[1] سفرہ پر کھانا کھانا منع۔ شریعت ہنود مین خدا کی پرستش کے بعد فرشتون کی

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید قدیم مین ایک سفرہ پر کھانا کھانا اقوام ہنود مین جائز تھا۔

پرستش درست ہے۔ اور سوای گائے کے گوشت کے دوسری کا
گوشت کہانا بھی ممنوع نہین ہے۔

حالات مرتاضان ہنود

اب ہم کچھ تہوڑے سے حالات قوم ہنود کے مرتاض لوگون کے تحریر
کرتے ہین جس سے ناظرین علم تواریخ پر اس بڑی قوم کے صاحب کمال لوگونکے
کمال بھی ظاہر ہون گے۔ اور معلوم ہوجائیگا کہ اس قوم مین ہماری
بیحد ویسے نہایت تارک الدنیا ایسے انسان گذرے ہین جنکی ذات سے
بہت سے عجائبات کا ظہور ہوا ہی بڑے بڑے اشخاص بڑی بڑی
ریاضتون کے کمال کے بعد مشہور آفاق ہوکر اپنا نام دنیا مین باقی
چھوڑ گئے ہین۔ جاننا چاہیے کہ مذہب پران کے جاری ہونیکے بعد
اسقدر ہادی اور رہنما قوم ہنود مین پیدا ہوگئے کہ جنکی شمار مین علم
اعداد ناکافی معلوم ہوتا ہے جس شخص نے تہوڑا سا فلسفہ دیکہا وہ
بجای خود ایک شخص خدا رسیدہ بنکر مخلوق کو ہدایت کرنے لگا جو کچھ
سمجھ مین آیا اوس راستہ کا پیرو ہوگیا۔ کوئی روک اور تنبیہ نہی۔ برہمن
اسی کو غنیمت سمجھے ہوے تہے کہ بودہ دہرم کے مٹ جانیکے بعد اونکا
اصلی اعزاز کیسقدر پھر قایم ہوگیا تہا۔ لہذا اونہون نے عوام کی

روک ٹوک سے غرض نہ کی راجہ اپنی عیش و آرام مین مصروف
تھے بس بے انتہا لوگ جوگی اور سادہو بنکر عوام الناس کو
اپنے گرد جمع کر کے اپنی راہ پر لگانے لگے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ
ایک اعتبار سے راجہ اور صرف برہمن شرع ہنود کے پابند رہ گئے
اور باقی عوام الناس سب جوگیون اور سادہوون کے عقیدہ مند
پیرو ہو گئے اور اونکی پیروی کو ذریعہ نجات تصور کرنے لگے
یہانتک کہ فرقہ ہنود مین یہ عقائد بھی دین کے قائم مقام ہو گئے اور
اونکا عملدرآمد اسی طرح ہونے لگا جیسے کسی بڑے دین کا ہوتا ہے
ان سادہو اور جوگیون مین بعض اشخاص بلکہ معدود و چند ایسے
ہوئے ہین جو ریاضات اعمال قلبیہ سے مستفیض ہوئے ہین باقی
سب طرف اہل الدنیا لوگون کے ریاضات اعمال شغلیہ چند
ہوئے جہانتک اس قسم کے لوگون کے حالات کی کتابین مثل
بھگت مال وغیرہ دیکھی جاتی ہین اونسے ایسے اشخاص کے
حالات معلوم ہوتے ہین جو مرتاض اعمال شغلیہ سے ہین اور اونکی
تمام حرکات اور سکنات اور ریاضتین افعال شغلیہ سے منسوب ہین
ایسے لوگ ذی عقل انسانون کی نظر مین تو قابل نفرین ہوتے ہین
لیکن جہلا اونکو برگزیدہ اور صاحب کمال باطن سمجھکر اونکی پیروی

اور اونکا اعزاز کرتے ہین۔ جیسا کہ ناظرین اجزاء الرشد کو آیندہ معلوم ہوگا اور وہ اب ہم بیان کرتے ہین انشاء اللہ تعالی۔

جاننا چاہیے کہ قوم ہنود مین جسقدر فقرا اور مرتاض گذرے ہین اُن سب کو ہنود کے مقبولہ خدا کے ظہور لاتعداد مین سے دو ظہور مین سے کسی ایک سے ضرور تعلق ہوتا ہے۔ یعنی پرستاران شیو یا پرستاران بشن۔ بعض لوگ بشن جی کے اوتارون کے نام کی تسبیح اور ورد کے ذریعہ حضوری بشن تصور کرتے ہین اور بعض بطور خود ذات خاص سے تعلق رکھتے ہین۔ اب ہم جسقدر فرقہ اور گروہ کا بیان کرتے ہین اونکو ہر دو مذکورہ بالا ظہور مین سے کسی ایک سے ضرور واسطہ ہے

پرستاران شیو

فرقہ ہنود مین یون تو ہمیشہ مرتاض لوگ ہوتے رہے ہین پرانی زمانہ کی تواریخ ہند پر غور سے اگر نظر کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی راجے جو بڑی بڑی حکومتون کے مالک تھے ترک سلطنت کرکے گوشہ گزین اور خاک نشین بنے ہین کوئی زمانہ ایسا نہین نظر آتا ہے جسمین کوئی نہ کوئی صاحب دل قوم ہنود مین موجود نہو لیکن ساتھ بکرم کی آٹھوین صدی سے سادھو سنتون کی زیادہ کثرت ہونے لگی اور

بہت سے اوتار پیدا ہو گئے۔ جنکے تعجب خیز حالات اور کراماتون کے تذکرون سے اکثر کتابین مملو ہین۔ منجملہ اون کتابون کے ایک کتاب بہگت مال بہت مشہور ہے۔ قدماے ہنود ان سنتون اور اوتارون کے ظہور کی بہت مدت قبل پیشین گوئی بہی کر گئے تہے اور اونکی خارق عادتین مشہور ہین یعنی کنواریون[ل] سے پیدا ہونا۔ شیرون سے لڑکر مغلوب کرنا۔ ہوا مین اوڑ جانا آدمیون کی نظر سے یکایک غائب ہونا۔ پہاڑ اوٹہانا۔ عمیق دریاؤن پر مثل خشک زمین کے چلنا وغیرہ وغیرہ سب پیشتر کہہ دی گئین تہین چنانچہ پرانون مین اس قسم کی باتین اگر غور سے تلاش کیجائین تو دستیاب ہوتی ہین۔ یہی زمانہ ہندوستان کی تواریخ دوبارہ بدلنے کے واسطے مخصوص ہوا ہے۔ کیونکہ اسیوقت مین اہل اسلام کے حملونکا آغاز تہا۔ ہنود مین اہل اسلام کی آمد سے تعصب کی آگ زیادہ تر بہڑکنے لگی تہی یون تو تعصب سے اہل ہند کبہی خالی نہین رہے۔ گوتم کے زمانہ مین کیا کیا طوفان نہ اوٹہائے گئے۔ تعصب نے یہانتک غلو کیا کہ برہمنون نے بودہ دہرم مٹانے کی غرض سے اپنے اصلی ویدک دہرم کو بہی بدل ڈالا۔ اور خود بدل گئے۔ مگر تخریب مذہب بودہ کی کوشش سے

ل کنواری وہ لڑکیان کہلاتی ہین جو مندر اور تیرتہون پر راہ خدا مین خدا کی خوشنودی کیواسطے پن کردی جاتی ہین وہ عورتین بیاہی ہوئی عورتون سے زیادہ صاحب اولاد ہوتی ہین لیکن تاہم ہمیشہ کنواری کہلاتی ہین کیونکہ اونکا کوئی مخصوص شوہر نہین ہوتا اوہنین کو دیوکنیان بہی کہتے ہین۔

ہاتھ نہین اوٹھایا۔ اب اہل اسلام سے مقابلہ پیش آیا۔ بودہ و جین مت
تو پھر بھی ایک لحاظ سے کسیقدر ہنود خیالات سے ملتا تھا۔ مگر اسلام
بالکل اوس سے علاحدہ ایک دوسرا مذہب تہا۔ اسپر تعصب
ہوتا تعجب تہا۔ اسی تعصب نے یہ نتیجہ دکھایا کہ اہل اسلام کی آمد کے
وقت ہندوؤن نے پوران مت بھی چھوڑکر ایک نئے مذہب کی
بنیاد ڈالنا چاہی یعنی ایسے عقیدہ اور خیالات قائم کئے جو ہندو
اور مسلمان دونو کو مرغوب تہے اور دونو مذاہب سے ملتے ہوئے تہے
گویا ہندو اور مسلمانون کے پاس پاس ایک نیا عقیدہ قائم کرنا چاہا
جسکا نام سادہو پنتھ رکھا گیا۔ لیکن سادہو پنتھ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوکر
بہت سے رنگ ڈھنگ ہوگئے جیسا آیندہ ظاہر ہوگا انشاءاللہ تعالی
اب ہم شیوجی کی پرستارون کے حالات قلمبند کرتے ہین جس سے
سادہو پنتھ کے ٹکڑے ہوجانے کی پوری تصدیق ہوگی۔ اور ناظرین پر
ظاہر ہوگا کہ سادہو پنتھ نے کیا کیا برائیان ہند مین پیدا کین اور
دین اسلام کے خراب کرنیکی بجاے تعصب نے خود اونکو کسقدر
برباد کردیا کہ مذہب اور تہذیب دونو رخصت ہوکر خالص جہالت
رہ گئے

بیہداثیان

اس فرقہ کے عقائد ویدانت شاستر کے متعلق گذر چکے ہین تاہم
بعض نام آور اشخاص کا حال (جو اس عقیدہ کے ساتھ مشہور ہوئے)
اس جگہ بیان کرنا لطف سے خالی نہوگا۔ جاننا چاہیے کہ اس فرقہ
مین زیادہ تر تاکید ہوم اور منتر اور ڈنڈوت کی پائی جاتی ہے۔
اور انکے عقیدہ کی موافق دھیان گیان پر تمام کاروبار منحصر ہے
بڑی بڑی گیانی جوگی گذرے ہین چنانچہ بھرتری اسی فرقہ کا ایک
مشہور جوگی ہے ایک وقت مین ایک شخص نے اوس سے دریافت
کیا کہ تو منتر پڑہتا ہے؟ بھرتری نے جواب دیا کہ بیشک۔ سائل نے
دریافت کیا کہ ہوم کرتا ہے؟ جوگی اسطرح گویا ہوا کہ جو کچھ مین
کہتا ہون اسی کو ہوم تصور کرنا چاہیے۔ پھر سائل نے پوچھا کہ ڈنڈوت
کسطرح ادا کرتے ہین؟ بھرتری نے ہنسکر سمجھایا کہ خواب کے وقت
مین دراز ہوتا ہون بس یہی ڈنڈوت کرتا ہون۔ یعنی اسقدر مستغرق
باللہ تہا کہ اپنی ظاہری افعال سے باطنی منازل مراتب ادا کرتا تہا۔
بت پرستی کا منشا، انکے نزدیک صرف فرشتون کو مطیع اور راضی
کرنا ہے۔ اس طائفہ کا قول ہے کہ نفس ناطقہ انسان اک فرشتہ ہے
بس بت پرستی صرف اسی فرشتہ کے مطیع کرنیکے واسطے کی جاتی ہے
یعنی کسی شئی پر ہمارا اعتقاد جما کر نفس ناطقہ کو مجبور کرتے ہین اور گیند کو

(کہ دراصل خیال اور گیان کی ابتدا ہے) اسطرح مضبوط کرتے ہیں
پھر گو وہ انتہا وحدت الوجود میں ہمہ اوست کہنا برا نہیں سمجھتا بلکہ
اچھا خیال کرتا ہے - اور اس مدعا کو یہانتک ترقی دی ہے کہ اپنشدوں میں
مرتاض ہمہ منم کہتے ہیں لکھا ہے کہ جو شخص فقرۂ ثانی کے ادا کرنیکے
پایہ کو نہ پہونچے وہ فقرۂ اول ہی ادا کرے - اس عقیدہ کے لوگ اکثر
صاحب گفتار و کردار ہوتے ہیں اپنا آغاز و انجام پہچانتے ہیں اور
اپنی ذات کی شناخت میں مشغول رہتے ہیں قید جہان و جہانیان
سے آزاد ہیں -

شنکر اچاری

شنکر اچاری جو کہ بزرگترین برہمنان و سنیاسیان ہندوستان سے
مشہور ہوا ہے اس عقیدہ کا پیرو تھا مقام ملیبار اسکا مولد اور کیدارنات
اسکا مدفن ہے - یہ عجیب شخص تھا جو کچھ اسپر گذرتی تھی اوس سے
ہر حال میں خوش رہتا تھا - ایک روز اوسکو بعض لوگون نے منافق
اور گمراہ تصور کرکے ایسا مشورہ کیا کہ اسکی طرف ہاتھی دوڑائے - اگر یہ
بھاگ جاوے تو سمجھو کہ جلد اپنے اقوال اور افعال میں جھوٹا ہے - مگر
بیٹھا رہے تو سچا سمجھکر اسکی پیروی کرنی چاہیے آخر ہاتھی دوڑایا گیا -

سنکراچاری - ہاتھی سے خوف کہا کر ہٹ گیا پس مخالفین نے دریافت کیا جبکہ ہمہ اوست کا قائل ہو کر تو کسواسطے ہاتھی کے سامنے سے ہٹ گیا -؟ شنکر مذکور کا جواب یہ ہوا کہ تمہاری حالت مثل خواب کے ہے حقیقت مین نہ ہاتھی تہا - نہ مین تہا - نہ بہاگنے والا تہا -

تمام بزرگان ہنود کا اسپر اتفاق ہے کہ سدہ حقیقت مین طریقہ ویدانت سے بڑہ کر کوئی دوسرا طریقہ نہین ہے - تمام اوتار - اور رکہیشر اور پنڈت اسی طریقہ کے پیرو گذرے ہین - زبان کشمیر کی اصطلاح مین اس گروہ کو کورہ اور کو ریبۃ کہتے ہین - کتب ہنود مین پایا جاتا ہو کہ اس فرقہ مین سب سے افضل اور اول گیانی اند شوریبۃ نام ساکن کشمیر تہا جسنے وہی مین اوسکو کمال حاصل تہا - اوسنے ایک روز ایک شخص ساکن نوشہرہ سے بیان کیا کہ کل کے دن میری وفات ہوگی اس خبر کو سنکر بہت سی مخلوق دوسرے روز اوسکے پاس جمع ہوئی - شوریبۃ نے لکڑیان فراہم کرنیکی ہدایت کی چنانچہ بعض لوگ اوسمین مصروف ہوے بعض اوسکے پاس بیٹھے رہے شوریبۃ مذکور بطریق پدم آسن[1] بیٹہ گیا - اور لوگون سے باتین کرنی شروع کین اور

[1] فارسی مین اس آسن کو نشستن دو زانو کہتے ہین کتاب زردشت افشار مین جوکہ موبد سروش کی تصنیف ہے اس آسن کی ترکیب یون لکہی ہے کہ چارزانو بیٹھکر سیدہا پاؤن اولٹی ران کے اوپر رکہی اور اولٹا پاؤن سیدہی ران پر رکہی اور دونو ہاتہ پشت کے پیچھے نکالکر سیدہے ہاتہ سے اولٹے پاؤن کا انگوٹھا اور اولٹے ہاتہ سے سیدہے پاؤن کی پیڑی پکڑ اپنی نظر ناک کی نوک پر جماے اور اس حال مین مستغرق ہوجاے - یہ آسن پارسیون سے ہند مین آیا ہے -

اوسوقت تک مصروف تکلم رہا کہ کافی لکڑیان جمع ہوگئین اسکے بعد
اوسکی روح نے جسم سے اپنا تعلق جدا کیا اور جسد خاکی کو لوگون نے
اونہین لکڑیون مین جلادیا۔ شخص مذکور جوانی مین حبس دم کی مشق
رکہتا تہا اور ریاضت کرتا تہا۔ کسیقدر علم سے بہی واقف تہا مگر تعجب کی
یہ بات ہے کہ تمام کتب ہنود کا مطلب اچہی طرح لوگون کو سمجہاتا تہا۔
اور تمام علوم برہمنی۔ برہمنان موجودہ زمانہ خودسے اچہی طرح جانتا تہا۔ چنانچہ سب
پنڈت اوسکے قائل تہے۔ اور نہایت آزاد طبع تہا یہانتک کہ رنج
اموال سے اوسکو نہ ملال ہوتا۔ اور نہ حصول دولت سے شادی۔ دوست
دشمن۔ آشنا۔ بیگانہ وغیرہ کو یکسان شمار کرتا تہا۔ کوئی برا کہتا تو
اوسکو اوس سے رنج نہوتا کوئی اوسکی تعریف کرتا تو وہ خوش نہوتا۔
جس مقام پر کسی درویش کی خبر سنتا وہان جاکر اوس سے ضرور ملتا۔
اگر اوسکو صاحب باطن سمجہتا تو اوسکی صحبت اختیار کرتا۔ اور مدام
توحید کی گفتگو سے خوش ہوتا سوای اسکے کسی دوسری قسم کی گفتگو
اوسکو مرغوب نہتی۔ علاوہ فقرا کے کسی دوسرے کی ملاقات کو
نہ جاتا۔ اوسکا اک خواہرزادہ سودرشن نام اوس سے مریدی
کی نسبت رکہتا تہا۔ شخص مذکور تمام اشیاء دنیاوی سے (مثل زن
پسر۔ خانہ وغیرہ) اوس چیلہ کو عزیز رکہتا تہا جو کچہ دوسرے مرید نذر وغیرہ

لاتے تھے وہ سب سودرشن کو ملتی تھی۔ شوبھٹہ کا نام بعض مقام پر
گیانی رینہ بھی لکہا ہے - مرزا کشمیری اپنی تصنیفات مین لکھتا ہے کہ
سنہ ۱۰۵۰ ایک ہزار پنچاس ہجری نبوی صلعم مین گیانی رینہ سے وہ
خود ملاقی ہوا ہے اور اکثر اوسکے مکان پر آمد و رفت رہتی تھی اوسنے کچھ
حال چشم دید لکھے ہین جو ناظرین تواریخ کے مذاق کی موافق رہین یہان
درج کئے جاتے ہین - گیانی رینہ ایک دوسرا خواہرزادہ گنگو نام اٹھ
دس برس کی عمر کا تہا یہ سودرشن سے چھوٹا تہا ایک روز کوئی شخص
اوسپر غصہ کی راہ سے تنبیہ کرنے لگا گنگو مذکور رونے لگا - مرزا محسن نے
از راہ تمسخر اوس سے کہا کہ کل کے دن تو کہتا کہ جہان اور جہانیان خیالی
ہین - پہر تو روتا کیون ہے - ؟ جواب دیا کہ جسطرح جہان کا وجود نہین ہے
اسیطرح میری رونے کا بہی وجود نہین ہے مین اپنا ادبی عمل ساہی جاری پر
ہون - یہ کہکر پہر رونے لگا - گیانی رینہ کا ایک ہشت سالہ بیٹا تہا -
ایک روز ایک کتے (سگ) کو پکڑکر بتخانہ مین لے گیا (کشمیر مین اکثر
بتخانہ ہر شخص کے گہر مین ہوتا ہے) اور بت کی برابر اوس کتے کو بٹھا کر
اوسکی پیشانی پر قشقہ لگاکر اوسکے سامنے مودب بیٹھ گیا - لوگون نے
اوس سے پوچھا کہ کیا کرتا ہے - ؟ اس طفل ہشت سالہ نے جواب دیا - کہ
پتھر مین جان نہین ہے مخلوق دیوانی ہے کہ بیجان کی پرستش کرتی ہے

اسکو کیون نہین پوچہتے کہ ہر حالت مین پتھر سے اچہا ہے - جان بہی
رکہتا ہے - اور سواے اسکے مخلوق کو جو شئی خوش کرتی ہے وہ
اوسکی پرستش کرتی ہے گویا پرستش در اصل بازی ہے لہذا یہ کتا
بہی خوش کر رہا ہے میرا جی بہلا رہا ہے مین اس سے بازی کرتا ہون
چونکہ تمام حاضرین خانہ آزادی کا دم بہرتے تہے لہذا کوئی اوسکو
اس خیال سے مانع نہ تہا - بلکہ اوسکو تحسین کرتے تہے - مرزای کشمیری نے
ایکبار گیانی رینہ سے دریافت کیا کہ بڑا شاگرد کون ہے اوسنے
جواب دیا - کہ جو خدا تک پہونچا ہو اور خدا کو سوای خدا کے کچہ نہ سمجہے
اور نہ دیکہے - وہی میرا شاگرد ہے - ایسے گروہ کے مرتاض لوگ
سناسی کہلاتے ہین - مؤلف دبستان نے گیانی رینہ کے اکثر
مریدون کو دیکہا ہے - ازانجملہ شنکر بہٹ - گنیش بہٹ - سودرشن
کول - آدب بہٹ - مہتاب رینہ - اور ساودت کہ معروف بہ گوپال کول
ہے - عظماے مریدان سے ہین -

شنکر بہٹ مرید گیانی رینہ سے ایک زرگر نے دریافت کیا کہ گیانی رینہ
باوجود آزاد منش ہونے کے بت پرستی کسواسطے کرتا تہا - شنکر بہٹ
نے جواب دیا کہ تو زرگری کسواسطے کرتا ہے - ؟ زرگر نے کہا کہ یہ
میرا پیشہ ہے اور روزی کے واسطے کرتا ہون پس شنکر نے کہا کہ

وہ بھی ایک قسم کی صنعت اور کسب وست ہے اور احضار نذرانہ کا وسیلہ۔

ہرراپوری

ہررامپوری سناسی اسی گروہ گیانیان سے تہا جبکہ وہ کشمیر مین پہونچا ورازی موئی سرسے تنگ آکرایک رودخانہ کے کنارہ جسکو تہرہہٹ بہی لکہا ہے بیٹہکر تمام بال تراش ڈالے اور سرمنڈاکر ونڈسنڈ بیٹہنا سرگنت بہٹ کہ اس وقت مین بڑا پنڈت پنڈتان کشمیر سے تہا۔ اوسکو دیکہکر کہنے لگا۔ کہ تجہے بال تراشنا ہی منظور تہے تو کسی تیرتہہ گاہ مین جاکر تراشے ہوتے کہ موجب ثواب ہوتا۔ سناسی نے جواب دیا کہ جس جگہ انسان کا دل خوش ہووہی تیرتہہ ہی بعد چندے سنہ ۱۰۵۱ ہجری مین مقام کشتوار مین پہونچا۔ اور وہان چوگان نام ایک دشت مین مقیم ہو(اوس خطہ کے امرا کی چوگان بازی کے واسطے وہ مقام مخصوص تہا) الغرض مہا سنگہ پسر بہادر سنگہ راجہ کشتوار اوسکا دوست ہوگیا۔ اور اوسکی صحبت سے اشکال پسندون کی قیود سے آزاد ہوگیا۔ سنہ ۱۰۵۲ ہجری مین راجہ کشتوار کو باغیون سے لڑائی پیش آئی۔ ہررامپوری بہی لڑائی کے وقت

ایک پہاڑ کی بلندی پر چڑہکر تماشہ دیکھنے لگا۔ چنانچہ لڑائی مین طبل اور تنبورا اور دوسری لڑائی کے باجون کی آوازین ہیبد اشین گونجنے لگین سناسی مذکور پر عالم وجد طاری ہوا اور ناچنے لگا نچنوی مین گرکر زخمی ہوا آخر اوسی زخم سے جلد مرگیا۔ اس موقع پر مرزا رفیع ناظم زبان پارسی نے ایک رباعی نہایت موزون لکہی ہے رباعی

شد تیرہ دلم بتعلیم حکمت روشن ہر چند کہ در دلائلش بود سخن

برہان غلط بسوی مقصودم برد این راہ تمام طے شد از لغزیدن

سترہ اور جادو دو فقیر آزاد منش تہے۔ انمین سے سترہ ساہو نگر کوٹ کے علاقہ مین قشقہ لگا کر اور زنار گردن مین ڈالکر بازار کی روٹی اور گاے کے کباب کہاتا پہرتا تہا۔ ہندوون نے اوسکو پکڑ کے قاضی شہر کے روبرو پیش کیا قاضی شہر مسلمان تہا اوسنے ساہو مذکور سے دریافت کیا کہ اگر تو ہندو ہے تو گای کے گوشت کے کباب اور بازاری روٹی کہانیکا کیا سبب ہے؟ اور بالفرض اگر تو مسلمان ہے تو قشقہ اور زنار لگا کر مذہب اسلام کو کیون بدنام کرتا ہے؟

ساہو نے جواب دیا کہ قشقہ صرف زعفران اور صندل سے لگایا گیا ہے اور زنار ایک سوتی ڈورہ ہے۔ گای کا گوشت گہاس سے بنا ہے اور

وجو نان گندم سے ہے۔ تو وہ خاک و پانی سے ترتیب پایا ہے
لیکن حقیقتاً جو سب کو غور سے دیکھا جاوے۔ تو چہار عنصر آب و
آتش و خاک و باد سے مرکب ہین۔ اور یہ عنصر نہ ہندو ہین نہ مسلمان
پس مین بھی انہین چار عنصر کی اک مجموعی حالت ہون۔ اور سوا اسکے
جو کچھ آپکا حکم ہو مین موجود ہون۔ قاضی نے اوسکو بخوشی خاطر
رہا کر دیا۔

دوسرا ایسا ہوا جادو نام بھی نہ ہندو تھا نہ مسلمان۔ اسکا پیشہ
اکثر یہ تھا کہ عورات سے شادی کرتا۔ اوس سے اولاد حاصل ہوتی تو
اوسکو فروخت کر ڈالتا۔ جبکہ دار الاسلام بلخ مین وارد ہوا۔ ایک قاضی
سائل ہوا کہ اگر اوسکا نکاح کرا دیا جاوے تو وہ مسلمان ہوتا ہے۔ قاضی نے
ایک زن بیوہ خوشرو سے اوسکو مسلمان کرکے پیوند کیا۔ اوس عورت
کی پہلے شوہر سے ایک دختر تھی بعد چندے جادو مذکور عورت سے اس
امر کا طالب ہوا کہ یہ دختر میرے حوالہ کر کہ اسکو فروخت کر کے گذران کی
صورت کیجاوے۔ اور بعد اسکے جب دوسری اولاد حاصل ہوگی
اوسکو بھی ایسا ہی کیا جاویگا۔ کیونکہ میرا پیشہ ہی یہ ہے۔ عورت نے
اوس سے دوری اختیار کی۔ جادو فرصت کا موقع دیکھکر فرار
ہو گیا۔

بعدہ کابل مین آکر اوسنے کچھ کمال دکھلائے۔ بعدہ ۱۰۵۲ ہجری مین اسکا جلال آباد مین انتقال ہوگیا۔ یہ ایک بڑا صاحب ریاضت النسانا تھا۔ اور سخت ریاضتون کا بہت عادی تھا۔

پرتاب مل چڈہ[1] ایک گیانی تھا جسکی پیدایش سیالکوٹ مین ہوئی اور بڑے بڑے عارفون کی خدمت مین پہونچکر صاحب کمال کہلایا۔ کسی مذہب کا پیرو نہ تھا۔ اسکا یہ خیال ضرور تھا کہ تمام مذاہب کے راستے اوسے مقام[2] اصل تک رہنمائی کرتے ہین۔ اور ہر پیکر مین اپنے مطلوب کا جلوہ دکھائی دینے کا قائل تھا۔ اسکی آزادی کی چند روایتین اسطرح مشہور ہین۔

دوارہ

اُس زمانہ مین ایک شخص دوارہ نام مرتاض مشہور تھا جسکو نانک پنتھی گروہ کے ہرگوبند گورو کے خلفاؤن مین شمار کرتے تھے۔ ایک روز پرتاب مل دوارہ کے پاس کسی ضرورت سے گیا اور اپنی حاجت کا خواستگار ہوا۔ نوبت باینجا رسید کہ دوارہ نے پرتاب کو اپنا شاگرد

---

[1] چڈہ ایک فرقہ کا نام ہے جو کہ دراصل کہتری ہین مگر گیانی مشہور ہین۔

[2] یہ مطابق عقیدہ پارسیان سپاسیان وغیرہ کا ہے۔ جسکو محسن فانی نے اپنی تصنیف دبستان صفحہ ۹۰ مین لکھا ہے۔

اپنی مرید بنایا۔ اور حسب دستور خود پرتاب کے پاؤن دہوکر تمام
حاضرین کو وہ پانی پلایا۔ (اس گروہ مین مرید کرنیکا یہی قاعدہ تہا
کہ مرید کے پاؤن دہوکر حضار کو پلاے جاتے تہے) دوسرے روز
پرتاب اور دوارہ مذکورین باہم کسی بحث پر تکرار ہوکر لڑائی تک
نوبت پہونچی۔ دوارہ پرتاب پر طعنہ زن ہوا کہ کل کے دن تو میرا
مرید ہوا ہے مین نے تیرے پاؤن دہوکر حاضرین کو پانی پلایا ہے
اور آج تو مجہسے جنگ کرتا ہے۔ یہ گستاخی نازیبا ہے۔ پرتاب نے
جواب دیا کہ ناوان تیرے جیسے جتی[1] لوگ ہمیشہ میرے پاؤن دہویا
کرتے ہین مین خود اپنا ہاتہ پاؤن کو نہین لگاتا ہون۔ ہرگوبند کے
فرقہ مین ایک دستور ہے کہ جب کوئی آرزو پوری ہونے کے واسطے
کسی گورو وغیرہ سے دعا کا طالب ہوتا ہے تو گورو کے سامنے یا
گورو کے خلیفہ کے سامنے کچہ نقد پیش کرتا ہے۔ ایک روز پرتاب مل
نے بہی کچہ نقد کابلی نام ایک جوگی کے سامنے پیش کیا (یہ شخص
ہرگوبند کے خلفاؤن مین سے شمار کیا جاتا تہا جو ہمیشہ کابل مین
رہتا تہا) کابلی نے قبل از اظہار آرزو پرتاب مل سے کہا کہ شاید
تمکو ہرگوبند کے دیدار کی تمنا ہے۔؟ پرتاب مل نے جواب دیا کہ نہین

---

[1] جتی فقرا ہنود مین سے ایک گروہ فقرا کو کہتے ہین یہ لوگ اکثر [illegible] رہتے ہین۔

بلکہ اس آرزو سے میری آرزو غرض تر ہے - کابلی متحیر ہوا اور
پوچھا کہ وہ کون سی ایسی شی ہے جو گروہ برگزیدہ کے دیدار سے
افضل ہے - پرتاب مل نے آزادانہ اظہار کیا کہ مسخری - اور ناچنے والے
اور رامشگر وغیرہ خوبصورت اور خوش گلو لوگ جتنا ورے یہاں
آموجود ہوں اور میں اونکی حرکات اور وضع غریب ادا نہیں دیکھکر
اپنا جی خوش کروں ۔

فرقہ ہنود میں اکثر دستور ہے کہ چھوٹے چھوٹے پتھر کے بت اکثر
مکانوں میں کسی خاص جگہ پر رکھکر روزانہ اوسکی پرستش کرتے ہیں
گویا مندر تک جانے کی تکلیف سے بچنے کے واسطے اور عورات کی
آمد و رفت بچانے کے واسطے یہ سلسلہ قدیم سے جاری ہے ملت
ہنود کے بعض اشخاص اسکو موجب برکت بھی تصور کرتے ہیں ۔
الغرض پرتاب مل کے گھر میں بھی ایک پتھر کا بت تھا - ہنود ہمسایہ
اوسکی پرستش بھی کیا کرتے تھے - ایک چوہا جو کہ اوس مکان میں
رہا کرتا تھا اکثر پرتاب مل کی اشیاء کو نقصان پہونچاتا تھا - ایکروز
پرتاب مل نے اوس بت کو چوہے کے بل میں ٹھونس دیا کہ چوہے
کی راہ آمد و رفت بند ہو گئی - اکثر ہنود اس امر سے پرتاب مل پر طعنہ زن
ہوے اور کلمات نفرت آمیز اوسکو کہے پرتاب نے کہ ہمیشہ آزاد خیال تہا

آزادانہ جواب دیا کہ وہ ٹہاکر (یعنی بت) کہ جو ایک چوہی کی راہ بھی بند نکرسکے اور چوہے پر غالب نہ آسکے۔ ہمکو کیونکر یقین ہوسکتا ہے کہ مسلمانون کے شر سے ہمین کیونکر محفوظ رکھیگا۔

اسیطرح ایک پتہر شیولنگ[1] کے نام سے پرتاب مل کے مکان مین تہا۔ ایک روز اوسکو بجائے میخ زمین مین گاڑکر اوس سے ایک گہوڑے کی رسی باندہ دی تھی۔

ایک روز ایک مسلمان نے (جو کہ اوسکی جلسہ مین بیٹہا تہا) برسبیل تذکرہ بیان کیا کہ کفارون مین سے دو شخص جنت مین جائینگے ایک حاتم اور دوسرا نوشیروان۔ پرتاب مل ہنسا اور جواب دیا کہ غنیمت ہے تمہارے عقیدہ کی موافق کافرون مین سے دو انسان تو جنت کی قابل ہین۔ ہمارے عقیدہ کی موافق تو ایک مسلمان بہی جنت مین جانیکی قابل نہین۔

آزادہ نام ایک برہمن تہا جو مرتاضان قوم ہنود مین سے مشہور تہا۔ ایک روز مجلس مسلمانان مین مسلمانون کے سات شراب وکباب کہانے مین شامل تہا اونمین سے ایک مسلمان نے آزادہ سے کہا کہ

---

[1] شیولنگ ایک میخ کی طرح کا پتہر ہوتا ہے جسکو اہل ہنود مین سے اکثر قوم نہایت ادب سے پوجتی ہے۔ باقی دیگر اقوام بہی عزت کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ وہ اصل شیو جی مہاراج کا اعضای تناسل ہے۔ اسی کو مہادیو کا لنگ کہتے ہین۔

تم لوگ ہندو ہو۔ اور تمہاری ذات اور مذہب کے لوگ سوای اپنے ہم مذہب کے کسی کے ساتہ اکل و شرب مین شامل نہین ہوتے کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے ساتہ کہانے پینے مین مشغول ہو ہم مسلمان ہین اور تم پرہیز نہین کرتے۔ آزادہ نے ہنسکر جواب دیا مجہے معلوم نہ تہا کہ تم مسلمان ہو آیندہ ایسا نہو گا۔ دوسرے روز پہر اوسی جلسہ مین انہین لوگون کے ساتہ اوسیطرح اکل و شرب مین شامل ہوا ہنگام طعام پہر ایک شخص نے کہا کہ باوجود معلوم ہونے کے آج تم کیون شامل ہوے آزادہ نے جواب دیا کہ مین سمجہتا ہون تم خوش طبعی کرتے ہو۔ خدا نکرے جو تم مسلمان ہو اسیطرح آزادہ کی حرکات بالکل آزادہ تہی۔ آزادہ شاعر بہی تہا اور تخلص آزادہ کرتا تہا۔ فارسی زبان کے تذکرون مین اسکا بعض بعض مقام پر ذکر آیا ہے۔

نیوای۔ ایک سادہو تہا جو ہیرامن کایتہ کا بیٹا تہا نہایت بزرگ اور نامشہور۔ تہا شاعری کا مذاق بہی حاصل تہا۔ نہایت پاکیزہ اور آبدار مضامین کے اشعار کہتا تہا۔ بچپن سے اسکو درویشون کی صحبت کا شوق رہا۔ اور صغر سنی مین ایک مسلمان درویش کی صحبت سے فیضیاب ہوا۔ اس درویش کا نام خلیفۃ الارواح تہا۔ نیوای شیخ مذکور کی صحبت مین ابتدا ذکر اللّٰہ حاضری و ناظری اللّٰہ شاہدی

کی دعوت مین مصروف ہوا بعدہ سنہ ۴۴ ہجری مین ہندو مذہب کے
فقرا اون سے بھی بہرہ اندوز ہوا۔ اور بعدہ کشمیر مین جاکر ملا شاہ بدخشی
سے فیض پاکر کامیاب شناخت ہوا۔ اور اسکے بعد بمصداق الصوفی
لا مذہب لہٗ کے تمام ادیان اور مذاہب کی قیود سے آزاد ہوگیا
نہ مسجد سے واقف نہ بتخانہ کا آشنا اور نہ کسی سے بیگانہ۔ شعر

اگر تو فقر اسلام و کفر پارہ کنی — یقین شود بتو کین شیخ و برہمن ہمہ اوست

اوسکے دو چار اشعار جو ہمکو دستیاب ہوے ہین ہم ناظرین کے لطف
کے واسطے یہان درج کرتے ہین۔ نظم

ما ہمہ آن خودیم آن تو ہیم — بے نشانی تو با نشان تو ہیم
این نشان با نشان ذات تو اند — مظہر و جلوہ صفات تو اند
پاکی از فکر و از قیاس ما — ای تو پیدا درین لباس ما
مظہر ذات تو ہمہ اشیا — بے تو ہا توئی و خود تو ما
ذات تو و صفات تو پیدا — صفت عین ذات ای مولا
ما ہمہ ہیچ و ہرچہ ہست توئی — اے منزہ ز فہم و وہم دوی
ما ہمہ ہیچ جز ذات تو ہیم — مظہر مجمل صفات تو ہیم

آزادہ اور نیوامی دونوں ہندوون کا سا لباس پہنتے تھے لیکن تھیہ
لنگے بالکل مشکل گیانی گروہ مجوسی سے تھے۔ اسواسطے اونکین ...

ہو گئی ہے۔

ہرجیند۔ بیاد ہو جو کہ دراصل پنجاب کا رہنے والا زرگران گجرات کی نسل سے ہے الکھ ناتھ کے شاگردون سے فیضیاب ہوا ہی۔

الکھ ناتھ

الکھ ناتھ۔ ایک جوگی تہا کہ ہند مین بڑا مرتاض اور صاحب حال گذرا ہے اوسکے شاگردون کا قول ہے کہ اوسکو حیات ابدی حاصل ہو بلکہ اوسکی عمر کے ابہی دس ہزار برس گذرے ہین۔ جہانگیر بادشاہ ہندوستان کے دربار مین ایک روز حاضر ہوا۔ شہریار مذکور نے اوس سے سوال کیا کہ تیرا نام کیا ہے۔ الکھ ناتھ نے جواب دیا سرب انگی (یعنی تمام موجودات میرے اعضا ہین) دربار مین اوسوقت ایک شخص کتاب پڑہ رہا تہا بادشاہ نے وہ کتاب الکھ ناتھ کو دی کہ اسکو پڑہ اور دیکہہ کہ یہ تیری گفتار ہے۔ الکھ ناتھ نے وہ کتاب اوسی قاری کے ہاتھہ مین پہر دیدی اور کہا پڑہو۔ بادشاہ نے الکھ ناتھ کو مخاطب کرکے سوال کیا کہ مین نے تجھے پڑہنے کے واسطے کہا تہا اور تو دوسرے پر ٹالتا ہے۔ اسکی وجہ کیا ہے۔ الکھ ناتھ نے بآخندہ پیشانی جواب دیا کہ مین آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہون تمام موجودات

میرے اعضا ہیں۔ لہذا یہ شخص میری زبان سے آپ میری زبان کے
کتاب سنئے۔ میں اس زبان سے آپ کو سناتا ہوں اسکی ایک
روایت دبستان میں اسطرح لکھی ہے کہ ایک مرتبہ اگم ناتھ فقیری
لباس میں کعبۃ اللہ میں پہونچا اور حرم شریف کے اندر بہت غور
سے ہر طرف کچھ تلاش کرنے لگا۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا دیکھتا ہے
اگم ناتھ کہنے لگا کہ صاحب خانہ کو دیکھتا ہوں۔ لوگ اسکو دیوانہ سمجھکر
خاموش ہو رہے اسکے بعد اگم ناتھ نے دو چار سے خود دریافت کیا
کہ جسکا یہ گھر ہے وہ صاحب خانہ کہاں ہے لوگ خاموش ہوئے تو
اگم ناتھ نے شور مچایا کہ جب یہاں صاحب خانہ نہیں ہے تو پھر کسلیے
پاس آتے ہیں ہرگز آنا نہ چاہیے حاضرین نے جواب دیا کہ زمانہ
قدیم میں اس مکان میں انسانوں کے ہاتھ کے بنائے ہوئے پتھر
بت رکھے تھے چونکہ اشیا ساختہ انسان قابل پرستش نہیں ہوسکتیں
اسلئے وہ یہاں سے نکالڈالے گئے۔ اگم ناتھ نے کہا کہ بت پتھر کا
اور ساختہ انسان ہے اسلیے پھینکدیا گیا ہے اور ساختہ انسان ہی
پھر اسکی پرستش کیا [illegible] اسکو گرفتار کرکے ایک
کوٹھری میں بند کردیا [illegible] صبح کو دیکھا گیا تو اگم ناتھ اسمیں نہیں
تھا غیب ہو گیا۔

مؤلف ہفت تماشہ بعد تحقیق کامل رقم طراز ہے کہ بیدانت کے اصطلاحی معنی **تصوف** کے ہوتے ہین اور بیدانتی صوفی کہتے ہین اس گروہ کے خیالات بالکل ایسے ہین جیسے صوفیہ اہل اسلام کے اقوال و افعال - اور قریب قریب دونو فرقون کے اعمال ایک ہی ہین - بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ حضرات صوفیہ صافیہ نے اپنے قوانین اور اصول کو کتب بیدانتیان سے اختراع کیا ہے - کیونکہ بہت سی روایتین اور حکایتین اور صالحین کے واقعات جو دیکھی جاتے ہین تو اسلامی زمانہ سے قبل کسی نہ کسی ہندو ساہو وغیرہ کے نام سے کتب ہنود مین موجود ہین -

کتاب مسمی نور العین فی تفضیل الشیخین مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی پدر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مصنف تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے - کہ زمانہ آغاز اسلام مین ملک عرب مین ایک گروہ صوف پوشون کا تہا جنمین سے ہر ایک اپنے آپ کو واصل با خدا جانتا تہا اونکی حالت یہ تہی کہ اونکو ذکر و اشغال تام و کمال ایک ہی وجد کی کیفیت تہی جنکو وہ لوگ عبادت شرعیہ سے زیادہ اور بہتر سمجہتے تہے - اور نماز روزہ کی طرف نہ متوجہ ہوتے تہے - حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم جناب رسول مقبول محمد مصطفے صلعم

اونکو خلاف شرع محمدی دیکھکر قتل کیا تھا۔ اونکی عقیدہ اور طریقہ
تمام وکمال زمانہ حال کے صوفیہ صافیہ مین پیدا ہین۔ خوش
آوازون کے گانے پر ٹوپیان اوچھالنا اور بیتاب ہوجانا۔ اور
خود رقص کرنا وغیرہ وغیرہ اوسی گروہ کے افعال ہین۔

اسیطرح بیدانتیان بہی شریعت ہنود سے بالکل جداگانہ افعال
واعمال رکہتے ہین لیکن اقوام ہنود اس فرقہ کو مرشد کامل اور اپنا
رہنما جانتے ہین۔ باوجودیکہ بیدانتی گروہ کا ہر فرد اپنے آپ کو بمنزلۂ
خدا تصور کرتا ہے۔

مرزا قتیل تحریر کرتا ہے کہ جو کچھ حضرت شیخ محی الدین عربی نے فصوص
وغیرہ بیان فرمائے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بالکل ترجمہ
اقوال بیدانتیان ہین۔ اور یہین سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض
سرود کہ عبارت وجد سے ہے اور فرقہ چشتیہ مین اوسکو بہت رواج
دیا گیا ہے۔ بیراگیون سے اخذ کیا ہے۔ جیسا کہ آگے آئیگا انشاءاللہ
تعالی۔ اور بڑے لطف کی بات ہے کہ بہت سی روایتین اور قصص
اقوام ہنود کے نام بدلکر صوفیون نے اپنے بزرگون کے نام سے
مشہور کئے ہین۔ چنانچہ اسکی تصدیق کے واسطے ہم دو ایک کہانیان
نقل کرتے ہین۔ ازانجملہ حکایات سکہدیو جی و جنک وغیرہ اوسی قسم کی ہین

بیاس

حکایت۔ بیاس نامی ایک شخص ہندوستان مین زمانۂ قدیم مین گذرا ہے جو جمیع علوم ہند کا عالم تہا۔ عبادات اور ریاضات شاقہ کرنیکی بدولت مقرب بارگاہ ایزدی مانا گیا ہے۔ اسکو اجی ابدی (یعنی ہمیشہ زندہ رہنے والا) بہی لکہا ہے۔ اوسکا ایک پسر نیک سیر تہا جو مثل باپ کے یگانۂ روزگار تہا۔ اور اعمال و افعال مین بیاس کے قدم بقدم چلتا تہا۔ اکثر اپنے پدر سے دربارہ عالم و صانع عالم سوال کیا کرتا تہا بیاس ہمیشہ سکوت کرتا تہا ایک روز اصرار پسر زیادہ دیکہکر اوسکو راجہ جنک پدر سیتا زن رام اوتار ہفتم مقبول ہنود کی خدمت مین بہیجا۔ سکہدیو نکو۔ بعد قطع منازل راجہ کی خدمت مین پہونچا۔ راجہ جنک باوجود راجہ ہونیکے دولت فقر دل سے بہی تونگر تہا۔ اور صاحب باطن ہونے کے سبب جسقدر اوسکی ظاہری شان و شوکت تہی اوس سے کہین زیادہ اوسکا دبدبۂ فقر بیحد تہا۔ جب خادم نے راجہ کو اطلاع دی کہ ایک شخص سکہدیو نامی حضور کا خواہان ہے راجہ نے اوسکو پیشگاہ پر انتظام کیا کہ باہر کرہ مین بیٹہا رہنا [illegible] جو [illegible] کو لیا اس روز [illegible] آیا [illegible] کیا [illegible]

سکھدیو تمہارے کمرہ میں قدم رکھے دلفریبی اور دلبری میں کوئی پہلو واگذاشت نکرنا جسطرح ممکن ہو اوسکو اپنے دام مین اوبجھانا۔ اور دوسرے کمرہ مین جو پہلے کمرہ کے بعد تہا بے انتہا زر و جواہر فراہم کیا قسم قسم کے دل بہلاو سامان مہیا کئے۔ اور خدام کو ہدایت کی کہ سب سکھدیو کو نذر دینا اور کوشش کرنا کہ وہ اسطرف متوجہ ہو۔ تیسری کمرہ مین جو سب کے بعد تہا خود بیٹہا۔ اور سکھدیو کی طلب مین اسطرح حکم صادر فرمایا کہ محل کی سیر کراکر ہمارے پاس لاؤ۔ الغرض جسوقت سکھدیو پری خانہ عالم خاکی مین داخل ہوا۔ دیوانہ وار ہراک نازنین طرح طرح کے انداز معشوقانہ اور ادا ے مستانہ سے اوس آزادمنش کو اپنی کمند گیسو مین اوبجھانے کی کوشش کرنے لگی ہرچند کہ دلربا کے حسن ہوش ربا اور رفتار قیامت زا سے سکھدیو کے حواس مثل پری پران ہوئے۔ اور خاکی پریون نے اس سوختہ نار عشق وحدت کو اپنی اپنی اداؤن سے دیوانہ بنایا لیکن بمصداق دیوانہ بکار خویش ہشیار۔ سکھدیو کی ثابت قدمی نے اس بے بنیاد لغزش سے اوسکا پاؤن پہسلنے ندیا۔ اور وہ اصلا کسی کی طرف متوجہ نہوا۔ اور وہان سے دوسرے کمرہ مین داخل ہوا اب یہان وہ سامان ہے کہ بڑے بڑے متوکل اس زر وسیم سرخ و سفید کی رنگت پر مفتون ہوجاتے ہین لیکن استغناء

فقر کے سبب اوس سبک روِ منزل کانِ الوہیت کو بادی النظر مین جواہرات سنگریزون سے زیادہ دکھائی نہین دیئے۔ اور اسیطرح بے پروائی سے راجہ کی خدمت مین پہونچا راجہ سکہدیو کہ اس حال سے پہلے ہی واقف ہوچکا تھا۔ سمجھ گیا کہ سکہدیو بڑا کامل ہے۔ جب راجہ کی نظر سکہدیو پر پڑی راجہ خود گویا ہوا کہ اے سکہدیو تو خود کامل ہے کوئی بھید خدا کے بھیدون مین سے تجھسے پوشیدہ نہین ہے۔ تیرا دل مثل آئینہ کے صاف ہے۔ اور تمام علوم غیبیہ اوسمین نظر آتے ہین تجھکو مرشد یا تعلیم کی حاجت نہین ہے۔ کون سا عقیدہ باقی ہے جو تیرے ناخن تحریر سے حل نہین ہوا۔؟ سکہدیو راجہ کی یہ باتین سنکر بغیر کلام کئے رخصت ہوگیا۔

مرزا قتیل لکھتا ہے کہ یہ نقل مین نے بچشم خود ایک کتاب مین دیکھی جو کہ ابراہیم ادہم صوفی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کی گئی تھی اور ابراہیم ادہم پیشواے حضرت چشتیہ شمار کئے گئے ہین۔

حکایت دیگر

قتیل لکھتا ہے ایک روز مین اور برادرم تاج الدین خان سیر غلام علی خان صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوے تھے اس صحبت مین

سبحان علی خان صاحب کمبوہ (کہ عقل و دانائی مین یکہ روزگار و عالم اکثر علوم و مصاحب علماے عالی مقدار تہے) شریک تہے فضائل صوفیہ کے ذکر مین بیان فرمانے لگے کہ فلان بزرگ نے ایک دوسرے عارف کے واسطے (جسکا مسکن دریا کے اوس پار تہا) طعام بہیجا لیکن وہ طعام اسقدر تہا کہ دوسو آدمیون کی سیری کے واسطے کافی ہوسکتا تہا جب حاملان طعام نے دریا مین طغیانی دیکہکر بزرگ فرستندہ طعام سے آکر عرض کیا کہ دریا پر کشتی نہین ہے اور پانی پایاب گذرنے کی قابل نہین۔ بزرگ موصوف گویا ہوا کہ دریا کے کنارہ کہڑے ہوکر باواز بلند ہمارا نام و پیغام سناؤ۔ کہ اگر فلان بزرگ نے آجتک کسی عورت سے سروکار نہ کیا ہو تو بپاس عفت بزرگ مذکور ہمکو راہ دے۔ حاملان طعام کو سخت تعجب ہوا کیونکہ وہ ہمیشہ اس بزرگ کو عورات حسینہ اور زنان جمیلہ سے مخلوط دیکہتے تہے۔ الغرض دریا پر پہونچکر پیغام پہونچایا دریا خشک ہوگیا اور طعام اوس عارف کو پہونچایا گیا وہ تمام طعام عارف مذکور تنہا کہا گیا۔ حاملان کو اور زیادہ تعجب ہوا۔ لیکن واپسی کیواسطے اوس عارف سے کہا کہ آتے وقت ہم اسطرح دریا سے پار ہوکر آئے تہے اب جائین کسطرح۔؟ عارف مذکور نے جواب دیا کہ دریا کی

کنارہ ہمارا نام لیکر پیغام پہونچاؤ کہ فلان عارف نے مدت العمر
مین طعام نہین کہایا ہے اور تو گواہ ہے لہذا ہمکو اوسکی گرسنگی
کی خاطر سے راہ دے۔ کہانا لیجانے والے از حد متحیر ہوے کہ وہ سو
آدمیون کے کہانے کی غذا یہ تنہا کہا گیا اور کہتا ہے کہ مدت العمر
مین طعام مین ہاتھہ نہین ڈالا۔ المختصر دریا پر پہونچکر پیغام سنایا
دریا خشک ہوا اور خدام پار اتر گئے۔

مرزا قتیل لکہتا ہے کہ یہانتک سنکر مجہے ضبط کی تاب نہ رہی اور
بے اختیار ہنسی آئی۔ مین نے کہا کہ حضرت معاف فرمائے یہ قصہ
مین نے کہنیا جی کا دیکہا ہے۔ اور آپ حضرات صوفیہ کے ساتہ
منسوب فرماتے ہین واللہ اعلم بالصواب۔

سانکہیان

اس فرقہ کا زیادہ تر تعلق سانکہ شاستر سے ہے لیکن اصل
شاستر کے بعض مدعا مین تاویلات کرتے کرتے یہانتک نوبت
پہونچی ہے کہ اوس سے جدا ہی ہوگئے ہین فی الحال گروہ سانکہیان
کا عقیدہ ہے کہ ہستی (یعنی وجود) دو چیز پر موقوف ہے ایک پرش
اوسکو حقیقت کہتے ہین۔ دوسری پرکرت جسکو سبب کہتے ہین۔ انکا

مقولہ ہے کہ پرش بوجہ عدم دانش و ذہول عقل پرکرت سے آمیز ہوگیا ہے اور اسی سبب سے عالم میں سرگردان ہے۔ اس پرش کو پانچ آزار لاحق ہوئے ہیں جنکو پنج کلیش کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اودیا۔ [1] اسمتا۔ [2] راگ۔ [3] دویش۔ [4] ابہاویش۔ [5] جسد اور حواس کو نفس گمان کرنا اسکو رودیا کہتے ہیں۔ اودیا رکا آغاز اور مبدا نہیں ہے۔ اسمتا۔ اشارہ ہے خودی اور انانیت سے۔ راگ کہتے ہیں اپنے مطلوب اور مطبوع سے ملجانے کو۔ دویش کا مدعا سوچ کرنا۔ بچار کرنا ہے۔ ابہویشیہ حالت غضب کو کہتے ہیں دل جب پاک ہوجاتا ہے تو اس پنج کلیش سے رہائی پاتا ہے۔ دل کے پاک ہوجانے کے بعد بہت سے طریقہ ہیں جس سے اعلی مرتبہ حاصل کرنے کی آرزو کرتے ہیں۔ جبکہ اعمال اور اشغال کرتے کرتے ایسی حالت کو پہونچے ہیں کہ سبب اوس سے ناپید ہوجاے۔ اور صرف حقیقت باقی رہے اوسوقت پرش (یعنی نفس) کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ پرکرت اصل مدعا عالم عناصر سے ہے۔ شہر گجرات من مضافات پنجاب میں دو ساد ہو اس عقیدہ کے نامور گذرے ہیں ایک آتما چند دوسرا مہادیو یہ دونوا پنے آپ کو سانکہی کہتے تھے۔

مقاصد جوگ

جوگ دراصل ایک شاستر ہے جسکا حال دالتثلیث حصہ اول جلد دوم الہند مین لکھ چکے ہین واضح رہے اس گروہ کے پیشواؤن نے بہت سے طریقہ اور آسن عبادت کے واسطے مخصوص کئی ہین چنانچہ اون طریقون کی بزرگی یہانتک بیان کی گئی کہ اوسکے ذریعہ سے انسان خدا تک پہونچتا ہے بلکہ بعض پیروون کے عقیدہ کی مطابق برہما بشن مہیش کے مرتبہ کو اور بعض اس سے بھی زیادہ ترقی دیکر خود کو خدا کے مرتبہ کو پہونچاتے ہین۔

لیکن جسقدر طریقہ اس فرقہ مین مستعمل ہین وہ تمام اہل پارس کے فرقہ سپاسیان مین موجود ہین بلکہ آسنون کے جو نام ہردو اقوام مین مستعمل ہوے ہین ایسے معلوم ہوتے ہین کہ گویا ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ پارسی فرقون کی طرز عبادت کتب موسوم بہ ساہنال و زردشت افشار و سرودستان وغیرہ مین بہت لکھی ہین اور ہنود کے طرز آسن وطریقہ عبادت رسالہ سوآتمارام جوگی و گورکھ سنگھی (کہ گورکھ ناتھ کی تصنیف سے ہے) و امرت کنڈ وغیرہ مین بخوبی تمام لکھی ہین

اور امرت کنڈ کا ترجمہ فارسی زبان مین بھی ہے اوسکا حوض الحیوٰۃ نام رکہا گیا ہے - اوسمین لکہا ہے کہ گورکہ ناتہہ مراد حضرت خضرؑ سے اور مچہندر ناتہہ عبارت یونسؑ سے ہے لیکن اصل امرت کنڈ مین یہ عبارت نہین ہے صرف فارسی والون کی آمیزش ہے - جوگی لوگون کا قول ہے کہ کئی لاکہہ برہمن آسے - اور چلے گئے - مگر گورکہ ناتہہ اپنی جگہ پر برقرار ہے - اب ہم اسکے مقلدون کا تہوڑا تہوڑا بیان کرتے ہین - جو ناظرین کے واسطے لطف سے خالی نہوگا -

بالک ناتہہ تپشری - بقول بعض یہ راجہ کا زادہ تہا - لیکن وائل عمر سے جوگ کی طرف اسکی طبیعت مائل تھی - سن شعور کو پہونچتے ہی امیری کی شان اسکی آنکہون مین کہٹکنے لگی - آخر جوگی ہوکر حبس نفس مین یہانتک کمال حاصل کیا کہ ایک ہفتہ تک دم روک سکتا تہا - اسکی ایکسو بیس برس کی عمر تک اوسمین کوئی آثار پیری کا پیدا نہین ہوئی تہی - ایکہزار اٹہتالیس ہجری مین موجود تہا -

سمرور ناتہہ تپشری اسکا حسب نسب بھی نہایت اعلیٰ تہا - یہ بھی جوگ کے سلسلہ مین اونچکر بیچارہ جوانی مین بوڑہا بنگیا تہا - اور دو روز تک حبس دم کی مشق بہم پہونچائی تہی - ایکہزار اٹہتالیس ہجری کے

میں لاہور میں لوگوں نے اسکو مقیم پایا۔
سنتا ناتھ۔ اسی پنتھی ایک شخص تھا جو کہ ایکہزار پچپاس ہجری
میں لاہور میں مقیم تھا۔ حبس دم میں بڑا کامل تھا۔
سورج ناتھ ہی اسی زمانہ میں گذرا ہے اسکی اکثر بودوباش
پشاور میں رہی ہے اپنے فن میں اچھی دستگاہ رکہتا تھا۔ اور اسیطرح
زمانہ ماضی میں بے انتہا جوگی گذرے ہیں اگر سب کا حال لکھا جائے تو
ہم اپنے اصل مدعا سے بہت دور ہوجائینگے۔ لہذا خلاصہ یہ ہیکہ
جوگیوں میں اکثر دستور ہے کہ جب مرض شدید میں مبتلا ہوتی ہیں تو
اپنے آپ کو زمین میں زندہ دفن کرادیتے ہیں۔ اور اس عقیدہ کے
کاملین نے کوشش کرکے یہ بات حاصل کی ہے۔ کہ اپنے دونوں ابرو کے
درمیان نگران ہوکر تصور باندہتے ہیں تو اونکو اوس شخص کی
صورت نظر آتی ہے جسکا تصور باندہا گیا ہے اور اوس شکل مصورہ کے
اعضا وغیرہ بیان کرکے وہ بتا سکتے ہیں کہ فلاں شخص کی اسقدر
عمر باقی ہے۔ چنانچہ بقید سال وماہ وروز بتاتے ہیں فی الحال
ایسے کاملین کی تعداد بہت کم ہے۔

سناسیان

ہندی زبان مین سناسی تارک الدنیا کو کہتے ہین۔ یہ فرقہ
بہی قدیم سے ہندوستان مین پایا جاتا ہے۔ دراصل یہ بہی پیروان
جوگ شاستر کی ایک شاخ ہے۔ جو بعض عقائد اور افعال وغیرہ مین
جوگ سے علاحدہ ہوگئے ہین۔ اور یہانتک غلو حاصل کیا ہے کہ گویا
فی نفسہ ایک دوسری فرقہ بن گئے ہین۔ چونکہ یہ لوگ تناسخ کے
قائل ہین لہذا انکی فقیری اور ترک دنیا تین بنیاد پر ہے۔
ایک یہ کہ آیندہ جنم نہ حاصل اور اسی حالت مین مکت نصیب ہو۔
دوسری یہ خواہش کیجاتی ہے کہ بہشت نصیب ہو۔
تیسری یہ آرزو ہوتی ہے کہ دوسرا جنم جسوقت ملے تو امرا۔ راجہ
بادشاہ۔ وغیرہ کا ملے۔ غرض ہر سناسی کی آرزو ان مین اسو مین سے
ایک ضرور ہوتی ہے جسکے واسطے اس جنم مین سخت ریاضتین کرتے ہین
کوئی اپنا ایک ہاتھ اوٹھاکر ہمیشہ اوسیطرح بلند رکھتا ہے یہانتک
کہ وہ خشک ہوجاتا ہے۔ کوئی اپنا ایک پاؤن گردن کے پیچھے
ڈالکر سکھا دیتا ہے کوئی منہ مین پتھر رکھ لیتا ہے جس سے اوپر
اور نیچے کے جبڑے کبہی ہل نہین سکتے۔ کوئی پیٹھ سے پتھر باندہ لیتا ہے
غرض بہت سی ریاضات شاقہ ہین جو اس فرقہ مین مستعمل ہین۔
ملت ہنود کے ذی فہم اشخاص اونکی ان وحشیانہ ریاضتون پر

رنجشمندی کرتے ہین کہتے ہین کہ جسکا ہاتہہ سوکھ گیا ہے اوسنے گذشتہ
جنم مین ضرور کسی برہمن کا ہاتہہ توڑا تہا اوسکی سزا اوسکو ملی ہی ہے
اور جسنے پاؤن سکہایا ہے اوسنے کسیکا پاؤن توڑا تہا۔ غرض اسطرحکی مثالین تصور
کرکے مسئلہ تناسخ کو فی الذہن ترقی دیتے ہین چنانچہ ایک حکایت رامچندر جی
اوتار کی اسطرح مشہور ہے کہ جبکہ سیتاجی کو راون کے بہگالیجانیکے سبب رامچندر جی
اپنے بہائی لچہمن اور رفقا وغیرہ کے ساتہ جمع ہوکر راون پر چڑہائی کرنیکے واسطے
سفر مین تہے تو ایک مقام پر لچہمن کو جنگل مین بہیجا تاکہ کچہہ جنگلی پہل اور
دوسری سبز اشیا مثل گہاس وغیرہ کے فراہم کرکے لائین تاکہ سب رفقا
وغیرہ کہائین لچہمن تمام صحرا مین پہر کر چلے آئے اور کہا کہ کوئی ایسی سبز شی خوردنی
اس جنگل مین نہین دستیاب ہوئی۔ رامچندر جی نے سوچکر سر ہلاکر کہا کہ افسوس
تمام جنگل ایسی ہی اشیا سے بہرا ہوا ہے مگر ہمارے نصیب مین نہین ہے کیونکہ
یہ وہ دن ہے کہ اس دن مین نے برہمنون کو بہوکا رکہا تہا۔ الغرض سناسیونکے
بدن پر سوا ہی خاکستر کے کوئی دوسرا لباس نہین ہوتا بالکل برہنہ رہتے
ہین۔ عورت مرد کی ایک سی حالت ہے۔ انکو ہندی زبان مین ناگا کہتے
ہین باوجود برہنگی کے فسق و فجور سے دور ہین۔ اب اسکی بہت سی
شاخین ہوگئی ہین۔ بعض بالکل برہنہ ہین جو اسوقت تک ناگہ
کے نام سے مشہور ہین انہین کے بعض لوگ جو دوسری اقوام سے کے

آبادیونکے قریب آبادہین البتہ اسقدر لباس کا استعمال کرنے لگے ہین کہ ستر
ضرور پوشیدہ ہوجاتا ہی۔ لیکن وہ تارک الدنیا نہین ہی بلکہ اونکا بڑا پیشہ لوٹ
مار اور راہزنی ہی۔ اغلام۔ زناکاری۔ شراب خواری۔ اور آزار رسانی انسان
وغیرہ انکی سرشت ہی۔ اکثرین صاحب فرمان کی فوج مین ملازمت سے بھی ممتاز
ہوتے ہین بہادری اور جان نثاری دکہانے مین کمال رکھتے ہین۔ ہندو مسلما
یا کسی دوسرے فرقہ کی حاکمون کی ملازمت سی پرہیز نہین کرتے۔ لیکن اقبال
قبیحہ اونکی خمیر مین ہین۔ سزا بھی پاتے ہین مگر باز نہین آتے۔ اسی فرقہ کے
بعض لوگ جو کچہ شعور بھی رکھتے تھے زرکثیر جمع کرکے زمانہ قدیم مین کوئی موقع
پاکر بلاد دکن مین مسکن گزین ہوے ہین جو زمانہ حال تک صاحب ثروت و
جاہ ہین بڑے بڑے اندوختہ اونکی پاس ہین جنسے سود وغیرہ کا کاروبار چلاتے ہین
اونکی دولت اسوقت تک دمبدم زیادہ ہوتی جاتی ہی کیونکہ اپنی کمائی کا
تقریباً دسوان حصہ خرچ کرتے ہین اور نو حصہ جمع کرتے ہین۔ لیکن اونکا باطن بھی
اوسیطرح خراب ہی جسطرح فرقہ سپاہیانہ مذکور کا۔ لباس وغیرہ بہی پہننے لگے ہین۔
بعض اب بھی سوای گیروا رنگی ہوی ایک چادر کے جسکو وہ اپنے سینہ سے
گھٹنون تک باندھتے ہین دوسرا لباس نہین رکھتے۔ اور بعض علاحدہ چادر
مذکور کی ایک لنگی گیروا سر کو بہی باندھتے ہین بلاد دکن مین یہ لوگ اکثر
پائے جاتے ہین۔ زنان پری طلعت اور اطفال خوش جمال اونکی تفریح طبع کا

باعث ہین افسوس کہ یہ ناعاقبت اندیش لوگ تفریح دنیا کی سبب
پریشان خاطری ہی یعنی جمع کرتی ہین عورات حسینہ چہری اور پالکی اور
خوبصورت اطفال چیلہ اور پالکہ کی نام سی نامزد ہوکر بجای روشنی قلب کے
روسیاہی حاصل کرتی ہین - اور بسرخروئی بالائی کی عوض سرخروی زیرین کے
جویان ہوتی ہین - زنار نہین پہنتی - اور جو زنار دار فرقہ کی اشخاص ہین شامل
ہوتی ہین وہ بہی زنار کو اوتار ڈالتی ہین - فی الحال گروہ سناسیان دس
فرقون پر تقسیم ہوگیا ہی - بن - ارن - تیرتھ - آشرم - گر - پربت -
بہارتی - ساگر - پوری - سرستی -

اس عقیدہ کے مرتاض اکثر حیوانات جلالی اور جمالی سی محتاط رہتے ہین
اور آمیزش عورات سی حتی الوسع احتیاط کلی پابند ہین - عوام مین اس فرقہ کا
نام دتاتری مشہور ہی - کہتے ہین کہ دتاتر جسکا دوسرا نام دیووت بہی ہی
اصل مین نارائن کا اوتار ہی جس نی کہ سبب مرتبہ اونکو حاصل ہوا کہ
مرادسی آزاد ہوگیا ایک مرتبہ گورکناتہہ (جوکہ جوگیون کا مرشد اور بزعم
سناسیان مہادیو کا اوتار ہی) دیووت کی مقابل ہوا - اور باہم آزمائش
کیواسطی دیووت نی ایک جنگ گورکناتہہ پر پہینکا گورکناتہہ انہی کمال کے
آہن بنگیا - دیووت نی اوسپر طعن کیا کہ آہن اشیا شکستنی مین سی

؎ یہ وہی دیووت ہی جو شیتی ہی یا کہتی کہلیش برس قبل گوتم بدھ یا بہار کے جہ راجا کا بیٹا تہا اسنی
گوتم کی زندگانی مین نیسی مذہب کی بنیاد ڈالی تہی -

نہین ہی تمکو ایسا منظور نہین تہا - تیرا یہ ناز بیجا ہوا۔ الغرض گوکرناتہہ خفے
ہوگیا - تو دیودت پانی کا مجسم بنگیا - گوکرناتہہ کا حربہ دیودت کے بدن پر
پڑا مگر اسطرح اوسکے بدن سے نکل گیا جیسے کوئی شی پانی مین سے نکلجاے پس
گوکرن خائف ہوکر پانی مین گہس گیا - وناتری نے تلاش کی تو گوکرناتہہ
کو پانی مین بصورت خوک پایا - اور پکڑکر باہر لایا - بعدہ وناتری نے دیودت
پانی مین گہسا تو پانی مین ملگیا - گوکرناتہہ نے ہرچند تلاش کیا مگر تلاش
بے سود گئی - المختصر سناسیون کے دسون فرقہ دوطرح کے پاے جاتے ہین ایک تو
وہ لوگ جو شرع ہنود (یعنی کارتک) کے پابند ہین اور دوسرے جو پابند نہین
اور سر کے بال بڑہاکر اونکی جٹائین بنالیتے ہین زنار نہین رکہتے - ہر روز غسل
کی بہی پابند نہین - بہوت ملتے ہین دونو جاتین اپنے اپنے مردون کو
تمباک وغیرہ اور دوسرے بوجہ باندہکر دریا مین ڈالتے ہین - کمارل ایک
سادہو آٹہوین صدی عیسوی مین اس عقیدہ کا اعلان کرنیوالا گذرا ہے - اسکو
کمارلا بہی لکہا ہے یہ ملک بہار کا ایک برہمن تہا جسنے بدہون کی ایذا رسانی
اور اونکی ستا کا کہنڈن کرنے پر کمر باندہی تہی - بعض لوگ اس امر کے قائل ہین
کہ کمارلا - شنکر اچارج کا گرو تہا - لیکن شنکر دگ وجے مین جو کہ راجہ بہوج کے
زمانہ کے حالات بتانیکے واسطے ایک کسیقدر معتبر کتاب مانی جاتی ہے جو
گروہ کہ شرع ہنود کا پابند نہین ہے اوسکا مرشد شنکر اچارج نامی ایک

شخص مرتاض صاحب کمال گذرا ہی۔ جسکا زمانہ نوین صدی مسیحی مین محسوب ہوا ہی۔ یہ شخص نہایت دانشمند اور آزادی پسند تہا۔ راجہ سہدیو راجہ کشمیر نے اسکو اپنا پیشوا بنایا۔ ہنود اس شخص باکمال کا نام عزت سے لیتے ہین کہتے ہین کہ ویدانت شاستر کو علمای ہنود نے نہین سمجہا تہا اوسکی رموز کا انکشاف ساوہونڈکور کی ذات سے ہوا ہی۔ اور شنکر اچارج کو درحقیقت مہادیو کا اوتار سمجہتے ہین پس اس شخص گیانی کی موحد ہونے مین کسی کو کلام نہین۔ اسکا مولد ملیبار ہی تمام ہند مین اسکا سفر کرنا اور ہر جگہ اپنے عقیدہ کا اعلان کرکے مخلوق کو اپنے خیالات کا پابند کرنا ثابت ہوتا ہی۔ بنگالہ بہار پنجاب اور کوہ ہمالیہ کشمیر۔ کدارناتہ وغیرہ صرف بتیس برس کی عمر مین پاپیادہ چہان ڈالے۔ ویدانتیون کی فلسفہ کو کچہ تغیر وتبدل کی اپنے مذہبی عقیدہ مین شامل کرکے مخلوق کو اوسکی تعلیم کرنی شروع کی۔ اسکی تعلیم عام بنی نوع انسان کیواسطے تہی۔ اسکی تصانیف سے تین کتابین جو ویران کے نام سے مشہور ہین اسکے خلاف لکہا ہی جیسا کہ شنکر اچارج کے حالات مین ہم مکرر آیندہ نقل کرینگے۔ انشاء اللہ تعالی۔ اسنے شیوجی یعنی مہادیو کی بنیاد ڈالی یعنی برہم کے ظہور ثلاثہ مین سے مہادیوجی کو قوی تر تصور کرکے اونکی پرستش پر تقدیم دیگئی۔ چونکہ اس پرستش پر شنکر اچارج نے بہت زور دیا تہا اسلئے کہ عوام اونکو مہادیو کا اوتار خیال کرتے ہین۔ الغرض کتاب سنکر دگبجی

ہین لکہا ہی سنگراچاریج راجہ بہوج کی زمانہ مین گذرا ہی - بہوج کی دربار مین آچاریج
مذکور نے بڑے بڑے عالم فاضل برہمنون کو (جوکہ دربار مین ہمیشہ موجود رہا کرتے تہی)
اپنے خیالات سنا کر اور شاستر آرتہ مین قائل کر کے اونکو اپنی طرف متوجہ کر لیا تہا
چنانچہ جو لوگ اونکی کلام کو گوش ہوش سی سنتے تہی اونکی نام حسب ذیل ہین -
بہاشکر بہٹ - پربہاکر گرو - کماریل سوامی - ابہنو گوپالشی - گپت پاد - اودینا چاریہ
مراری مشر - منڈن مشر - یان میورنڈی - (از تزک مختصر منتاج) شنکراچاریج
نے شیو کی پوجا دہیان گیان اور خاموشی کی ساتہ کرنیکی تعلیم دی ہے - لیکن عوام مین
پوجا کرنیکی واسطے شیو کی تصویر اسطرح بناتی ہین کہ پانچ منہ - چار ہاتہہ - بیل پر
سوار - سر پر گنگا ندی کی روانی کی علامت - گورا رنگ - دہیان مین
مستغرق - گلے مین کہوپڑیون کا ہار - بدن پر سانپونکی ہیکل - شیر کی
کہال - ایک عصا جسکے سر پر آدمی کا سر لگا ہوا ہی ہاتہہ مین ہی -

اسطرح شیو کی بی بی کی بہی کئی مختلف طریقہ کی شبیہین بناتی ہین - برہمن شیوجی
کی زوجہ کو ایک حلیم اور نہایت موزون اعضا والی اعلی درجہ کی حسین عورت
تصور کرتی ہین اونکی بہی کئی صفتین ہین ان صفات کی نام ہم پہلی کسی
جگہ بتا آئی ہین - درگا کی شبیہ مین دو حالتین پائی جاتی ہین یعنی سنہری
رنگ کی عورت مگر چہرہ پر غصہ کی آثار نمایان - شیر پر سوار -

نیز آریہ لوگ اسی تصویر کو کالی کی نام سی مشہور کرتی ہین اور خون آلودہ

سر پر سانپ لپٹے ہوے۔ آس پاس کھوپڑیاں لٹکتی ہوئین مہیب سیاہ
صورت بنائی ہین۔ الغرض بہت سی مختلف روپ مین درگا جی کی بہی
پرستش ہوتی ہے۔ برہمن اور ذی علم لوگ درگاجی کے روپ کو ایک دیوی تصور
کرتے ہین الغرض شیوجی اور اونکی استری کی پوجا کو ترقی دینے والے شنکر اچارج
ہوے اسکے بعد اونکے پیرون نے اونکی تقلید مین اس عقیدہ کو ترقی دی۔

فی الحال یہ پرستش دو طرح پر ہوتی ہے جو ذی علم لوگ ہین وہ صرف دہیان
گیان مین مستغرق ہوکر شیوجی کی پوجا کرتے ہین اسیطرح شنکر اچارج کی ہدایت
بہی تہی۔ وہ لوگ کوئی ظاہری رسم کی پابندی سواے لنگ کے دوسری نہین
استعمال مین لاتے ہین۔ اس لنگ کی علامت پتھر وغیرہ سے مثل اعضاے تناسل
کے بناتے ہین اور پہول چاول ڈالکر پوجا کرتے ہین اور ارذل اقوام ہزارون
قربانی کرتے ہین یعنی بہت سی جانور اونکے غصہ سے امن مین رہنے کیواسطے ذبح کرکے
قربانی چڑہاتے ہین ایسی قربانیاں قحط اور وبا کے زمانہ مین زیادہ استعمال کیجاتی
ہین۔ بعض نادان انسان انسان کی قربانی کرنے سے بہی نہین چوکتے۔ بلکہ زمانہ
سابق مین تو انسان کی قربانی اک ضروری امر تہا دیکہو حالات قربانی کی
بحث مین دیکہو شنکر اچارج کے بعد اور بہت سے چیلے ہین جو سب سے زیادہ قدیم
پنتہ ہا پوہ رامانج سوامی ہین جو تقریباً سال سنہ ۱۰۳۹ عیسوی کے الہ آباد مین
مطابق سمت ۱۵۳۱ بکرم برابر سنہ ۱۴۷۵ء یا سنہ ۸۸۰ ہجری مین تہی۔ ہر دو

اور شنکر سوامی کی عقائد کی پہیلانیوالی گذری ہین۔ انکی بعد سہوج شاکہ ۱۱۲۴ مطابق سمت ۱۲۵۷ بکرم برابر سنہ ۱۲۰۰ع یا سنہ ۵۹۶ ہجری مین مادہو اچاریہ اسی طریقہ کا پیرو ہوا۔ (منتخب از ترک مختصر گلبرٹ بہگت مال)

کسامن چترویہ سناسیون کی گروہ مین بڑا مرتاض گذرا ہی۔ یہ شخص صاحب جاہ وثروت تہا۔ امیرانہ شوکت وشان کی اوسکی گہر کی تہی۔ قریب تہا اسکی اوسکی مقابلہ کا کوئی ذیشان شخص نہ تہا اسکی نسل برہمنان گجرات سے ملتی ہی چونکہ ناگر برہمن مشہور ہین۔

اوسکی نواح کی جیہریون مین چترویہ کی باپ کی بڑی عزت تہی۔ باوجود اس ظاہری جاہ ودولت کی چترویہ کی دل مین فقر او تجرد کی الفت گوشہ گزین تہی عشق الٰہی کی آگ نی ظاہری دولت او شان وغیرہ کی خیالات کو مثل خس وخاشاک جلاکر اوسکی دل کو تعلقات ماسوا اللہ سی آزاد کیا تہا۔ اس امیر کی چہرہ پر شاہانہ جلوس کی عوض فقیری بہیس پسند آیا کیا اسکی تعلقات دنیا کو قطع او اوٹہایا۔ مادر۔ پدر۔ زوجہ۔ فرزند وغیرہ کو چہوڑکر جوگی ہوگیا گو اس نازپرور جسم کو جوگ کی حالت مین بار بار فاقہ سے اوٹہانا مصائب پیش آئی۔ او فقر کی تکالیف او بی سروسامانی کی ایذا نی اس عیش کی بندہ کو بہی چہوڑا ہی۔ لیکن (مصداق ضرب المثل کہ ایک ہٹ بڑی ہوتی ہی) چترویہ

ثابت قدمی نے دنیا کی تکالیف سے راہ حق مین اوسکی بڑہتی ہوئی قدم کو لغزش
نہ کہانے دی بلکہ جسقدر جسمانی صدمہ اوسکو پہونچتی جاتی ہین اوسکی مستعدی زیادہ
ہوتی جاتی جسطرح کوئی ہوشیار انسان راہ کی نشیب و فراز مین ٹہوکر کہاکر سنبہلتا
جاتا ہی یہی حال اس صاحب ہمت کا گذرا آخر سناسی لوگونکی صحبت اختیار کی اور
ہمت مضبوط باندہکر ریاضت پر مستعد ہوا ایک مدت تک حبس دم کی کوشش
کرکے شہرت حاصل کی مشہور خلق ہونے پر بہی اپنی ریاضت کرنے پر جا رہا۔ ایام
ریاضت مین قلت غذا بہی پیش نظر تہی حتی کہ صرف تین مرتبہ کف دست
پر کرکے غذا پر اکتفا کیا کرتا تہا۔ ایک مقام پر لکہا دیکہا ہی کہ ایک مرتبہ اسقدر
قلیل غذا بہی میسر نہوئی بلکہ بجای اناج نمک موجود تہا۔ چترروپ نے حسب موافق
معمول اپنے تاسے تین مرتبہ کف دست پر کرکے اوسی پر صبر کیا۔ سناسیون مین
اسکی خوارق عادات کی بہت سی حکایتین زبان زد ہین سنہ ۴۲ ہجری مین
ایک مجوسی درویش ایرانی نژاد ملک ہند مین سیاح تہا۔ اوسکی تصنیف سے مرزا
محسن کشمیری ایک حکایت نقل کرتا ہی۔ سیاح نے لکہا ہی کہ ایک رات چترروپ
میری پاس آیا اور مجہے ہمراہ لیکر سیر کرنیکو واسطے صحرا مین ہم پہونچا۔ ایک عمیق دریا
کے کنارہ پہونچکر دریا مین اسطرح چلنے لگا کہ جیسی عام مخلوق زمین پر چلتی ہی یعنی
اوسکی پاؤن ہرگز تر نہوئی مجہے سخت تعجب رہا۔ ابہی دریا سے پار نہین ہوا تہا کہ چترروپ
نے مجہے بہی طلب کیا۔ چنانچہ مین بہی اوسیطرح دریا مین روانہ ہوکر اوسکے

پاس پہونچا مین اور چترویہ دونو دریا مین مثل خشک زمین کے چلنے لگے چترویہ
دریا سے پار اوتر کر ایک سطح سنگ پر پہونچا اوس پتھر پر بیٹھے۔ چترویہ نے سطح
سنگ کی طرف اشارہ کرکے مجھسے کہا کہ یہ کیا چیز ہے جسپر ہم تم بیٹھے ہین اور یہ کیسا
کام ہے؟ چونکہ وہ سطح جسپر ہم دونو بیٹھے تھے کم سے کم دس گز طول و عرض ہوگی اور
ہموار بھی تھی مین نے تعجب کرکے اپنی عقل کے موافق کہا کہ یہ سطح ایسی ہے جیسے کسی
مکان کی چھت ہو کہ مٹی اور ریت مین غرق ہوگیا ہے اور چھت برآمد ہوئی ہے
چترویہ ہنسا اور کہا کہ ایسا نہین ہے۔ بلکہ ایک سناسی میرا دوست ہے اوسنے
خواہش کی تھی کہ بڑے بڑے پتھر فراز کوہ سے فراہم کرکے اس جگہ ایک عمارت بنائے
چنانچہ یہ پتھر وہ اپنے کاندھے پر اوٹھا کر ایک بلند پہاڑ سے یہان لایا۔ جبکہ گردنواح
کی مخلوق کو یہ معلوم ہوا تو مخلوق اس حال کے دیکھنے کو کمین گاہ مین پوشیدہ ہوئی اور
جب سناسی کو دیکھا تو اوس سے عرض کرنے لگی کہ تم اسقدر تکلیف مت گوارا کرو
بلکہ تمہین جو عمارت بنانی ہے اوسکے واسطے ہم چھوٹے چھوٹے پتھر فراہم کرکے تعمیر کرا دینگے۔
چونکہ سناسی کا یہ کام مخفی طور پر تھا اور اب اوسکا افشا ہوگیا لہذا سناسی
اپنے اس خیال سے باز آگیا اور کسیقدر ناخوش ہوکر اس مقام سے کہین چلا گیا ہے
چلو اب ہم تم دونو ملکر اوسکی تلاش کرین۔ مین اوس پتھر کی مقدار دیکھکر انسانی
قوت سے اوسکا اوٹھانا ناممکن سمجھکر سخت حیران تھا۔ الغرض اوسکو تلاش کرنے
روانہ ہوئے۔ ایک مقام پر دیکھا کہ وہ سناسی بطور نشست بیٹھا ہوا اپنے

مشغول ہی۔ جدروپ نے اوس سناسی سی کہا کہ یہ ہمراہی درویش میرا مہمان ہی
انہی خادمون کو حکم کرو کہ اسکی طبیعت بہلانیکو واسطی کچھ شغل کرین۔ سناسی نے اوسکو
جواب دیا کہ چونکہ یہان تاریکی ہی تو پہلی روشنی کا انتظام کرو۔ اوسکے کہتے ہی
جدروپ نی صحرا کی طرف دیکھا بمجرد دیکھنے کے ایک مشعل بزرگ صحرا مین پیدا ہو
اور گشت کرتی ہوئی قریب آئی اوسکی روشنی سی تمام جنگل روشن ہوگیا۔ اور
تمام برگ و بار اشجار سی مختلف سازونکی صدا آنی لگی اور صبح تک یہ لطف خیز
ہنگامہ رہا۔ الغرض وقت صبح مین اونسی جدا ہوکر واپس آیا۔

حکیم کامران شیرازی لکھتا ہی کہ سیاحت ہندوستانکی وقت جدروپ سی شہر بنارس
مین ملاقات ہوئی۔ اوسکی مجلس مین ایک شخص مردان اسلام مین سی موجود
تھا۔ اوسنی جدروپ سی سوال کیا کہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفی صلعم کے بارہ مین
تمہارا کیا خیال ہی۔ اوسنی جواب دیا کہ تم خود کہتی ہو کہ فرستادہ خداوند تعالی ہی
جس گروہ پر اوسکو خدا نی بھیجا ہی بیشک وہ اوسکا رہبر ہی۔ لیکن واصلان حق
اور مقربان بارگاہ ایزدی کیواسطی کوئی ضرور نہین ہی۔ جہانگیر بادشاہ ہندوستان
اوسکا معتقد تھا۔ اور عبدالرحیم خان خانان اوسکو برگزیدہ سمجھتا تھا
گسائین جدروپ سنہ ۱۰۳۷ ہجری مین شہر بنارس مین راہی ملک بقا ہوا۔

کلیان بھارتی سنہ ۱۰۵۳ ہجری مین مقام کرت پور دیا کرتارپور مضافات
پنجاب ملو کہ راجہ تاراچند مین گذرا ہی۔ صاحب ریاضت اور عامل

تبس دم تھا۔ دو ساعت تک سانس روک لینی کی مشق بہم پہونچائی
تھی۔ اس شخص مین ایک طرفہ کمال تھا کہ روغن چراغ پیتا تھا اور
اوپر دودہ پیتا تھا۔ اور تہوڑی دیر کے بعد استفراغ کرکے عوام کو دکہاتا
کہ دونوں اشیا جداگانہ ہین ایک دوسرے سے آمیز نہین ہوئین۔

اتیشر گیر۔ ایک مرتاض سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین ملک کشمیر مین اوقات بسر
کرتا تھا تین ساعت تک حبس دم کرنیکا عادی تھا۔ اسکو فن سحر و طلسم
و شعبدہ وغیرہ مین بہی دخل تھا۔ بہت عجائبات اس سے ظاہر ہوتے تھے۔
باقی اور بہت سی اقسام کے سناسی ہین بعض ان مین بارہ برس تک
ایک ہی پاؤن پر کہڑے رہتے ہین انکو تہاولسری کہتے ہین۔ اور بعض لوگ
تکلم نہین کرتے زبان بند رہتے ہین انکو مونی کہتے ہین۔ گروہ سناسیان
مین اکثر لوگ امیر کبیر بہی ہوتے ہین۔

ساکتی فرقہ

اس فرقہ کی حالات تمام اقوام ہنود سے جدا اور مذموم پائے جاتے ہین
ساکتی گروہ کا عقیدہ ہے کہ برہم کے ظہور ثلثہ مین سے ظہور سوم یعنی مہادیو
کی ایک بی بی ہے جسکو پاربتی کہتے ہین لکہا ہے کہ وہ عورت عجب شوخ
مزاج اور حیلہ باز ہے۔ ہر چیز کو اوسکی اصلی حالت کے خلاف مخلوق کو دکہا

اور روحون کو جسمون مین پہونچانا - اوسکا کام ہی - تمام مخلوق اوسی سے
پیدا ہی - اس مایا شکتی کو فنا سے تعلق نہین ہی اوسنے جملہ موجودات
علویہ اور سفلیہ کو اپنا دلفریب روپ اور دلکش ادائین دکہا دکہا کر
فریفتہ بنا رکہا ہی - بغیر اوسکی پرستش کے مکت ملنا ممکن نہین جو لوگ
اس گروہ کے پیرو ہوکر نجات ابدی کے طالب ہین اوسکی عبادت سے
غافل نہین ہوتے - صاحب دبستان جوکہ تحریر حالات ہنود سے بہت تحقیق سے
لکہتا ہے - کہ شاکتی فرقہ کے عقیدت بہوانی کو مہادیو پر غالب جانتے ہین
اونکے نزدیک افضلترین پرستش لنگ (یعنی ذکر مہادیو) اور بہگ
(یعنی فرج بہوانی) کی ہے اگرچہ لنگ وغیرہ کی پوجا سوا اس فرقہ کے بعض
دیگر اقوام ہنود بہی کرتی ہین لیکن شاکتی گروہ سب سے زیادہ عقیدتمند ہی
اسکی وجہ یہ بتاتے ہین کہ تمام انسان انسے پیدا ہوئے ہین - لہذا یہ اعضا
قابل پرستش ہین - مرزا محسن کشمیری ایک روایت نقل کرتا ہے - کہ
ایک شخص جو اس فرقہ کے بعض لوگون کا زیادہ تر دوست تہا اور
اکثر وقت اونسے صحبت نشست وبرخاست بہی رکہتا تہا - اوسنے اونکی
جلسونمین اکثر سنا ہی کہ شاکتیون کے عقیدہ کی موافق تمام گروہ بنی آدم
جو ملت ہنود کا دوسری ملتون کے پابند ہین حقیقت مین وہ سب بہی
لنگ اور بہگ کی پوجا کرتے ہین چنانچہ دنیا مین کوئی عبادت خانہ

کسی فرقہ کا اس رمز سے خالی نہیں ہے۔ گرجا کا بلند مینار اور محراب خاص
لنگ اور بہگ کی تصویرین ہین اسیطرح اہل اسلام کی مساجد کے مینار اور محراب مین
ادہی کی یادگار ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ شراب نوشی کو اچہا جانتے مین
بلکہ ایک وقت مخصوص مین جسکو اگم کہتے ہین انسان کی کہوپڑی مین
شراب بہر کر پینا متبرک خیال کیا جاتا ہے۔ اور اوسوقت مین جانورونکو
ہلاک کرکے سب کا خون ایک ہنڈی مین جمع کرتے ہین۔ جو شخص اونکے عقیدہ کا
پیرو ہونا چاہتا ہے اوس خون مین اوسے نہلا کر خود بہی خون کہاتے ہین
اور اوسکو بہی کہلاتے ہین۔ اسوقت جسقدر خون جمع ہو سکتا ہے خواہ مخواہ کہا کر
ہین اس عمل کو حسنات سمجہتے ہین۔ اور اکثر قبرستانون کو مسانون مین
(جہان مردہ جلائے جاتے ہین) زن و مرد جمع ہوتے ہین مردہ ہوئی جانور
اور انسانون کا گوشت جہانتک بہم ہو سکے کہاتے ہین۔ اور بعدہ تمام
زن و مرد برہنہ ہو کر ایک دوسرے کے سامنے عورات سے جماع کرتے ہین
اس فعل کو شکتی پوجا کہتے ہین۔ اسوقت مین اگر پر استری
(یعنی غیر مرد کی عورت) دستیاب ہو تو ثواب عظیم سمجہا جاتا ہے۔ اور اگر
غیر عورت نہ میسر ہوں تو از یاد لطف و ثواب کی نظر سے آپس مین ایک
دوسرے کی زوجہ سے مشغول ہو کر حظ تام حاصل کرتے ہین۔ اکثر انکے
مرید اور شاگرد اپنی بیبیان اور بیٹیان اون مرشد اپنے نذر بغیض ادارہ

اور سالکان طریق ناکارہ کیواسطے حاضر کرتے ہین اس فرقہ کا عقیدہ
کی موافق وطی مادر وخواہر وعمّہ وخالہ ودختر وغیرہ سب جائز ہی برخلاف
دیگر اقوام ہنود کے کہ وہ بھی اپنے قبیلہ کی دختر سے ہم بستر ہونا بھی
اچھا نہین سمجھتے - مرزا کی کشمیری ایک روایت چشم دید لکھتا ہی کہ اس
فرقہ کے ایک ذی علم شخص سے ایسے وقت ملاقات ہوئی کہ وہ ایک
کتاب کا مطالعہ مین مصروف تھا - اوسمین ایک مقام پر لکھا تھا کہ سوائے
اپنی دختر کے تمام عورات سے بغرض حصول حظ نفس اور ہم بستری بغرض مجامعت
درست ہی - شخص مذکور نے سخت نفرت ظاہر کرکے بیان کیا کہ یہ لفظ
خلاف قدما و عقیدت کیشان شاکتیان کے لکھا ہی شاید کاتب کی
غلطی ہے کیونکہ استثنا دختر قدما مین نہین ہی - ظاہر ہی کہ زن مجامعت
کیواسطے پیدا کی گئی ہی - اگرچہ وہ مادر یا دختر ہو - اس گروہ مین کوئی صرا
اور عمل از حسنات جلی سے بڑھ کر نہین ہی - اور وہ بھی غیر عورت کی ساتھ
کہتے ہین کہ زن ومرد دونو عناصر سے پیدا ہین اور جو کچھ انسے پیدا ہوتا
وہ بھی عناصر ہی پھر اگر عناصر عناصر سے آمیز ہوویں تو کیا مضائقہ ہی چنانچہ
اس فعل کو کام[1] دان کہتے ہین - انکا قول ہی کہ جو شخص عورت
مرد کو آمیزش سے باز رکھی وہ سخت قابل نفرین ہی - عورت کی تعظیم کرتے ہین

[1] کام بمعنی شہوت اور دان یعنی خیرات -

برای کے ساتھ یاد کرنا گناہ عظیم جانتے ہین - اونکا عقیدہ ہیکہ جب مرد اور عورت مجامعت پر آمادہ ہون تو چاہیے کہ مرد اوس عورت کی طرف ایسا تصور کرے کہ یہ فلان دیوی ہے مین اسکے ساتھ مجامعت کرتا ہون - اور علی ہذا عورت کو یہ تصور کہ وہ مرد خاص فلان دیوتا ہے جب ایسا خیال رہیگا تو اوس مجامعت کا بہت بڑا ثواب ہے آدمی کی قربانی کرتے ہین اوسکو نرمیدہ کہتے ہین اور گائی کی قربانی کے وقت اوسکو گئومیدہ کہتے ہین اور گھوڑے کی قربانی کو اسپ میدہ (یعنی اشومیدہ) کہتے ہین اس گروہ کے ہم عقیدہ لوگ اپنی بیبیان اپنے دوستون کی خدمت مین بغرض حصول حمل اکثر بھیجتے ہین اور وہ اونکے شوہرونکی روبرو اون عورات سے مباشرت کرتے ہین جو شخص اپنی عورت اپنے مرشد کی خدمت مین نہین بھیجے اوسکا عقیدہ کی صفائی مین شک کرتے ہین -

گسائین لوچن شاکتیہ

یہ گسائین دراصل ایک برہمن تھا ہمیشہ کالکا کی پرستش کرتا تھا سنہ ہجری مین کشمیر مین پہونچکر ایک مدت تک (؟) رہا کرتا رہا - آخر اپنے عقیدہ کی موافق ایک دامنی سے زنا کیا (؟)

اوسکے اعتقاد مین پانچ ضروری چیزین ہین جنسے انسان کو پرہیز
کرنا خطا ہے۔ ماہی۔ شراب۔ زن بیگانہ۔ گوشت حیوان
منتر خوانی۔ جبکہ گسائین مذکور اپنے اوس فعل مین مداخلت
کرچکا۔ تو چند عرصہ کے بعد اوسکے کامل ہونے کی خبر کوچہ و بازار
مین مشتہر ہوئی۔ چنانچہ احسن اللہ خان معروف بہ ظفرخان
بن خواجہ ابوالحسن تربتی کہ اوسوقت مین حاکم کشمیر تھے گسائین
مذکور سے ربط بڑہانے کی کوشش کرنے لگے۔ اسی اثنا مین گسائین
سے التماس کیا کہ ملک تبت فتح کرنے کا قصد رکھتا ہون۔ اوسکے
واسطے تدبیر عمل لائے۔ تربوچن نے جواب دیا کہ اگر فقیر کے کہنے کی بموافق
عمل کیا جائیگا تو تبت پر فتحیاب ہونا کچھ دشوار نہین ہے۔ ظفرخان نے
قبول کیا اور طرفین سے عہد و پیمان ہوا۔ تربوچن نے کہا کہ چند
کس لولیان (یعنی طوائف) میری خدمت کے واسطے مقرر کرو کہ
ہر دم میری خدمت مین حاضر رہین اور کبھی مجھسے جدا ہون کیونکہ
میرے کیش مین طوائف کے ساتھ مشغول ہونا دوسری عبادات کی
نسبت سے بہتر ہے۔ مگر حتی الامکان نارسیدہ ہون چنانچہ
ظفرخان کے حکم سے خوبصورت خوبصورت لولیان اور پری
جمال دیوکنیان گسائین کے واسطے موجود کی گئین اور ظفرخان

بعد فوج کشی بہ ملک تبت مظفر اور منصور ہوئے۔ اوسوقت سے گسائین کی زیادہ معتقد ہوگئے تھے۔ بعد چند مدت کے ظفر خان اور گسائین مذکور مین رنجش پیدا ہوگئی۔ گسائین بہاگ گیا مگر اوسی زمانہ مین ملک کشمیر مین اہل اسلام کے ہر دو فرقون سنی اور شیعہ مین بنیاد فساد برپا ہوئی۔ ظفر خان معزول ہوکر کابل کی طرف بہاگ گئے۔ مگر کابل مین اوسکے خویشون مین سے ایک شخص محمد طاہر نامی نے بیت الخلا مین ظفر خان کو خنجر سے زخمی کیا جسکے صدمہ سے ظفر خان مدت تک مبتلاے آلام رہا اوسی زمانہ مین منصب بہی چہن گیا مدت تک لاہور مین مالت بیکاری مین ۱۰۵۵ ہجری مین مقام گجرات مضافات پنجاب مین تراوچن سے ملاقی ہوا۔ تراوچن نے کہا کہ میری رنجش کے سبب تجہپر اسقدر مصائب نازل ہوئے عرفی شیرازی سے عنایت صمدی ردی کفر

ل یعنی وہ کنواری لڑکیان جو قوم ہنود پچہلے زمانہ مین مندر اور تیرتہ گاہون پر بہین کرکے چہوڑ دیتے تہے یا جس شخص کے اولاد نہوتی تہی وہ عہد کرتا تہا کہ اگر اولاد ہوگی تو دیوتا کے نام پر اوسکو بہین کرونگا چنانچہ بعد پیدا ہونیکے اصطلاح مندر یا تیرتہ گاہون پر وہ آزاد کردیجاتے تہے اونکو دیو کنیان (یعنی دیوتا کی کام کی کنواری کہتے تہے اوسکے ساتہ صحبت کرنے مین گناہ تو دور کنار ثواب حاصل ہونیکی امید وار ہوتے ہین بلکہ اکثر دختر کو بہین کرکے بچاریون سے خود ہی خرید کر اپنے تصرف مین لاتے ہین۔ بعض مقامات مین اب بہی یہ رواج ہے۔

۴۷۶

ناگسند اگر کمال پہ پیرو جنم پرستی ناپشہ شیدوش ابن انوش لکھتا ہی کہ
حکماء متقدمین اور اسلاف محققین نے اپنی ضروری تحریرات میں لکھا ہی
کہ دعوت اسماء میں مناسبت کا بڑا لحاظ رکھنا چاہیے کیونکہ اگر نسبت
برابر ہی تو عمل سریع الاثر ہوگا اور مناسبت نہیں ہی تو اوسکی اثر کرنے میں کلام اور
تامل ہی یعنی دعوت ارواح طیبہ میں تقدس اور تنزہ ضروری ہی اور دعوت
ارواح خبیثہ میں عدم طہارت اور نجاست کی آمیزش ناگزیر ہی - اور دعوت
ارواح خبیثہ کو اعمال کی قسم ثانی شمار کرنی چاہیے - مرزای کشمیری چشم دید واقعہ
لکھتا ہی کہ اوسی زمانہ میں ایک سنیاسی کو مین نے دیکھا کہ رات کو وقت ہمیشہ کسی
تن مردہ پر بیٹھا کرتا اسکے واسطے ہر روز اوسکو جستجو کرنی پڑتی تھی -

سدانند شاکیہ

اور اسیطرح ایک شخص سدانند تھا جو اسی عقیدہ کا معتقد تھا ایکروز اوسنے اپنے مرید سے
کہا کہ مجھکو کنیش پوجا لینکی ضرورت ہی اگر اپنی دختر حاضر کرے تو بہتر ہو - مرید نے
فرمودہ گسائیں فوراً پورا کیا سدانند نے اوس دختر کو نظر غور سے دیکھا اور
یکبارگی اوسکو لپٹا کر بوسہ لینا شروع کیے یہانتک کہ اوسمین محو ہوا کہ کسی
امر اور کسی دوست برادری باز نہ رہا - حالانکہ پدر دختر اس حرکت کو دیکھتا تھا -
ایک دوسرے شخص نے ایک روز اپنی بی بی سدانند کیواسطے حاضر کی

اور عرض کیا کہ اولاد نہونے سے دل نہایت اندوہگین ہی - دواضح ہو کہ
اوس گروہ کا یہ عقیدہ ہی کہ اگر کوئی غیر شخص کسی زن بیگانہ سے اختلاط
کرے حالت اختلاط مین عورت جس قسم کا تصور اپنے دل مین پیدا کرے
اولاد اوسیطرح کی پیدا ہوگی - چنانچہ بہت سی عورات اس غرض سے کامل
اور سادہوون سے ہم بستر ہوتی ہین کہ اونکی بطن سے ایسی اولاد پیدا ہو جسکی
وجہ سے اونکو برکت نصیب ہو) الغرض سدانند نے اوسکی شوہر کے ہی سامنے
اختلاط آغاز کیا - اور بدبخت شوہر گسائین کا اور کسی عورت کا معاون تہا
یہ سب موجود ہونے پر سدانند صاحب کمال ہی تہا چنانچہ صاحب دبستان
چشم دید واقعہ لکہتا ہو کہ ایک روز سدانند ایک مسان مین اپنے
احباب کے ساتہ برہنہ بیٹہا ہوا شراب و کباب اور فواحشات مین مبتلا
ہو رہا تہا - ناگاہ ایک برہمن جو پابند شرع ہنود تہا اوسطرف سے گذرا
سدانند کے احباب خائف ہوکر عرض کرنے لگے کہ اس برہمن نے
ہمکو اس حالت سے اس مقام پر دیکہا ہے یہ بدنام کریگا - سدانند ہنسا
اور کہا تم کچہ فکر نکرو اوسکو کہنے یا بدنام کرنیکی نوبت ہی نہ آئیگی چنانچہ
اسیطرح اوسکا حال تحقیق ہوا کہ جب برہمن اپنے مکان مین پہونچا بغیر
کسی سے کلام کئے اوسکی روح قالب خالی سے پرواز کرگئی - یہ سب
حالات مرزا کشمیری بانی نے چشم دید لکہے ہین جو ہمنے بغرض ازدیاد لطف

ناظرین درج کیے۔

باوجود ان سب باتون کے ایک گروہ پرستاران شیو کا ایسا بھی ہے کہ جسقدر عقائد اور حالات مزمومہ مرقوم ہوئے وہ انمین سے کسی ایک کا بھی پابند نہین بلکہ ان سب باتون کو گناہ عظیم جانتے ہین۔ کسی عورت سے زنا کرنا اونکے نزدیک راہ نجات مسدود کرتی ہے۔ بدنظری۔ بدفعلی۔ بدکرداری۔ بداطواری۔ سے ہمیشہ تائب ہین۔ البتہ شب شیوراتﷺ مین شرب شراب اونکے عقیدہ کی موافق کار ثواب ہے اوسمین ضرور مصروف رہتے ہین مگر وہ بھی صرف ایک ہی شب۔ کیونکہ اونکے مذہبی کتب مین اوس روز شراب پینے پر تاکید لکھی ہے لیکن جو لوگ نہین پی سکتے ہین وہ شہد وغیرہ کا شربت بنا کر رسم ضروری کو ادا کرتے ہین۔

چھوٹے بڑے ملا کر شیو کی پرستش کرتے ہین اور اونکے جملہ تیرہ فرقہ ہین جنمین سے بعض کا ذکر کیا یہانتک جسقدر گروہون کے حالات لکھے گئے وہ شیو کی پرستارون مین شمار ہوتے ہین۔ اب ہم بشن کی پرستارون کے احوال لکھنے کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

ﷺ جو کہ فرقہ ہنود مین نہایت متبرک مانی جاتی ہے۔

بہت قدیم زمانہ سے جبکہ دنیا مین پرستشون کا آغاز ہوا اور
طبائع انسان تنبیہ نفس کیواسطے اپنے خیال اور اعتقاد کے
موافق کسی ایسی قوت فاعلہ کی متلاشی ہوئین کہ جسپر نفس انسان کا
قابو نہ پہونچ سکے اور اوس قوت کے خوف سے انسان اون بیجا
افعال سی بچے جو حیوان مطلق اور انسان کی درمیان ممیز ہین اسی
بنیاد پر ابتدا مین توحید جاری ہوئی اور رفتہ رفتہ جسقدر زمانہ گذرتا گیا
اوس توحید کی تشریح ہوتی گئی یعنی وقتاً فوقتاً پیغمبران برحق نے نزول
فرماکر دنیا کی باشندون کو زمانہ کے رنگ کی موافق مختلف فروعون کے
ساتھ شریعت خدا کا سبق پڑہایا۔ جیسا کہ اس کتاب کی پہلے حصہ مین
ہم بخوبی دلائل عقلی اور نقلی سی ثابت کرچکی ہین۔ ابتداءً ہندوستان مین
بہی وہی توحید مطلق جاری تہی۔ بعدہ ایرانیون کی آمیزش سی ہند مین
مختلف پرستشون کا آغاز ہوا۔ اور اوسکی بعد آریہ گروہ کے علوم کی
ترقی کی زمانہ مین جبکہ بہار دار العلوم مانا گیا اور فلسفہ کی بنیاد پڑی
تب سی ہندوستان کی تواریخ مین پرستشون کے حالات کو
جگہ نصیب ہوی اور پہلے جس خدائے واحد برحق کی
پرستش صرف تصور سے کیجاتی تہی فلسفہ کے جاری
ہوتے ہی اوس خدا کی ہر ایک صفت کا نام جداگانہ

فلسفہ کے جاری ہوئی ہی اوس خدا کی ہر ایک صفت کا نام جداگانہ مقرر کرکے اوس نام سے اوسکی پرستش کرنیکا طریقہ جاری ہوا۔ اور کوتاہ عقلی کے سبب اون صفاتی افعال سے ظہور کیواسطے جو کہ خدا کی ہر ایک صفت کیواسطے لازمی تہی۔ ایک جسم مانا گیا کیونکہ ایسا خیال کیا گیا کہ افعال بغیر جسم کے ظاہر نہین ہو سکتے چنانچہ برہم یعنی خداوند تعالیٰ قادر مطلق کی ایک فرضی تصویر فی الذہن قرار دیکر اوسکو سنگ وغیرہ سے مجسم تراش کر پرستش کرنے لگے لیکن یہ خود ہے کہ دنیا کو اور دنیا کی مخلوق کو کبہی ایک حال پر قرار نہین ہے جب خاص خدا کی مجسم شبیہ اپنے خیال کی موافق بنالی گئی تو بمصداق الشئی یقیس لکذ ٰلک کے اوسکی ہر ایک صفت کو بہی مجسم کیا گیا اور اوسکے واسطے بہی پتہر وغیرہ کے تصوری پتلے بنائے گئے منجملہ خدا کی صفتون کے تین صفتین زیادہ ترقی پذیر ہوئین اور باقی اوصاف انہین اوصاف ثلثہ کے متعلق سمجہے گئے۔ چنانچہ برہما۔ بشن۔ مہیش۔ (یعنی پیدا کرنیوالا۔ فنا کرنے والا) انہین تین نامون سے خدا کی پرستش ہونے لگی ابتدا مین ہندو لوگ برہم کی پرستش کرتے تہے لیکن چونکہ اوسکی پرستش کے قاعدے اور طریقے زیادہ تر سخت ہین کیونکہ اوسکو گمان بشری سے دور مانا گیا ہے لہذا اوسکی پرستش ترقی پذیر نہین ہوئی خاص خاص اشخاص جو اس

معاملہ مین زیادہ جد و جہد کر سکتے تہے برہم کی پرستش کرتے تہے اور یہ حال مدت دراز تک جاری رہا اسکے بعد بشن اور مہیش کی بہی پرستش ہوتی رہی لیکن کمی کے ساتہ - بعدہ اسی سلسلہ مین خدا کی ان قوتونکی پرستش بہی کی گئی جنسے کہ باسباب ظاہر دنیا کا کاروبار متعلق تہا جیسے اندر اور اگنی اور بایو وغیرہ اور لڑائی کے دیوتا وغیرہ بہی اسی زمرہ مین کیئے گئے - المختصر بڑے شد و مد کے ساتہ سمت ۸۰۰ بکرمی مین مہیش (یعنی شیو - مہادیو) کی پوجا جسکا حال ہم اوپر بیان کر چکے ہین جاری ہوی اس پوجا کو ابہی تخمیناً ڈیڑہ سو برس گذرے ہونگے کہ لوگونکے خیالات نے پہر پلٹا کہایا اور بشن جی کی پوجا نے رواج پایا اس پرستش کے جاری کرنیوالون نے یہانتک غلو کیا کہ ہندوستان کی بہت سی مخلوق انکی پیرو ہوی - اور شیو جی کی پوجا کرنے والون سے بہت مباحثے اور جہگڑے عمل مین آئے - بالآخر غلبہ نئے خیالات والون کو نصیب ہوا -

سن عیسوی کو تخمیناً ایک ہزار برس گذرے ہونگے کہ شیو جی کی پوجا [illegible] اپنے خیالات کو قلمبند کرنا شروع کیا اور وہ [illegible] جسکا [illegible] شیو جی کی [illegible] اور اوصاف سے بہری ہوی ہے [illegible] بہی لکہی گئی [illegible] نام بشن پران رکہا - جسمین زیادہ تر [illegible]

ہین جو بطور مباحثہ پرستاران شیو اور ملت بودہ کے پیرؤون سی ہوتی چلی آتی ہین - بشن پران کے مضامین کا ماخذ فی نفسہ وید نہین ہی بلکہ رامائن اور مہابہارت جوکہ ہنود مین مشہور دو بڑی رزم نامہ ہین تصور کرنا چاہیے منجملہ اٹھارہ پرانون کے (جنکو ہندو دہرم کے لوگ علم الہی کا مجموعہ کہتے ہین فی زماننا یہ بہی ایک گنا جاتا ہے -

واضح رہے کہ بشن جی کی جملہ پرستار دو خطاب سی مشہور ہین ایک بشنو او ہوا چاریہ جنکے عقائد اس طرح پر ہین - کہ خدا کی تین صفتین ہین - سب سی بڑای اور فضیلت بشن جی کو حاصل ہی کیونکہ یہ ہی باعث تخلیق اور موجد کل ہین اور کہتے ہین کہ بشن جی کا جسم مثل انسان کی جسم کے ہی اور اونکی استری یعنی عورت بہی مثل انسانون کے ہی - برہما کہ خالق جمیع اشیاء عالم ہے اور شیو کہ نادم تمام مخلوق کا ہی ہردو آفریدہ بشن ہین - ان دونون سی اوسکی ذات مقدس جدا ہی - کیونکہ شئی مخلوق خالق سے کبہی ملنے کی قابلیت نہین رکہتی ہی - اونکا عقیدہ ہی کہ ہر جسم کے واسطے جان ضرور ہے - اور جان زندگی مین تن سے جدا نہین ہوتی - ہر جسم کے واسطے دو حالتین ہین تذکیر اور تانیث - اس جسم کا بہی خالق وہی بشن ہی جسم مرکب ہے اربعہ عناصر سے - اجسام اعمال اور افعال کی سزا اور جزا کے پانے

واسطے ترکیب حیوانی یا انسانی پاتے ہین - جان ہمیشہ قید غفلت اور
بند حرص مین گرفتار ہے - ارواح کی تین قسمین ہین اول **ساتک**
دوم **راجس** - سوم **تامس**

ساتک وہ روح ہے جو ہمیشہ **مکت**[1] کے درپے اور اوسکی جستجو مین
ہے اور اوسکا شعار پرستش ایشر ہوتا ہے - اور ہمیشہ اعلی علیین
مین اوسکا مقام ہے -

راجس اوس روح سے مراد ہے کہ اوسکو عذاب و ثواب کی کچھ
پرواہ نہین ہے - اوسکی نظر مین نیکی اور بدی سب ایک ہین کبھی
اچھے کام کرتی ہے اوسکی اچھی جزا ملتی ہے اور کسی وقت برای
کرکے مبتلاے آلام ہوتی ہے یہ روح اسی حالت اجساد مین
گردش کرتی ہے اور کبھی مکت کے درجہ کو نہین پہونچتی -

تامس - یہ دشمن مکت ہے یعنی جس فعل سے مکت حاصل ہوتی ہو
اوسکے خلاف کرنا اسکا فرض ہے - اور ہمیشہ اسفل السافلین
مین مسکن گزین رہتی ہے اور رہیگی - یہ بشنوان مادھواچاریہ

---

[1] اس فرقہ کے نزدیک اوسکو کہتے ہین کہ روح انسان جسم ظاہری اور
جسم مثالی چھوڑدے - اور وہ حالت پیدا کرے جس حالت مین ہمیشہ
بیکنٹھ یعنی بہشت مین رہتے ہین -

کا عقیدہ تھا جو لکھا گیا۔

دوسرا طریق پرستاران بشن کا یہ ہے کہ اونکی عقیدے کی موافق سا تاک اُس صفت کو کہتے ہین کہ جو تحصیل مرتبہ اعلی اور بلندی مکت کے واسطے ہے۔ حصول مکت کا طریقہ ان کے عقائد مین اسطرح ہے کہ سوای بشن جی کے دوسری کی پوجا نکرنی چاہئے۔ بلکہ دوسرے کی پوجا کو برا جانتے ہین۔ اور دوسرون کی پرستارون سے اپنا لباس اور وضع جدا بناتے ہین۔ کہتے ہین کہ جس طرح عورت پر سواے اپنے شوہر کے محبت کے دوسرے مرد کی محبت حرام ہے اسیطرح پرستاران بشن پر دوسرے کی پوجا حرام ہے۔ مادہواچاریہ اور اس فرقہ مین صرف اتنا فرق ہے کہ مادہواچاریہ سوائے بشن کے مقربان بارگاہ بشن کی بہی پرستش کرتے ہین۔ اور یہ فرقہ بالکل دوسرون کی پرستش کو برا جانتا ہے۔ اس گروہ کا نام صرف **بشنوی** ہے۔

رامانج

یورپین مورخون کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ شخص جسنے سب سے پہلے بشن جی کی پوجا کا اعلام کیا۔ اور وعظ کہا۔ اور لوگون کو

تعلیم دینی شروع کی اوسکا نام رامانج سوامی معلوم ہوتا ہی کتب ہنود مین اس سے قبل اس امر کے واسطے کوئی شخص مخصوص نہین ہوا نہ کسی کا حال معلوم ہوتا ہے لہذا اسی شخص کو بانی پرستش بشن تصور کرنا چاہیے۔

اس شخص کے آن وعظون کا پتہ (جو اسنے بشن کی پوجا کے بارہ مین متفرق مقام پر بیان کئے تھے) تخمیناً بارہوین صدی عیسوی کے وسط کے قریب قریب پایا جاتا ہے اسنے تعلیم کیا کہ بشن خالق کائنات اور علت اولی عالم کی ہے۔ چونکہ یہ بشن کی خدائی کا قائل تھا لہذا اسکے یہ خیالات سنکر بعض راجہ جو اس عقیدے کو برا جانتے تھے اسکی ایذا رسانی پر مائل ہوے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ دکن مین ایک راجہ کول خاندان کا تھا جو اسکا دشمن ہوا اور اوسکے جور سے اسنے ترک وطن اختیار کیا۔

وہ شیو پرست تھا اور اپنی قلمرو مین شیو کا ست پھیلانا چاہتا تھا آخر رامانج نے میسور کے راجہ کی حفاظت مین پناہ لی کیونکہ وہ راجہ جین مذہب رکھتا تھا اوسکی ایک دختر ماہ پیکر کو کچھ آسیب کا خلل تھا رامانج نے اپنے کمال باطن کی قوت سے اوسکو اوس آزار سے نجات دلوائی اسکی عوض مین وہ راجہ معہ چند امرا دربار کے

اسکا مطیع ہوکر پرستاری بشن پر متوجہ ہوا اوسکی مددسے رامانج کا بہت کام نکلا اونکے خیالات نے زمانہ مین وسعت حاصل کی یہانتک کہ اونکی وفات سے قبل اسقدر ترقی ہوگئی تہی کہ اونکے مذہب کے سات سو خانقاہین طیار ہوچکی تہین۔ اون خانقاہون مین سے چار اسبتک موجود ہین۔ انکے مرنیکے بعد پہر مدت تک کوئی ایسا برگزیدہ نہوا جو انکا سا نام اور اعزاز حاصل کرتا۔ البتہ جب ان کے سجادہ نشینون کی کئی پشتین بدل گئین اور نوبت پانچوین پشت کی آئی تو پانچوین پشت مین ایک صاحب ہمت شخص رامانند نامی ایسا پیدا ہوا کہ جسنے ہندوستان کے شمالی حصون مین سفر اختیار کرکے تعلیم دینا اور وعظ کہنا اختیار کیا۔ زیادہ قیام رامانندجی کا بنارس رہا کرتا تہا مگر اکثر سفر مین ہی عمر گذاری بشن کو خدای واحد مطلق تصور کرکے یہی تعلیم مخلوق کو کرتا تہا اسکی تعلیم مین ذات کا کچہ لحاظ نہ تہا اکثر نیچ پیشہ والے بڑے بڑے رتبون کو پہونچے۔ لیکن یہ ذات کا لحاظ رامانندجی نے اوس وقت سے ترک کیا تہا جسوقت کہ کبیر کے حالات سے آگاہی پائی تہی۔ جب کبیر کا حال معلوم ہوا تب سے علی العموم ہر ذات کے لوگون کو تعلیم دیتا تہا۔ رامانند کے زمانہ کا پتہ سمت ۱۳۵۱ بکرمی سے

بعد ملتا ہے اس شخص کی عمر قریب سو برس کے ہوئی بہاشا کا رواج اور اوسمین تصنیفات کا ہونا انہین واعظان بشن کے سبب سے ہوا ہے۔

بشنوان مادہواچاریہ کا بہت بڑا فرقہ

راماہندی ہی انکی علامت یہ ہی کہ یہ لوگ اپنی پیشانی پر قشقہ اسطرح کا بناتے ہین جیسے مثلث متساوی الساقین کی دو ساقین۔ اور دوسرے فرقہ مادہواچاری کی یہ شناخت ہی کہ قشقہ کی ساتہ ہر طرف چہوٹی چہوٹی خط بہی بناتے ہین اور یہ لوگ کسی ایسے شخص کے ساتہ طعام نہین کہاتے جو انکی دین مین عقیدہ کی موافق نہین ہی خواہ وہ برہمن ہو یا کوئی اور۔ اور فرقہ سوم مادہواچاریہ کا نام ہربیانتی ہے یہ لوگ ایسے برہمنونکی ساتہ ہمکاسگی کرنیمین کچہ تردد نہین کرتے ہین جو انکے عقیدہ کی موافق نہین ہین۔ اور انکا قشقہ گول ہے۔
چوتہا فرقہ راداہالبہی ہے یہ لوگ کسی طرح ایکتی چیز کے مقید نہین ہین۔ اکادشی کے دن روزہ نہین رکہتے۔ اور اپنی عورات اپنے مرشدون اور اوستادون کی خدمت مین بہونچاتے ہین تاکہ وہ لوگ اونسے ہمبستر ہون۔ کیونکہ اس فعل کو ستودہ سمجہتے

ہین - لیکن اب تو ہندوستان مین ایسا رواج ہو کہ جو شخص اکل لحوم اور آزار حیوان سے دست کشی کرے بشنو کہلاتا ہے - خواہ اوسکا عقیدہ عقائد مذکورہ مین سے کوئی ہو یا نہو -

بعضے پرستاران بشن - رام کے نام کی مالا جپتے ہین - کہتے ہین کہ یہ بشن جی کے اوتار ہین - اور صفت عصمت اور عفت رام کیو اسطی مخصوص سمجھتے ہین اور ہمیشہ ثنا خوانی اوصاف رام مین مصروف ہین -

بعض لوگ پرستاری بشن کے ساتھ کشن جی کو اپنا وسیلہ حضوری گردانتے ہین - کہتے ہین کہ کشن جی مظہر بشن ہے - کشن جی کو کرشن جی بھی کہتے ہین لیکن عوام مین کشن جی یعنی کنہیا کے حالات نہایت مذموم مشہور ہین کیونکہ یہ شخص نہایت شہوت پرست اور عیاش تہے - مناہی و فواحش انکا خاص شیوہ تہا - لیکن اونکے معتقدین ان سب امور کو قبول کرکے مباحثہ کے وقت جواب دیتے ہین کہ یہ رموز ہین ورنہ کشن جی دراصل نہایت پاکباز اور صاحب شرم و حیا تہے - واللہ اعلم -

پرستاران رام مین سے ایک شخص کسی مقام پر پرستاران کشن سے ملاقی ہوا - اثنائے گفتگو مین پرستاران رام پرستار کشن پر طعنہ زن ہوا

کہ وہ ابھی برحال آمادہ کہ ایسے زانی اور بدکار کو اپنا پیشوا گردانتے ہین کہ جسکے فحش اور شہوت پرستی کا چرچا عام عالم مین مشہور ہی۔ پرستار کشن مشکر جو آمادہ ہوا کہ تب کیا ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنائین کہ ایک عورت کیواسطے بہی کافی نہوا اور اوسکو نہ سنبہال سکا کہ آخر وقت مین جب اپنی ایک عورت سیتا سے عہد ابرا نہوا۔ تو دوسرو نکے پاس نکالدیا۔ فرقۂ بشنوان مین جو لوگ زیادہ محتاط ہین وہ مثل شلغم و گزر وغیرہ غرض جو کچہ رنگ اور ذائقہ مین گوشت کے مشابہ ہین نہین کہاتے ہین۔ لیکن اب انگریزی تہذیب نے سب کو اس بات کا سبق پڑہادیا ہے۔ کہ احتراز اور احتیاط سب لغو ہے۔ ہوٹلون اور دکانون مین تمام دنیا کی مصنوعات نذہبی کہاتے پیتے ہین۔

ہنسراج برہمن بشنو کا قول ہے کہ زمانہ قدیم مین برہمنون مین اسقدر کمال تہا کہ ہوا مین اوڑتے تہے۔ لیکن جب سی راجاؤن وغیرہ کی صحبت سے گوشت خوار ہوگئے تب سے وہ قوت اور کمال انکا صلب ہوگیا۔

واضح ہو کہ براگی فرقہ بہی اپنے آپ کو بشنو کے پرستارونمین مشہور کرتا ہی۔ لہذا اسی ضمن مین اونکا حال بہی ہم لکہتے ہین

بیراگیان

بیراگ کے لغوی معنی طلب کرنے کے ہین - ملک ہند مین یہ ایک گروہ
انسان ہے جو بظاہر تارک الدنیا معلوم ہوتا ہے اور عبادت اس
فرقہ کی بشن اور اوسکے مظاہر رام اور کرشن وغیرہ کی ستایش مین
چند ابیات ہین جنکو دوہا تصور کرنا چاہیے - شب و روز اونہین کا ورد
کرتے ہین اور اوس مجموعہ ابیات کو بشن پدر کے نام سے شہرت
دیتے ہین اور اون تیرتہون اور مندرون مین پہرا کرتے ہین جنکو بشن
یا اونکے کسی مظہر سے تعلق ہے - تلسی کی تسبیح ہمیشہ گردن مین
رکھتے ہین اور ہندو یا مسلمان کسی باشد اگر اونکے مذہب مین داخل
ہونے کی آرزو کرتا ہے تو مانع نہین ہوتے بلکہ خوشی کا اظہار
کرتے ہین - انکا عقیدہ ہے کہ مسلمان لوگ من کل الوجوہ
پرستار بشن ہین - کیونکہ مذہب اسلام مین بسم اللہ کے
ورد کی نہایت تاکید بتائی ہے پس بسم اللہ مین بشن کا نام
شامل ہے - یعنی (بسم) بشن کا نام ہے - اسکا ترجمہ اسطرح کرتے ہین
کہ بسم ہے اللہ (نعوذ باللہ من ذلک - یہ لوگ تجرد اور بساطت
ذات بشن کے قائل ہین درحقیقت اوسکو مجسم نہین سمجھتے ہین کہتے ہین کہ
جمیع ارواح اوسکی نیروے وجود کا پرتو ہین اور جمیع اجسام

اوسکی ہستی کا سایہ تصور کرنا چاہئے۔ اس امر کے قائل ہین کہ جب اوسکی خواہش مقتضی ہوتی ہے کہ اپنی ذات کا ظاہر اظہور دکہاسے تو چہار دست بشکل ظاہر ہوتا ہے اور بشن کے مظاہر عشرہ ہین اوتار لینے کے مقر ہین۔ ترک حیوانی اس فرقہ کا اصول اول ہے۔ جملہ بیراگی حقیقتاً چار گروہ ہین۔ جنکے نام راماننج اور نماننج اور مادہواچارج اور رادہابلبہی ہین۔ جیسا کہ ہمنے پرستاران بشن ہین بیان کیا ہی۔ انہین چار قسمون کو بیراگی چار سنپردا کہتے ہین۔

صاحب ہفت تماشا بعد تحقیق و تدقیق رقمطراز ہے کہ جملہ بیراگی حادث المذہب ہین۔ علی العموم بشنو کہلاتے ہین۔ لیکن بظاہر دو قسم مین منقسم ہین۔ ایک پرستار رام اور دوسری پرستار کنہیا۔ اور درمیان ہردو فریق کے ایسی نااتفاقی ہے کہ جب کبہی دونون گروہون کے کسی شخص سے باہم مقابلہ ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے پر اوسی قسم کے لعن وطعن کرتا ہی جیسے کہ بشنوان پرستاران رام وکنہیا مین ہم نے تحریر کیا ہے۔

فی الحال اس گروہ کے لوگ ہندوستان مین بڑی بڑی معابد ہنود اور تیرتہ ہای بزرگ مین موجود رہتی ہین۔ زمزمہ اور رقص کے ساتہ بت پرستی کرتے ہین اور گائیدن زنان و دختران بعقد ان خود

و بچہ بازی با اطفال پری جمال شب و روز انکا کام ہے۔ پیشانی پر
قشقہ سینہ اور بازو پر صندل ملتے ہین۔ ہر عورت کو خواہ پیر ہو
یا جوان یا دختر مادر کہتے ہین۔ لباس مین سے صرف ایک لنگوٹی
چادر جسکو ہندی زبان مین کمل کہتے ہین بدن کو لپیٹتے ہین اور
ظاہرا معمول طعام پر صابر ہین۔ لیکن خلوت مین جو کچھ کہ ہاتھ آوے
ہضم کرتے مین آراستہ پلنگ پر استراحت کرنا۔ زنان پری چہرہ اور
بچہ ہائے خوبرو کے وصل سے پہلو گرم رکہنا انکی عبادت مین شامل
ہے۔ بیراگی اور سناسی گروہ مین قدیم سے قلبی دشمنی ہے جہان
کہین تہوڑے تہوڑے اشخاص بھی دونو گروہ کے جمع ہو جاتے ہین
ممکن نہین کہ بغیر قتل و خون کے مخلصی ہو۔ باوجودیکہ حکومت
گورنمنٹ انگلشیہ کا ایسے دو اسباب ایسی پیدا کرنیکا انسداد مانع ہے
لیکن انکا اجتماع بغیر رنگ لائے نہین رہتا۔

کبیر پنتھ

نہ ہندوم نہ مسلمان نہ گبر و ترسائی — مرا بہ نیست کیہ کار با خدا دارم

کبیر بیراگی جولاہا اور چیلا [illegible] ہوا ہے۔ سنہ عیسوی کا [illegible]
[illegible]

اس شخص کے حال میں اکثر مورخین نے چند حکایتیں نقل کی ہیں۔
انہیں سے اس جگہ ایک ہم ہی بیان کرتے ہیں جس سے اس بندۂ
خدا کی صفائی قلب اور عادات کا استنباط ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب کبیر کو اس امر کی جستجو ہوئی کہ راہ حق کی رہنمائی کے
واسطے انسان کو کسی خدا رسیدہ مرشد کی ضرورت لازمی ہے تو بہر
تلاش کاملان فرقۂ اسلام اور ہنود کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا
لیکن اسکے قلب کی تشفی کہیں نہیں ہوئی ایک روز شہرت سنکر
رامانند کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رامانند ایک ایسا شخص
بیراگی تھا کہ جسنے تعصب قلبی کی وجہ سے کسی مسلمان کی شکل کبھی نہیں
دیکھی تھی۔ اور کسی نیچ قوم سے گفتگو نہیں کرتا تھا لہذا کبیر بھی بوجہ
اپنی نیچ قوم یعنی جولاہہ ہونے کے آپکے فیض کلام سے محروم رہا۔ اس
ناکامی سے کبیر کو کوئی نتیجہ ہوا اور اسی پیچ میں تھا وہ سنی رامانند کی آمدو
رفت کی راہ میں خندق کھودی۔ اور ایک رات خود پوشیدہ بیٹھا۔
جبکہ آخر شب میں رامانند غسل کرنے کے واسطے چشمہ کی طرف گیا
اور طہارت سے فارغ ہوکر اپنی عبادت کرنے کے مقام پر واپس ہوا راہ
گذر ان کا وہ سر خندق پہنچا کبیر نے خفیہ خندق سے نکلکر رامانند
کے پاؤں پکڑ لئے۔ چونکہ شب تاریک تھی اسلئے کبیر کو رامانند

شناخت نکر سکا۔
رامانند برہمن دہیان گیان کی بدولت فنا فی الرام تہا اور اوسکی خیال مین سوای رام کے دوسری چیز ممکنات مین نظر نہین آتی تہی۔ لہذا اوسی حالت مین رامانند کے منہ سے لفظ رام نکلا۔ کبیر نے بمجرد سننے اس لفظ کے رامانند کے پاؤن چہوڑ دئے اور اوسی لفظ کو اپنا ورد کر لیا۔ یہانتک کہ مدت دراز کے بعد کبیر کی بہی وہی حالت ہوگئی جو رامانند کی تہی۔ اوسکو دنیا مین جو کچہ نظر آتا تہا وہ سراپا رام کا ہی جلوہ اسکی نظر مین معلوم ہوتا تہا۔ بعد انقضائے زمانہ دراز آنے جانے والون نے رامانند کی خدمت مین عرض کی کہ ایک شخص کبیر نامی قوم جولاہہ سے یہان بہت شہرت رکہتا ہے وہ اپنے آپ کو تمہارا شاگرد کہتا ہے حالانکہ تم ارذل اقوام سے ملتفت اور متکلم نہین ہوتے ہو۔ رامانند نے کبیر کو طلب کیا جبکہ کبیر کی آنکہہ رامانند کے چہرہ پر پڑی۔ کبیر کی زبان سے حالت بیخودی مین اسطرح لفظ رام نکلا جیسے کوئی کسی کو پہچان کر کہتا ہے۔ رامانند سنتے ہی کبیر کو آغوش محبت مین لیکر نہایت التفات ظاہر کرنے لگا۔ عام لوگ اس حالت کو

دیکھکر متعجب ہوئے اور اونکے دہرم اسنے دریافت کرنے لگے
رامانند کہ یہ بہمن عصر تہا جو ایدہ ہوا کہ یہ بہن اس زمانہ کا دلشی عالم کامل
خدا رسیدہ کبیر ہے۔ اسنے ذات حق کو اچھی طرح پہچانا ہے۔
لکہا ہے کہ ایک جماعت برہمنان شاستری کی دریاے گنگا کے کنارہ
جمع تھی اور آب دریا کی ستایش کرنے میں مصروف تھے اور اکثر یہ
اوسوقت کہہ رہے تھے کہ ایسا پاک پانی ہے کہ انسان کے تمام گناہ
اور آلایش اسمین غسل کرنے سے دور ہوجاتی ہے

اس درمیان میں اون برہمنون میں سے ایک نے پانی پینے کی خواہش
ظاہر کرکے کسی سے طلب کیا لیکن کبیر کہ یہ بھی اوسوقت اوس جماعت
کے قریب میں موجود تہا۔ اپنے ذاتی خلق کے سبب خود پانی لینے کو
گیا اور اپنے لکڑی کے کاسے میں دریا سے پانی لاکر اونکے سامنے
پیش کیا چونکہ کبیر جولاہہ تہا اور ایسی نیچ اقوام سے برہمن لوگ کوئی
شے لیکر کہانا یا پانی پینا [illegible] سمجھتے ہیں اوس برہمن نے
پانی پینے سے انکار کیا کبیر نے کہا تم لوگ ابھی کہہ رہے تھے کہ
گنگا کے پانی سے انسان کے تمام گناہ اور آلایش پاک ہوجاتی ہے
اور یہ عجب بات ہے کہ [illegible] پانی ہے جو اس گنگا کے پانی سے
اس پیالہ کا [illegible] کی کثافت نہ دور ہوئی تو انسان یا روح کی

الائش دور ہو کیونکر ہو سکتا ہے۔ جبکہ یہ پانی سے پیشے کی فرو پاکی
نہ کہو سکا تو اسقدر ستایش کی قابل نہین ہے۔ ہندوستان مین و آج ہے
کرہنگام پرستش اصنام قدرے گل وغیرہ نچھاور کرتے ہین۔ کبیر نے
ایک مالن کو دیکھا کہ کسی بت کی پوجا کی خاطر پھول چن رہی ہے۔ کبیر
نے کہا کہ ان پھولون مین روح نباتی ہے۔ اور جس بت کی پوجا کی خاطر
تو گل جمع کرتی ہے وہ مرگ بیخبری اور خواب جمادی مین گرفتار ہے
اوسمین روح نہین ہے۔ کیونکہ اوسکو انسان نے کان سنگ سے جدا
کرکے تراشا ہے اور حالت روح مین بھی روح نباتی کو روح جمادی پر
فوقیت کا درجہ حاصل ہے۔ یہ بیعقلی کا کام ہے۔ غور کرنا چاہیے کہ
کہ تراشندہ سنگ کہ ہمیشہ سینہ سنگ پر پاؤن رکھکر بیٹھکر اوسکو تراشتا ہے
اگر اوسمین روح یا قدرت ہوتی تو تراشندہ کو کچھ سزا دے سکتا۔
دانا ہے بیدار دل کو (کہ مراد راقم سطور سے ہے) پوچھنا چاہیے
کبیر نے ایسی ایسی مضامین زبان سے نکالے ہین کہ سوا صاحب کمال
ور صاحب باطن کے دوسرا نہین کہہ سکتا۔ اسکی باتون مین سر اسر
تصوف بھرا ہوا ہے۔ بہت سی تصانیف ہندی اشعار کی ہیے
(جنکو دوہا کہتے ہین) تمام توحید اور تصوف سے مملو ہے۔ اس
سکا ہمیشہ خیال رہا کہ ہندو مسلمان دونون گروہون کو ایک کرنا چاہیے

چنانچہ اسکی تصانیف اور اقوال اگر غور سے دیکھی جائیں تو ہندو اور مسلمان جو چاہے اپنی طرف منسوب کر سکتا ہے۔ اسیواسطے اسکی قبر کو ہندو اور مسلمان دونوں متبرک مقام جانتے ہیں اور دونوں گروہ جمع ہوتے ہیں۔

کبیر شاہ بہت فقراکو نیک اور بہتر جانتا مساکین کی مہمانی سے خوش ہوتا تھا الغرض کوئی دقیقہ کسی مہمان کی خاطرداری میں اوٹھا نہیں رکھتا تھا۔ ایک عجیب وغریب حکایت کبیر کی مہمان نوازی کی میرزا محسن نے لکھی ہے جسکو ہم بھی نقل کرتے ہیں۔ کہ ایکروز ایک جماعت فقرا کبیر کے مکان پر پہونچی اور مہمان ہوئی۔ کبیرنے اپنی عادت کی موافق اونکو اپنے مکان میں جیسے کہ موجود تھی عمدہ جگہہ قیام کے واسطے بتائی۔ اور مہمانی کے کاروبار میں مصروف ہوا لیکن مہمان نوازیوں نے کبیر کی یہ حالت بنادی تھی کہ اوسوقت ایک جیسہ پاس موجود نہ تھا۔ اور زیور وغیرہ کی قسم سے بھی نہ تھا جو صرف دعوت مہمانان ہوتا۔ ناچار ہوکر ادھر اودھر قرض تلاش کیا مگر مہمانوں کی بدقسمتی سے میسر نہوا۔ تب کبیرنے اپنی بی بی سے کہا کہ تو ہمسایہ میں جا اور جو کچھہ تجھکو قرض مل سکے لا۔ زوجہ نے جواب دیا کہ کسی سے امید نہیں البتہ ایک بقال دوکاندار جو فلاں محلہ کے بازار میں بیٹھتا ہے

بدنظری سے ہمیشہ دیکھتا ہے میں یقین کرتی ہون کہ اگر اوس سے کچھ سوال کرون تو عجب نہیں جو وہ کچھ دے - لیکن وہ بدنظر تھا جب سے شوہر کی ہمت اوس سے طلب کرنے کی نہیں ہوئی - کہنے لگا کہ مہمان کی مدارات مجھپر فرض ہے - تو جلدی اوسکے پاس جا اور جس طرح سے ممکن ہو کچھ سامان لا - کہ ان کی تواضع میں دیر نہو - عورت لاچار ہوکر بقال کی دکان پر گئی - چونکہ اوسکی بدنظری سے اس عورت نے اوسطرف کی راہ بھی چھوڑ دی تھی اور تکلم تو ممکن بھی نہ تھا - اب جو بقال نے اوس عورت کو اپنی دکان پر دیکھا تو نہال ہوگیا - اور کہا کہ آج شاید مراد پوری ہو - جب عورت نے سوال کیا تو بقال جو آمادہ ہوا کہ آجکی شب اگر تو میرے بستر پر گذارے اور وعدہ تسلیم کرے تو جو کچھ درکار ہو میں دے سکتا ہون - ناچار عورت نے خاوند کی غربا پروری کے سبب اوسکے ناپاک سوال کو منظور کیا اور وقت معین آنے کا اقرار کرکے کچھ نقد و جنس لیکر گھر آئی - اور مہمانوں کی آسائش خاطر و مدارات کرکے وقت معین پر بقال کے پاس جانے کو مستعد ہوئی - اتفاقاً اوس شب طوفان باد و باران اس شدت سے ہوا کہ انسان کی ہمت باہر نکلنے کی مقتضی نہ ہوتی تھی - بقال یہ اتفاق طغیان باران دیکھکر مایوس ہوگیا اور کہا کہ آج پھر آرزو پوری ہونے میں

کہنہ مشت پڑ گئی - لیکن جب کبیر مہمانوں کو بعد فراغت طعام مشغول خواب میں مصروف کر چکا تو وقت معین پر عورت کو ایفائے وعدہ کی غرض سے اپنی کاندھے پر سوار کرکے اور اوپر ایک کمبل ڈالکر بارش کا بچاؤ کرکے روانہ ہوا اور بقال کی دکان کے قریب ایک گوشہ میں عورت کو اتار دیا اور کہا کہ میں یہاں جب تک تو واپس نہ آئیگی موجود رہونگا - چنانچہ - اور اپنے ایفائے وعدہ سے اوس بالہوس کی ہوس کو بجھایا - عورت بقال کے پاس پہونچی تو بقال بہت متعجب ہوکر پریشان ہوا کہ ایسے طوفان میں تو نے کس طرح آنیکی ہمت کی - عورت نے کہا کہ صرف اس غرض سے کہ تو مجھکو دغا باز نہ سمجھے ایفائے وعدہ مجھپر ضرور تھا - لیکن جب بقال نے دیکھا کہ ایسی بارش میں اتنی دور آئی - اور نہ اسکے پاؤں بھیگے نہ بدن تر ہوا اور زیادہ متعجب ہوکر پوچھنے لگا - عورت نے تمام حقیقت یعنی شوہر کا کاندھے پر سوار کرکے لانا اور مہمانوں کے واسطے سامان لیجانے کی غرض سے بقال سے وعدہ کرنا وغیرہ - بیان کیا - بقال کبیر کی یہ [illegible] سنکر ششدر ہوگیا اور بیہوشی طاری ہوگئی جب ہوش آیا تو [illegible] - کبیر کے پاؤں پر [illegible] چاہی اور [illegible] اس حال [illegible] - [illegible]

بیراگی ہو گیا۔
لکھا ہے کہ جب کبیر مر گیا تو ہندو اور مسلمان دونوں گروہ اوسکی نعش پر تنازعہ کرنے لگے۔ مسلمان کہتے تھے یہ مسلمان تھا۔ اسکو دفن کرنا چاہیئے۔ ہندو کا قول تھا کہ کبیر ہندو تھا اسکی نعش کو جلانا مناسب ہے۔ ہزاروں ہندو اور مسلمان جمع تھے۔ ایک فقیر اوسکی نعش پر آیا اور کہنے لگا کہ کبیر ہر دلعزیز انسان تھا زندگی مین ہمیشہ تم دونون گروہوں کو رضامند رکھتا رہا ہے بعد مرگ بھی تمھاری رضا کے خلاف اوس سے نہو گا بہتر ہے کہ اس کی نعش کو حجرے مین بند کر دو اور بعد تھوڑی مدت کے دیکھنا جیسا کچھ اوسکو منظور ہوگا اوسکا ظہور ہوگا۔ چنانچہ نعش حجرے مین بند کرکے تھوڑے عرصہ کے بعد حجرہ کھولا۔ تو نعش غائب تھی۔ دونون حیران رہ گئے آخر مقام جگنا تھ مین جہان کہ سورج کا مندر ہے اور رتھہ جاترا ہوتی ہے مسلمانون نے اوسکی یادگار کے واسطے فرضی قبر بنائی جو اسوقت تک ایک متبرک جگہہ سمجھی جاتی ہے۔ اور بعض بعض مقامات پر ہندو اور مسلمانون نے یادگار کے واسطے قبرین اور مندر بنا لئے ہین۔ ہر سال روز معین مین وہان میلہ جمع ہوتا ہے شعر
امید ہست چنان نیزی کہ بعد از مردن ❊ انگشت گزیدنی بہ یاران ماند

عرفی کہتا ہے - چنان بانیک و بد بسر کن کہ بعد از
مردنت عرفی ‌‌‌‌‌‌؞ مسلمانت بزمزم شوید و ہندو بسوزاند ؞

نامدیو بیراگی

اور ایک نامی گرامی بیراگی - نامدیو گذرا ہے - اسکے حالات مین لکھا ہے کہ ایکوقت بتکدہ بشن مین برہمن اور نقال بہت سے جمع تھے - نامدیو کی کثیف حالت دیکھکر اوسکو مندر سے باہر نکالدیا - کہ یہ شایستہ مقامات متبرک نہین ہے - نامدیو بتکدہ سے باہر نکلکر پشت بتکدہ پر آکر بیٹھ گیا - اسکے بیٹھتے ہی وہ بتخانہ روگردان ہوا اور اوسطرف پھر گیا جدہر نامدیو بیٹھا تھا - الغرض بیراگی لوگ ریاضت وغیرہ کے معتقد نہین ہین کہتے ہین زبان سے بشن کا نام لیا جاوے خواہ کسی حالت مین ہو - یہی بندگی اور یہی ریاضت ہے - اسی سے مکت حاصل ہوگی - اور یہی ذریعہ حق سے واصل ہونے کا ہے - بیراگی فرقے کے بزرگ لوگ معتقد ہین کہ اونکے عقاید اور خیالات وید اور آسمانی کتب کے خلاف ہین - وہ نہ اپنے ہندو نہ مسلمان ہونے کے مقر ہوتے ہین نہ کسی دوسرے فرقے سے اپنے آپ کو نسبت دیتے ہین - بہت سے مسلمان بھی اس فرقے کے پیرو ہین جو اونہین مین ہل مل گئے ہین اور اکثر فقرا

اور دریوزہ گردون کی حالت مین ظاہر ہوتے ہین۔
اسی گروہ کا ایک مرتاض نارائن داس نامی تہا کہ اپنے آپکو
پہلا پیغمبر عہ دانی ظاہر کرتا تہا۔

عہ بیراگیون کے چار گروہ ہین۔ ایک پہلا گروہ رامانج کے نام سے مشہور ہے رامانند
اسی رامانج کا چیلا تہا۔ رامانج کے معتقد گروہ کا نام رامانندی ہے۔

صاحب دبستان اس شخص سے خود ملاقی ہوا ہے۔ وہ لکہتا ہے
کہ نارائن داس ایک تارک الدنیا انسان تہا جس شخص کو دیکہتا اوسکی تعظیم
ضروری کرتا۔ اور کہتا کہ یہ جسم بیت اللہ ہے۔
پیراتہا کوالی (دکولی) یہ قوم کہتریون کے فرقے مین سے ایک شاخ
ہے۔ چونکہ اوجوہ چند در چند اصل کہتریون سے جدا منسوب ہوتی ہے
اس خدا رسیدہ کا اصل وطن گجرات مضافات پنجاب مین تہا۔
دنیاداری کے علایق ترک کرکے وزیرآباد مین نکل آیا اسکا یہی ہدایت
پیرا اعتقاد تہا۔ کہتا کہ سب فضول ہے۔ اوسکا عقیدہ ہے کہ
مرتاض لوگون نے سابق کے جنم مین مخلوق خدا کو حیران اور سرگردان
کیا تہا جسکی سزا مین اب خود حیران ہو رہے ہین۔ اور اسی طرح
ہر ایسی عبادت کو جسمین کچہہ رنج اور تکلیف پہونچے عبادت نہین
خیال کرتا۔ بلکہ کہتا تہا کہ اونکے سابق افعال کی سزا ملتی ہے۔

چنانچہ روزہ داروں کی طرف اوسکا خیال ہے کہ پہلے جنم میں زیادہ شہوت نکلتا ہوگا یا بیمار کیا ہوگا - جو اب خود مبتلا ہے گرسنگی میں - اور پیدائش پر ملتفت نہ ہو سکا اپنے پہلی سوتوں کو خواب سے مانع رہے ہیں - تھا ویسہی فریشتے کے سیاسی (کہ مدت دراز تک ایک پاؤن پر کھڑے ہونیکی ریاضت کرتے ہیں) اوسکے قول کی موافق وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی پہلی حیات میں خادموں کو ہنستے وقت بیٹھنے اپنے حضور کھڑے رہنے پر مجبور کیا تھا - علی ہذا القیاس بہ ناصبوری اور طواف کرنیوالے ہیں اوسکے ایسے خیالات سے آزاد نہیں رہتے ہیں جو لوگ قربت عورات سے مجتنب ہو چکے ہیں اوسکے کہنے کی موافق وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی دختروں اور متعلقہ عورات کو جو کہ قابل نکاح و شوہر تھیں با وجود وقت رسیدہ ہونیکے اونکو لطف زندگی سے محروم رکھا تھا جسکا نتیجہ اب خود بہگت رہے ہیں -

لیکن یہ شخص بھی آزار و ایذا کا قائل نہیں ہے - اور [illegible] سے اوسکے سکونت یا عشرون کو بھی برا جانتا ہے کہ اوس میں بھی ایک نوع کی تکلیف ہوتی ہے - مگر عقیدہ پیدا کیا ان سے خلاف اسکا عقیدہ ہے - کہ کوئی اوتار نہیں ہو سکتا ہے اور [illegible] ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ حلول اور اتحاد سے منزہ ہے - لیکن یہ بھی ہے کہ توحید کا منکر بھی نہیں -

اسی پیرانہ کے ہم عقیدہ اور اسی زمانہ مین ایک شخص اننار گذرا ہے لیکن اسمین اور پیرانہ مین اسقدر فرق تہا کہ شخص آخر الذکر وحدت الوجود کا قائل تہا اور وہ نہین - اور اکثر اپنے خیالات کے سبب بیمار کے پرہیز وغیرہ کرنے کا بہی منکر تہا - کہتا کہ بے سود ہے - پیرانہ اور رکوتی اور اننار وغیرہ قریب قریب ایک ہی زمانہ مین گذرے ہین جو کہ سنہ ۱۴ سے سنہ ۱۵ ہجری تک محسوب ہوتا ہے -

چیتن

کبیر کے پینسٹھ برس بعد اس شخص کی پیدایش ہوئی ملک بنگال کے شہر ندیہ مین ایک برہمن کے گھر پیدا ہوا چوبیس برس کی عمر تک تحصیل علم اور دنیاداری مین پہنسا رہا بعد اسکے پہر شادی کرکے تہوڑے عرصہ کے بعد تارک الدنیا ہوگیا اور ملک اڑیسہ مین جاکر اشاعت دین کرنی شروع کی - اور سنہ ۱۵۲۷ع مین لوگون کے سامنے سے روپوش ہوگیا - اس شخص کی بدولت بنگالہ اور اڑیسہ مین بشن کی پرستش جاری ہوئی - لیکن بشن کی پرستش کے ساتھ جگناتھ جی کی پوجا کی شاخ اسکی لگائی ہوئی ہے - اپنے بے انتہا کمالات دکہاکر لوگونکو اسقدر معتقد بنا گیا ہے کہ اوسکے مرنے کے بعد سے اسوقت تک اوس ملک مین عوام اوسکو بشن کا اوتار سمجھکر اوسکی بہی پرستش کرتے ہین - اسنے بہی ذات کا لحاظ مثل رامانند وکبیر معدوم

بشنو پرست) اپنی تعلیم میں سے بالکل اوٹھا دیا تھا - اس کا خیال تھا
کہ ہر دل ایمان کی قابلیت رکھتا ہے - ہر ذات ایمان کے سبب پاکیزہ
ہو سکتی ہے - الغرض ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا
ماحصل تھا - اور وہ تعلیم بھی صرف دھیان گیان سے کرنا پسند کرتا تھا
ظاہری کوئی برتاو اوسکے عمل میں نہ آتا تھا - گرو کی اطاعت کی زیادہ
تاکید ہے - لیکن یہ بھی تعلیم تھی کہ دینی اور دھرمی اوستاد یعنی گرو کو بجائے
ماں باپ کے تصور کرو دیوتا کی برابر نہ قرار دو - اسکے پیرو اکثر خانہ دار بھی
ہیں اور بعض تارک الدنیا بھی ہیں - ہر ذات کے لوگ اسکے چیلے ہیں
بعض لوگ تجرد میں عمر بسر کرتے ہیں - بعض مثل بھکاریوں کے دریوزہ گری
کرتے ہیں - لیکن دینی تعلیم دینے والے اکثر متاہل اور خانہ دار دیکھنے
میں آتے - جو کرشن جی کے مندر کے احاطوں کی کوٹھریوں میں پائے جاتے ہیں
ملک اوڑیسہ میں چیتن کی بھی پرستش گھر گھر ہوتی ہے متمول لوگ
چھوٹے چھوٹے مندر اپنے گھروں میں بنا لیتے اوسمیں مورت رکھکر
پرستش کیا کرتے ہیں - اکثر عورات بھی اس فرقہ میں حالت تجرد میں
بسر کرتی ہیں - سوائے ایک لٹ کے باقی تمام سر کے بال بھی منڈاتی
ہیں - الغرض بنگالہ اور اوڑیسہ میں کشن اور چیتن کی پرستش مساوی
درجہ پر ہوتی ہے -

بلبھ سوامی

چیتن کی وفات کے بعد سنہ ۱۵۲۰ء میں بلبھ سوامی پیدا ہوئے جنہوں نے
بشن کی پرستش کا ڈھنگ بدل ڈالا چیتن کے مرنے کے بعد وشن کی
روحانی پرستش موقوف ہوئی اور بلبھ سوامی کی تعلیم کے موافق یہ عقیدہ جاری
ہوا کہ روحانی آزادی جسکی کوشش تمام طریق مذکورہ بالا کرتے
چلے آئے ہیں اور اوسکے واسطے صدہا تکلیف برداشت کرتے اور سہتے
رہتے ہیں بغیر جسمی آزادی کے حاصل نہیں ہو سکتی - اور خدا کی
تلاش میں تنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی اور تجردی میں نہیں ہونا چاہیے
بلکہ عیش کی حالت میں خدا کی عبادت اور تلاش کرنا لازم ہے اسکا
بنا بریں اس گروہ میں وشن کی پرستش کی ساتھہ کرشن جی یعنی کنہیا کی
پوجا بھی ہوئی اور اونکی ظاہری حالت ذوق وشوق میں خدا کی عبادت کا
دھیان کرتے ہیں - کرشن اور رادھاجی کے عشق کا حال ایک مرعشق
الٰہی تصور کرکے خوش ہوتے ہیں - اس فرقہ والے دل میں خدا کی
عبادت کرتے ہیں اور کرشن کی مورت کو نہایت تکلف سے
سجاتے ہیں اور پوجتے ہیں

ایک شخص مہیان لال نامی اسی زمانہ میں اسی عقیدہ کا

پیر وگذرا ہے - جو کہ گجرات مضافات پنجاب مین بڑی شہرت رکھتا تھا بہت سے بیراگی اوسکے گرد انبوہ کیے رہتے تھے - یہ سادہ لوح ترک حیوانات جلالی وجمالی کا پابند تھا - ہر کہ ومہ کی تعظیم کرتا تھا - جوئین وغیرہ جو کہ سر اور کپڑون مین اکثر کثیف لباس اور غلیظ مزاجون کی پیدا ہوجاتی ہین - میان لال کے بہی پیدا ہوتی تہین - لیکن یہ شخص اونکو تن سے جدا نہین کرتا تہا - کہتا کہ اونکے روزی اور قوت میرے تن پر خدا نے پیدا کیا ہے - پہر کسواسطے اسکو جدا کیا جاوے - بیراگی لوگ اکثر کانون مین حلقہ ڈالا کرتے ہین جسکو ہندی زبان مین بالا کہتے ہین اور یہی لوگ جوگی مشہور ہین -

عقاید چارواکی

چارواکی فرقے کی حالات اور عقاید وغیرہ کچہہ سب سے نرالے پائی جاتی ہین - یہ فرقہ کسی پیشوا کا پیرو نہین ہے - بلکہ تمام پیشواؤن کو بدترین الفاظ سے یاد کرتا ہے - محسن کشمیری کے مکتوبات سے جو کہ ہنود کے فقرا کی بہگت مال سے انتخاب کرتا ہے) معلوم ہوتا ہے کہ اس گروہ کے عالمون نے انسان کی روح اور نفس ناطقہ کو اس طرح یقین کیا ہے کہ جسم انسان مین پانچ اسکند یعنی پانچ قوتین ہین اونکے مجموعہ

یا ہراک کو نفس ناطقہ کہتے ہین - اول قوت یعنی کسی شے کا حواس
ظاہری سے ادراک کرنا - اسکو روپ اسکند کہتے ہین - اور مفہوم
حواس کو وید یا اسکند کہتے ہین خودی اور منی اور انانیت کا
گیان اسکند نام ہے - اور حیوانات کو جان لینا اسکو سنگیان
اسکند کہتے ہین - اور جو کچھ دل مین خیال پیدا ہوتے ہین اونکو
سنسکار اسکند بیان کرتے ہین - اونکا دعوے ہے کہ سواے
ان پانچ اسکند کے بشر اور حیوانات کے جسم مین نفس ناطقہ کوئی
دوسری شے نہین ہے - عالم اور مخلوق کے واسطے کوئی صانع
درکار نہین - اور اس جہان کا کوئی بنانے والا نہین ہے - اعلی
اور ادنی ہونا عالم کی طبیعت پر موقوف ہے - جو کچھ کہ وید مین لکھا
ہے اور ہم پر ظاہر نہین ہوا ہے اوسکے سچ ہونے مین کلام ہے
ورنہ ظاہر ہونے کی وجہ کیا ہے - اور جس چیز پر کوئی دلیل بھی نہو
صرف حکم ہی ہے ہم اوسکو کس طور پر سچ تصور کرین - وید کے
مضامین کے جھوٹ ہونے پر صاف ثبوت ہے کہ وید مین ہوم
کرنے کا حکم دیا گیا ہے جسکا نتیجہ بیان کیا گیا ہے کہ صاحب ہوم
کو مرنے کے بعد اچھے مراتب ملینگے - اور ہوم کا اجر فرشتونکو پہونچتا
ہے - تو بیان سے غور ہے کہ جو چیز آگ مین ڈالی گئی اور خاک ہو گئی

پہر وہ خاک شدہ اشئے کس طرح فرشتون کو پہونچیگی - اور وید مین لکہا ہے کہ مرنے کے بعد متوفی کے وارث طعام وغیرہ خیرات کرین جسکا ثواب متوفی کو ملیگا - یہ بالکل لغو ہے - کیونکہ مثلاً فرض کرو کہ اپنا کوئی شخص وطن سے دو چار منزل دور چلا جائے اور سکے لواحق عمدہ عمدہ کہانے طیار کرکے خیرات کرین - کیا ہو سکتا ہے کہ اوسکو وہ دور شدہ شخص پا سکتا ہے اور سفر مین اوسکی گرسنگی کو مفید ہو سکیگا - جب زندگی مین نہین پا سکتا تو بعد مردن دوسرے ملہ جہان مین کس طرح اس طعام کی لذت اور اثر سے بہرہ یاب ہو سکیگا - یہ صرف برہمنونکا خام خیال ہے اور اپنی مٹھی گرم کرنے کا کام ہے ذی شعور انسان ایسے لغو عقاید سے دور رہین - اور اسی طرح ایک احکام وید سے یہ ہے کہ گنہگار سختی عذاب اور نکوکار اجر ثواب سے بہرہ یاب ہوگا - یہ دونون قول دروغ ہین - کیونکہ ظاہر ہے کہ دنیا مین گنہگار تکلیف روزہ اور ٹھنڈے پانی سے غسلون اور شب بیداری اور طاعات اور عبادات وغیرہ سے آزاد اور آسودہ ہے البتہ نکوکار پابند وید ان سب بلاؤن مین گرفتار ہے کہ جو درحقیقت عذاب اور تکالیف ہین پس

ملہ وید کے پیرو تعلیم کرتے ہین کہ بعد مردن روح انسان دوسرے جہان مین جاتی ہے - فرقہ چارواگی اسکا قائل نہین ہے -

ہر دانا عاقل کو لازم ہے کہ تمام لذتون اور راحتون سے بہرہ یاب
رہے اور مشتہیات سے محروم نہو کیونکہ سوا اسکے کہ بعد فنا خاک مین ملکر
پھر یہان آنا نہوگا۔ مصرع۔ باز آمدنت نیست چو رفتی رفتی ٭
لیکن انسان کو لازم ہے کہ آزار حیوان سے دست کش رہے
کیونکہ اس وجہ سے وہ خود آزار دیکھنے کا مستحق ہوگا دوسرونکو
آزار پہنچانا بھلا نہین ہے۔ ان عقائد کے لوگ ہندوستان
مین بہت سے گذرے ہین۔ جراد ہوئے اس گروہ کے
عالمونکا ترک عبادت یہ ہے کہ جبکہ صانع عالم ظاہر نہین ہے
اور ادراک بشری اوسکے اثبات پر قادر نہین ہوسکتا تو ہمکو
ایک ذات مظنون اور موہوم بلکہ معدوم کی بندگی کرنا لازم نہین
معابد اور صوامع وغیرہ مین چھپا ہونا۔ اور وجود فرشتونکا
پھر جو کہ سواے خیال شہود کے کوئی وجود نہین رکھتے ہین قائل
ہونا اور جنت کی ذہنی راحتون کی امید پر حیوانکی طرح بے
وقوف بنکر موجودہ نعمتون اور راحتون سے باز رہنا دانائی کا
کام نہین۔ عاقل لوگ نقد کو ادھار پر نہین چھوڑتے ہین
جو کچھ ظاہر نہو اوسپر یقین کرنا بیہودہ اور نادانی ہے اوسکے
خیال کے موافق وید حقیقت مین اون لوگون کے اقوال ہین

چونکہ چار دست تھے - آسمانی کتاب اوسکو تصور کرنا عین حماقت ہے
اجسام عناصر اربعہ سے ترکیب پاتے ہین اور عناصر اربعہ کا مقتضا یہ ہے
جسم کی شکل ہوتی ہے - جب کہین کسیکو وید پڑھتے سنتے ہین یا دیکھتے
ہین اوسکا تمسخر کرتے ہین اور اسیطرح تمام افعال پیروان شرع ہنود پر
خندہ زن ہوکر اوس سے نفرت ظاہر کرتے ہین - اور اونکے مقابل
جب کبھی ہنود برہما اور بشن اور مہیش کا ذکر (اونکو خالق اور حافظ
اور ہادم عالم تصور کئے ہوئے ہین) ذکر کرتے ہین تو چار روانگی اوسکو
فحش کے ساتھہ اس طرح تشبیہ دیتے ہین کہ ذکر اور خصیتین سے
مراد ہے - جب ہندو لوگ کہتے ہین کہ بشن چہار دست تھا تو جواب
دیتے ہین کہ عورت سے مباشرت کرنے کے وقت ہر شخص کی یہی
حالت ہوتی ہے - جب ہندو کہتے ہین کہ مہادیو کے سر پر سے دریا ے
گنگ روان ہوا ہے - تو اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ذکر کی حالت
بھی انزال اور بول کے وقت ایسی ہی ہوتی ہے - اور اسیطرح
اور برہما کو بیچ دان تصور کرتے ہین -

علی ہذا القیاس اسی ڈہنگ کے بہت سے لاطائل اور بیہودہ عقاید
اور خیالات کے پابند ہین - ان عقاید کی تعلیم اکثر سینہ بسینہ ہوتی ہے
بعض بعض قصص اور ایسے ہی خیالی عقاید کے مکتوبی مجموعے بھی اس

کے سرگروہوں کے پاس پائے جاتے ہیں۔

عقاید سراوگیان

اوسوال۔ اور سراوگی۔ اور جتی۔ اور جین۔ یہ سب ایک ہی فرقہ کے نام ہیں۔ دراصل یہ بودہ دہرم سے نکلا ہے۔ جسکو کہ اوس گوتم بودہ نے مسیح سے پانچسو برس قبل ہند مین جاری کیا تہا جسکا بہت مفصل حال ہم التثلیث جلد دوم الہند مین لکھہ آئے ہین۔ اس گروہ کے بعض عقاید کا آغاز تو گوتم کی زندگی مین ہی ہو گیا تہا۔ لیکن یہ عقاید بطور خود کوئی مذہب نہ تہے انکو فروغ نوین اور آٹھوین صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اسوقت مین ان عقاید کے تعلیم و وعظ اور جگہہ جگہہ اونپدیش ہونے لگے تہے اور اسی وقت سے مستقل جداگانہ ایک مذہب تصور کیا گیا۔ اس مذہب کے زیادہ تر مقبول بودہ کے پیرو ہین کیونکہ گوتم بودہ کے دہرم مین کچہہ خیالات پوران سے لیکر اور کچہہ بطور خود افراط کر کے اسکے پیشواؤن نے یہ نیا دہرم چلایا ہے۔ یہ لوگ اوتار وغیرہ کے قائل نہین ہین۔ ذات خداوند تعالی کو حلول اجساد سے پاک جانتے ہین۔ لیکن تناسخ ارواح یا اجسام مختلفہ کے قائل ہین۔ وید اور پوران کے منکر

ہین بلکہ ان کے خیال کی موافق شریعت ہنود بدترین شریعتہائے عالم
سے ہے - اگر کسی شخص سے اونکو آزار پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ شاید
اس شخص نے گنگا کا پانی پیا ہے کہ جسے افعال اسکی خصلت ہے -
یہ لوگ آزار جانوران سے نہایت محتاط ہین یہانتک کہ دریا مین پایاب
اوترتے وقت نہایت احتیاط سے پاؤن رکھتے ہین اس خیال سے
کہ مبادا کوئی حیوان انکی پاؤن سے مرجائے - ہمیشہ موہنہ کو کپڑا
لپیٹے رہتے ہین - تاکہ سانس کی آمد و رفت سے ہوا کے باریک
حیوان جو نظر نہین آتے ہین مرنہ جائے - سبزہ پر پاؤن نہین رکھتے
کہ اوسمین روح ہوتی ہے - اور اکثر حشرات الارض بہی چہپے ہوتے ہین
اونکو صدمہ نہ پہونچے - پانی پیتے وقت کپڑا موہنہ کو لگا کر پانی چہان
کر پیتے ہین تاکہ پانی کے باریک کیڑے موہنہ مین چلنے سے مرنہ جائین
بعدہ اوس کپڑے کو لمحہ دو لمحہ پانی مین رکھتے ہین کہ اگر پانی کے حیوان
کپڑے مین آگئے ہون تو پہر پانی مین چلے جائین - اکثر بنگال اور
بہورہ ہنود اس عقیدہ کے پابند ہین - مارواڑ مین یہ لوگ زیادہ تر
سکونت گزین ہین بعض صنعات دکانداری ہی اونکے مولد اہیر سکون ہین
- غلہ فروشی اور ملازمت اونکا خاص پیشہ ہے - اس فرقے کے فقیر
جتی اور [illegible] لونکرہ - کہتے ہین [illegible]

کے سرگروہون کے پاس پائے جاتے ہین۔

عقاید سراوگیان

اوسوال۔ اور سراوگی۔ اور جتی۔ اور جین۔ یہ سب ایک ہی فرقہ کے نام ہین۔ دراصل یہ بودہ دہرم سے نکلا ہے جسکو کہ اوس گوتم بودہ نے مسیح سے پانچسو برس قبل ہند مین جاری کیا تہا جسکا بہت مفصل حال ہم التثلیث جلد دوم الہند مین لکہہ آئے ہین۔ اس گروہ کے بعض عقاید کا آغاز تو گوتم کی زندگی مین ہی ہوگیا تہا لیکن یہ عقاید بطور خود کوئی مذہب نہ تہے انکو فروغ نوین اور آٹہوین صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اسوقت مین ان عقاید کے تعلیم و عقائد جگہہ جگہہ اوپدیش ہونے لگے تہے اور اسی وقت سے اسکو جداگانہ ایک مذہب تصور کیا گیا۔ اس مذہب کے زیادہ تر مسائل بودہ کے پیرو ہین کیونکہ گوتم بودہ کے دہرم مین کچہہ خیالات پوران سے لیکر اور کچہہ بطور خود افراط کرکے اسکے پیشواؤن نے یہ نیا دہرم چلایا ہے۔ یہ لوگ اوتار وغیرہ کے قائل نہین ہین۔ ذات خداوند تعالی کو حلول اجساد سے پاک جانتے ہین۔ لیکن تناسخ ارواح یا اجسام مختلفہ کے قائل ہین۔ وید اور پوران کے منکر

ہین بلکہ ان کے خیال کی موافق شریعت ہنود بدترین شریعتہائے عالم
سے ہے۔ اگر کسی شخص سے اونکو آزار پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ شاید
اس شخص نے گنگا کا پانی پیا ہے کہ جس سے افعال اسکی خصلت بنے۔
یہ لوگ آزار جانورون سے نہایت مجتنب ہین یہانتک کہ دریا مین پایاب
اوترتے وقت نہایت احتیاط سے پاؤن رکھتے ہین اس خیال سے
کہ مبادا کوئی حیوان ان پاؤن سے مر جائے۔ ہمیشہ موہنہ کو کپڑا
لپیٹے رہتے ہین۔ تاکہ سانس کی آمد و رفت سے ہوا کے باریک
حیوان جو نظر نہین آتے ہین مر نہ جائے۔ سبزہ پر پاؤن نہین رکھتے
کہ اوسمین روح ہوتی ہے۔ اور اکثر حشرات الارض بھی چھپے ہوتے ہین
اونکو صدمہ نہ پہونچے۔ پانی پیتے وقت کپڑا موہنہ کو لگا کر پانی چھان
کر پیتے ہین تاکہ پانی کے باریک کیڑے موہنہ مین جانے سے مر نہ جائین
بعدہ اوس کپڑے کو لحمہ دو لحمہ پانی مین رکھتے ہین کہ اگر پانی کے حیوان
کپڑے مین آ گئے ہون تو پھر پانی مین چلے جائین۔ اکثر بقال اور
بوہرہ ہندو اس عقیدہ کے پابند ہوتے۔ مارواڑ مین یہ لوگ زیادہ تر
سکونت گزین ہین بعض مقامات دکن مین بھی اونکے مولد اور مسکن ہین
۔ غلہ فروشی اور ملازمت اونکا خاص پیشہ ہے۔ اس فرقے کے [illegible]
گرو جیتی اور [illegible] کہتے ہین۔ [illegible]

کرانے ہین اکثر اسقدر محتاط ہین کہ راہ مین چلتے وقت سوکہے درختونکی شاخون سے جاروب بناکر اپنے آگے آگے زمین کو صاف کرتے چلتے ہین تاکہ اگر حیوان کسی مقام پر پوشیدہ ہو تو ظاہر ہوجائے کہ اوسکے قدم کو بچایا جائے - اکثر انمین صاحب جاہ و دولت ہین - دانشمندی مین بہی حصہ لئے ہوے ہین اور تجرد اور پارسائی کے ساتھہ عمر گذارنا بہتر جانتے ہین - مصنف دبستان المذاہب ناقل ہے - کہ اس گروہ کے دو فرقہ ہین - جنکے نام لونکی اور پوجاری ہین - لونکی خدای تعالی کو یگانگی کی صفت کے ساتھہ یقین کرکے پوجتے ہین اور جمیع نقایص نقص و نقائص اور حلول و اتحاد وغیرہ سے منزہ جانتے ہین - اور بت پرستی کو برا سمجہتے ہین -

اور دوسرا فرقہ پوجاری بت پرستی کا پابند ہے - اونکے بتکدے بنے ہوے ہین جنمین صرف پارسناتہہ کی مورت پوجی جاتی ہے - سوا پارسناتہہ کے دوسرے کوئی مورت آنکی پرستش مین نہین آتی نہ کسی کی طرف معتقد ہین - دونون فرقون کے اشخاص ہر قسم کے گوشت اور اون قسم ترکاریون سے جوکہ گوشت کے رنگ اور ذائقے سے مشابہ ہین یا انکی شکل ہین کامل پرہیز رکہتے ہین - اکثر دیکہا گیا ہے کہ اگر کسی سراوگی نے ترکاری تراش کر پکانے کے واسطے رکہی ہے اور کوئی شوخ مزاج

انسان اوسطرف گذرا - گذرنے والے نے صرف اتناہی کہا کہ (ترکاری
کاٹ کر طیار کر لی) پس سرا وگی اوس ترکاری کو کبھی صرف مین نہین
لائیگا - کیونکہ گوینده کی زبان سے لفظ (کاٹنا) نکلا تہا - اور کاٹنا اونکو
خیال کے موافق اعضاے حیوان کے واسطے مخصوص ہے - لہٰذا
وه ترکاری پہینکدی جائیگی -

جہتی - لوگ اکثر اپنے قومی احباب کے گہر دعوت مین جاتے ہین لیکن
صرف اسقدر کہانا کہاتے ہین کہ اونکے کہانے سے کسی گہر والے کی خوراک
مین کمی ہونے پاے - چنانچہ چند گہرون سے دو دو چار چار لقمے فراہم
کرکے کہاتے ہین - ٹہنڈا پانی نہین پیتے - تلاش کرتے ہین کہ اگر کسی
جگہہ غسل کے واسطے پانی گرم ہوا ہے تو وہان سے تہوڑا لیکر تشنگی
بجہاتے ہین - اور ایک قسم کے فقرا انہین دونون قسم مین سے دیکھے گئے
کہ اونکا نام مہا اتما ہے وہ فقیر بالکل صورت اور لباس مین جتیون
کے مطابق معلوم ہوتے ہین - لیکن بال موچنے سے نہین نکلواتے
بلکہ ترشواتے ہین - اور روپیہ جمع کرتے ہین - گہرون مین کہانا پکاتے
ہین - آپ سرد پانی پیتے ہین - اور حالت تجرد کو برا جانتے ہین -

مسٹر الفنسٹن لکہتا ہے کہ یہ فرقہ نہایت کم آزار اور نہایت رحمدل
ہے - احتیاط کے سبب سے منہہ دہونا اور کلّی کرنا اور غسل کرنا شدت ضرورت

کے وقت پیش آتا ہے ورنہ بیچارے پانی کے کیڑونکی حفاظت کے
سبب تائب ہین۔ برخلاف اِن کے دیگر اقوام ہنود جب تک غسل
سے فارغ نہون کہانا کہانا بہی برا جانتے ہین۔ سراؤگیون یعنی بنیونکا
قول ہے کہ پانی کے وہ کیڑے جو نہایت باریک غیر معلوم ہین
پانی زمین پر گرنے سے ہلاک ہوتے ہین۔ جو لوگ ہوا سے دہن کی بہی
احتیاط کرتے ہین اونکو سیوڑا کہتے ہین۔ سیوڑا اکثر علوم حکمت مین
بہت کوشش کرتے ہین اور اکثر صاحب کمال گذرے ہین چنانچہ
ابو الفضل نے بہی اکبر نامہ مین جہان کہ ہدایت موجودات کا
ذکر کیا ہے اونکے اقوال کو قابل دلیل اور لایق ثبوت مانا ہے۔
سیوڑا لوگ بہی شادی نہین کرتے بلکہ تجرد کو پسند کرتے ہین۔ جو سراؤگی
کہ دہن نہین باندہتے ہین اور عورت سے اجتناب کرتے ہین اونکو
جتی کہتے ہین۔

چونکہ سراؤگی شرع ہنود سے باہر ہین اسلئے فرقہ اگروال سراؤگیون
سے عداوت قلبی رکہتے ہین۔ حالانکہ خود اگروال بہی پارسناتہہ کی
مورت کو پوجتے ہین اور رتہہ پر اوس مورت کو سوار کرکے بڑے تجمل
سے نکالتے ہین۔ لیکن سراؤگیونکی عداوت کچھہ ایسی رگ و پے مین سما
گئی ہے کہ اونکو دیکھکر اگروال ہنود خفا ہوتے ہین دوستا سے فرزانہ خوشی

مشہور سیاحان ایران سے ہے اپنے سفرنامہ مین لکھتا ہے کہ
مین نے ایک سرپورہ کو گجرات مضافات پنجاب مین دیکھا اور
اوس سے دریافت کیا کہ اپنے گروہ کے پیشواؤنکی کوئی ایسی
حکایت بیان کرو جو سب سے زیادہ نادر ہو - اوسنے جواب دیا
کہ ہمارے گروہ کے لوگ خواہ صاحب تجرد ہون خواہ ارباب تعلق
ہر حال مین اس امر کے ساعی ہین کہ کسی کو آزار نہ پہونچائین -
مگر صاحب خرد کم ہوتے ہین - اور علوم غریبہ مثل شعبدات وغیرہ
ہمارے گروہ مین بہت ہین - ایک مہا آتما نہایت دولتمند
اور متمول اور صاحب جاہ و ثروت تہا - ایک دولتمند عورت
اوسکی معتقد تہی اکثر نیازمندانہ حاضر ہی ہوتی تہی - ایکروز عورت
نے اپنے شوہر کی نامہربانیون سے تنگ آکر اوس مہا آتما سے
عرض کیا کہ کوئی تدبیر بتاؤ جس سے خاوند کی تعدی سے امن ملے
مہا آتما نے کچھ جواب نہ دیا - عورت نے کہا کہ اگر میری آرزو نہ پوری ہوگی
تو دوبارہ نہ آؤنگی - مہا آتما نے کہا کہ اگر مین تیرے آنے گوارا
کرونگا اور چاہونگا تو تو ضرور آسکیگی - یہ کہکر تہوڑی سی گہاس
اوٹہا کر اوسپر کچھ پڑہ کر اوسکو دی اور کہا کہ صاف شدہ پوشاک
پہنکر اس گہاس کو پانی کے ساتھ پیکر اپنے لباس پر چہڑک

تیرا شوہر تجہپر مہربان ہوجائیگا - عورت شادان ہوکر مکان کو چلی آئی اور اوس گہاس کو پتہر پر پہینکا ابہی اوٹہا نہین چکی تہی کہ شوہر مکان مین آیا اور عورت اوس گہاس کو پتہر پہ چہوڑکر کار و بار خانہ داری مین ایسی مصروف ہوئی کہ اوس گہاس کی مطلق خبر نہ لی - آدہی رات کے وقت جبکہ گہر کے سب انسان خواب مین مشغول تہے وہ پتہر افتان و خیزان دروازہ پر ایسے زور سے لگا کہ سونے والون کی آنکہہ کہل گئی اور اوس پتہر کی یہی حالت کہ دہاڑ دہاڑ کواڑون پر صدمہ دیتا ہے مگر کواڑ بند ہونیکے وجہ سے گر پڑتا ہے - شوہر نے عورت سے اس تعجب خیز واقعہ کا سبب دریافت کیا عورت نے خائف ہوکر سب ماجرا شوہر سے بیان کردیا تب شوہر نے مستعد ہوکر دروازہ کہولا اور وہ پتہر روان دوان اوس مقام پر پہونچا جہان جہان سے آیا تہا جی ہراج رہتے تہے - لیکن شوہر بہی اوس پتہر کے پیچہے روانہ ہوا اور فقیر کی جہونپڑی کے پاس خفیہ اس واقعہ کی سیر کرنے لگا - اوس پتہر کو دیکہکر مہاتما بولا کہ افسوس پتہر اور وہ دلربا نہ آئی - اوسکے شوہر نے اوس فقیر کو قتل کردیا - اس قسم کی باتین اور کمالات سربورہ لوگون مین بہت ہین - اور بہت

سے لوگ اس عقیدہ اور ان کمالات سے موصوف دیکھی گئی ہین۔

چہند لو نوٹ ۱۵۶۶ ہجری ہین علاوہ جودہپور یاروا ڑ ہین موجود اور اسی اطراف باروا ڑ ہین شیو رام پوجاری بہی سنا گیا ہے کہ بہت مشہور و معروف شخص گذرا ہے۔ راول پنڈی مین جگنہ نقال ایسا ہی صاحب کمال گذرا ہے۔ اوراسمین جینیون کی تمام صفات پائی جاتی ہین۔ اگر کسی چڑیمار کے ہاتہہ کسی قسم کا جانور نظر آتا فورًا خرید کر اوڑا دیتا۔ جہانتک اس طائفہ سے ہوسکتا ہے رہائی طائران مین سعی کرتے ہین۔

ایک مشہور گفتار اسی قسم کی مرزا قتیل نے بہی اپنی تصنیفات مین لکہی ہے۔ اور اوسکو ہم بہی ناظرین کے ازدیاد شغف کی خاطر درج کرتے ہین یعنی ایک راجہ کی عملداری ہین [^1] ایک مفلوک مسافر وارد ہوا۔ چونکہ مسافر اپنے گروہ مین صاحب تہا لہذا اوسکی حمیت کسی سے سوال کرنیکی مقتضی نہوئی اور شب بحالت گرسنگی مین بسر کی۔ علی الصباح اوسی شہر کے ایک باشندہ نے اوسکی حال سے واقف ہوکر اوسکو صلاح دی کہ کسی طریقہ سے ایک چمگادڑ پکڑ کر فلان سراوگی کے مکان کے سامنے اوس چمگادڑ کے مار ڈالنے کی کوشش کرے۔ لیکن حقیقتًا اوسکو جان سے ہلاک کر ڈالنے کا ارادہ

[^1]: غالبًا وہ مقام جودہپور یا اودیپور۔ یا بیکانیر۔ یا اجمیر تہا۔

پہونچا اور سراوگی کو دکہا۔ پس سراوگی تجکو کچہ نقد دینے پر راضی ہوگا
اوسوقت نقد لیکر چمگادر چہوڑ دینا اور اپنی ضروریات رفع کرنا ۔
مسافر نے اس تعلیم پر عمل کیا۔ اور اپنے لباس کی مدد سے ایک چمگادر
پکڑ کر دوکان مذکور کے سامنے گیا اور چمگادر کو ستانے لگا۔ سراوگی
اس حال سے واقف ہوکر کسیقدر نقد دینے پر اور اوسکو رہا کرا دینے پر
آمادہ ہوا۔ لیکن مسافر نے پاؤن پہیلاے اور کہا کہ اسنے شب بہر
مجکو حیران کیا ہے مین ہرگز اسکو زندہ نہ چہوڑون گا القصہ سراوگی
نے مبلغ سات سو روپیہ دیکر اوس چمگادر کو رہا کرایا مسافر
خوش وخرم وہان سے راہی ہوا۔
ہفت تماشا مین تحریر ہے کہ سراوگی منہ نہین دہوتے کلی نہین کرتے
ہندوون مین ایک مثل مشہور ہے کہ خط کا لفافہ بند کرنیکے واسطے
سراوگی کا آب دہن کافی ہے کچہ حاجت گوند وغیرہ کی نہین ۔

عقائد سکہان

واضح ہو کہ کہتری ہی ابتدا مین ایک فرقہ تہا لیکن زمانہ مین اسکو ہزارہا
فرقہ ہوگئے ہین اور ہر فرقہ کا انسان اپنے آپکو دوسرے سے
اسقدر علاحدہ سمجہتا ہے کہ ایک دوسرے کی جماعت مین شامل نہین

ہوسکتا۔ انہین کہتریون کے فرقون مین سے ملک پنجاب مین
ایک گروہ بیدی نام سے مشہور ہے اس بیدی گروہ مین سے
سکہون کی بنیاد پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ اوسی بیدی جماعت مین سے
ایک شخص کا نام نانک چند یا نانک سنگہ تہا یہ شخص علم
فارسی کا اچہا ماہر تہا ضرورت کے لائق عربی سے بہی ناواقف
نہ تہا۔ علاوہ علم کے مبدء فیاض اور معطی حقیقی کی بارگاہ سے
خاص طور کا شعور بہی اوسکو حاصل تہا جسکے باعث اوسکی دماغی
وسعت بہ نسبت علم کے کہین زیادہ وسیع تہی۔ جوانی مین تارک الدنیا
ہوکر سیاحت پر مستعد ہوا اور یہ مستعدی کچہ ہندوستان کی ہی
سیر پر قانع نہوئی بلکہ پیادہ پا تمام بلاد عرب وعجم کی گشت لگاکر
ہر فرقہ کے فقرا کی خدمت مین بے تعصب بغرض حصول برکات
حاضر ہوکر فیض حاصل کیا اور اس خوشہ چینی سے اونکی مزرعہ
دل مین ایسا بڑا خرمن کمال جمع کیا کہ مدت تک اپنے گروہ کو قوت
قلبی یعنی باطنی سنجیدگی اور صفائی سے ارواح متقدمین کو غذا
پہونچاتا رہا۔ تارک الدنیا ہونے کے بعد نانک چند وصوف کے
دو لقب زیادہ تر مشہور ہوگئے ہین یعنی اونکو نانک شاہ اور
بابا نانک کہتے تہے لیکن اونکے مرید و معتقد بوجہ حسن عقیدت

نانک شاہ کہتے تہے۔

انکے مرید یا چیلہ دو قسم کے پائے گئے ہین ایک وہ جو بظاہر و باطن تارک الدنیا ہو کر گروہ مین شامل ہوئے ہین۔ دوسرے وہ جو تارک الدنیا نہین ہین۔ اوران دونو گروہون کے واسطے شناخت پائی جاتی ہو یعنی ایک ایسی جماعت ہے جو گردن سے اوپر کے بال ترانشنا برا سمجھتی ہو اسکو خالصہ کہتے ہین دوسرے وہ جو گردن سے اوپر بال کا چھوڑنا برا سمجھتے ہین انکو خلاصہ کہتے ہین۔ چونکہ بابا نانک کو اور نیز اونکی بعد اونکی پیرو ہین اونکے چیلون کو حلوا زیادہ تر عزیز رہتا تہا اسلیے حتی الامکان زیادہ تر حلوا ہی اونکی غذا سمجھی جاتی ہے اور بعد وفات نانک شاہ روز معین پر اونکی فاتحہ کیواسطے بہی حلوا درکار ہوتا ہے۔ جب اس عقیدہ کے دو شخصون مین کسی امر پر باہم رنجش ہوتی ہو اور پہر بعد صفائی ہر دو جانب اتفاق اور ملت ہو جاتی تو ہر دو فریق قدرے حلوا پر بابا نانک کی فاتحہ کرتے ہین جسکو اونکی نذر چڑہانا کہتے ہین۔ اس عقیدہ کے پیرو چاہے وہ ملت ہنود سے کسی قوم کی ہون ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہانا کہاتے ہین جبکہ وہ سکہون کے عقیدہ مین شامل ہو جائے۔ اہل اسلام سے بہی اگر بال بڑہا کر انکی گروہ مین شامل ہو تو کچہ مضائقہ نہین سمجھتے ہین البتہ اوسکے ہاتہہ کا کچہ کہاتے

پیتے نہین - اس گروہ کے باہم سلام وعلیک کرنے کا یہ لفظ مقرر ہے
واہ گرو -
نانک شاہ نے اپنی تصنیف مین اکابر اسلام کے بہت فضائل بیان
کئے ہین - اور اس امر کا مدعی ہوا ہے کہ روح پاک حضرت محمد مصطفے
صلعم سے مجکو بے انتہا فیض پہونچا ہے - اوسنے اپنی تصنیفات کا نام
گرنتھ رکھا ہے وہ تصنیف اوس گروہ کے علما کے پاس موجود ہے
مذہبی اصول بزرگ شخص کے معلوم نہوسکے کہ وہ کیا ہین اہل تواریخ نے
اسکا زمانہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ ظہیر الدین محمد بابر شاہ
بادشاہ ہندوستان کا زمانہ ہے - اب اس عقیدہ کے لوگ پنجاب
مین سنگہ اور دیگر بلاد ہندوستان مین سکہ مشہور ہین - یہ لوگ سوا
نانک شاہ کہ جو انکا پیشوا تہا کسی دوسری ذات مقبولہ ہنود کو نہین
پوجتے ہین - بلکہ اوسکو بجای سمجہتے ہین - اور سواے نانک چند کے
نام کے مالا پہرنے کی دوسری کوئی قسم کی عبادت نہین کرتے ہین - اور
نہ اونکے عقیدہ کی موافق کوئی دوسری عبادت باعث ثواب ہے -
سوای گاؤ کے گوشت کے جس قسم کا گوشت اونکو میسر ہو بخوشی ورغبت
کہاتے ہین - البتہ حقہ پینے سے تمام وکمال متنفر ہین - اور دیکہا گیا ہے کہ
انکی جماعت مین ذکور کی تعداد زیادہ تر ہے اور اناث بہت کم - اسلئے

اکثرین کا خیال ہے کہ شاید اغلام کا چرچا انہین ہو - واللہ اعلم -
اور اکثرین اس گروہ کے لوگ صاحب سیف ہین دشمن پر حملہ کرتے وقت
داڑھیان دانتون سے دبا کر اکال اکال کا شور بلند کرتے ہوے
حملہ آور ہوتے ہین - نانک شاہ کی زندگی مین ایک واقعہ پیش آیا
جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسقدر عقیدتمند تہے - ایک شخص
نے ایک پرند طوطی کو کمال محبت سے پرورش کرکے اوسکو ایسا
تعلیم کیا تہا کہ اوسکی مانند دور دور تک اچہا بولنے والا نہ تہا نانک شاہ
کا بیٹا جو کہ اونکی تارک الدنیا ہونے سے قبل کی پیدائش تہا -
اوس طوطی کو پسند کرکے اوسکی قیمت دریافت کرنے لگا - لیکن
اوس طوطی کا مالک اوسکو فروخت کرنا نہ چاہتا تہا اسلئے کئی بار
دریافت کرنے پر بہی وہ جواب دینے پر متوجہ نہوا - اس عرصہ مین بہت سے
سکہ اپنے مرشدزادہ کو کہڑا دیکھکر جمع ہو گئے آخر بہت اصرار پر طوطی
کے مالک نے کہا کہ یہ طوطی میری جان ہے اسکی قیمت بہی خریدار
کی جان ہے - یہ سنتے ہی ہزارون سکہ جو وہان موجود تہے اوس
لیکر اوس سے ضد کرنے لگے ایک نہین ہم سب کی جانین اس طوطی
کی عیوض مین لے مگر مرشدزادہ کو طوطی دیدے - اوس بیچارہ نے
یہ حالت دیکہکر مفت طوطی حوالہ کی - اسطرح نانک چند کے پسر نے

تلوار کی برش کی آزمائش کیواسطے قصد کیا تو ہزارون گردنین زیر تیغ جہک گئین - یہ حالت عقیدتمندون کی دیکھکر وہ خاموش ہو رہا -

القصہ جب نانک شاہ نے دنیا سے انتقال کیا ایک مرید اوسکے قایم مقام منصوب ہوا اور اپنے مرشد کے آئین کا رواج دیتا رہا - اسیطرح یکی بعد دیگرے دس خلیفہ تک نوبت پہونچی آخر خلیفہ کا نام گرو گوبند سنگہ ہے - بعد انکے خلافت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اس آخر خلیفہ کے وقت مین خلیفہ کو سجادہ نشینی کے خیالات کے ساتہ تخت نشینی کا تصور پسند آیا چنانچہ یہ عہد دولت شاہ عالم بادشاہ ہند کا تہا - جو لہ بہادر شاہ کے لقب سے مشہور ہے اور یہ عالمگیر کا بیٹا تہا - اوسوقت مین مریدان گوبندنی پنجاب کی مختلف آبادیون مین منتشر ہوکر جابجا بلوہ اور فساد برپا کر صوبہ دار لاہور کی امن مین خلل ڈالا یالآخر گرو گوبند گرفتار ہوکر قید ہوا اوسکا جانشین بندہ نامی بہی عہد فرخ سیر مین آہنی پنجرون مین بند ہوکر بہکر دار کو پہونچا - اوسوقت سے یہ جماعت پراگندہ اور منتشر ہوگئی پہر کوئی اونکا سرگروہ نہین پیدا ہوا اگر پیدا ہوا ہو تو بہی اوسنے ایسا غلوہ نہین پایا -

ایک شخص ستہرا قوم کہتری سے گرو گوبند کا مرید اور ہمراز گذرا ہے
اسکے سلسلہ سے ہند مین ایک جماعت فقرا ستہرا شاہیون
کے نام سے دریوزہ گر اور دوکانون پر بہیک مانگتی نظر آتی ہے
اس جماعت کے فقرا نہایت سخت اور بیرحم دیکہے گئے ہین۔ دو
ڈنڈے انکے ہاتون مین ہوتے ہین ہاتہہ مین آہنی چہ بیان وغیرہ بہی
ہوتی ہین جلتے لکڑیون کو بجا کر دوکانون کے آگے بیجا شور و غل
کرتے ہین اور صاحب دوکان کو پریشان کرتے ہین خواہ وہ کسی
قوم سے ہو جب تک اوسکی دوکان سے وصول نکرلین گے ہٹنا
نہین جانتے۔ اوسپر طرہ یہ ہے کہ جو منہ سے نکلتا ہے وہی لیکر ٹلتے ہین
عوام مین انکا دوسرا نام مُرچرا ہے
صاحب ہفت تماشا ایک عجیب حکایت لکہتا ہے کہ ستہرا ایک روز
کسی ہندو کے گہر ایسے وقت پہونچا کہ صاحب خانہ نے خواب سے بیدار
ہوکر جو انسان کی پہلی شکل دیکہی تو وہ ستہرا ہی کی تہی اتفاق سے
اوس روز اوس ہندو کو کہانا نصیب نہوا۔ وہ ہندو شاہزادہ محمد
اعظم شاہ پسر اورنگ زیب کی حضوری مین رہتا تہا۔ یہ ذکر شاہزادہ
کے سامنے بہی آگیا کہ ستہرا کی نحوست کا یہ اثر ہوا کہ تمام روز کہانا
میسر نہوا۔ بر سبیل مذاق شاہزادہ نے ستہرا کو طلب کرکے اپنی

خلوتکدہ مین شب باش کیا اور علی الصباح سب سے پہلے اوسی کا
منہ دیکھا حسب اتفاق شہزادہ ہی اوس روز بوجہ کاروبار کے آب و
طعام رہا شب کو وقت کہانا کہاتے وقت اوسکی نحوست کو یقین کرکے
طلب کیا جب ستھرا حاضر ہوا تو حکم دیا کہ اوسکو زمین مین چومیخا[1]
کرکے زدوکوب کیجاوے ستھرا نے اس سزا کا سبب دریافت کیا تو ظاہر
کیا گیا کہ تیرے چہرہ کی ایسی سخت نحوست ہے کہ جس سے آج تمام دن
کہانا نہ ملا۔ ستھرا نے جواب دیا کہ میرے چہرہ کی نحوست حضور کے چہرہ کی
نحوست سے زیادہ نہین ہے کیونکہ میری نحوست نے تو صرف اسقدر ہی اثر
کیا کہ آپکو اب کہانا میسر آیا۔ لیکن آپکے چہرہ کی نحوست مجکو یہ سزا دلواتی
کیونکہ مین نے حضور کا ہی چہرہ سب سے قبل دیکھا ہے۔ عالی دماغ شہزادہ
اس جواب سے خوش ہوا اور ستھرا کو مورد عنایت کرکے رہا کیا۔

عقائد مختلف فقرا ہند

ناظرین تواریخ پر یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ جسطرح مجوس و پارسیان
ایران مین بہت سے طریقہ اور مذہب جاری ہوگئے اونکے پیروون کے

---

[1] انسان کے چارون دست و پا علاحدہ علاحدہ میخ کا کر اوس سے مضبوط باندہتے تھے اور پھر زدوکوب کرتے تھے۔ فی زمانہ اوسکی کسیقدر شدہ انگریزی عہد التوبن اور محبس وغیرہ مین ٹکٹکی کے نام باقی ہے۔

متعدد گروہ بن گئے ہین اور اونمین سے اکثرین فی زمانہ اپنے
لباس اور ظاہری نام ونشان بدلکر فرقہ اسلام مین شامل
ہوگئے ہین اور حقیقتاً اس پردہ مین چھپ کر اپنی اصلی کیش کے
پیرو ہین (جیسے کہ فرقہ سمراویان - وخدائیان وراویان وشیدیان
ونگیان وشیدائیان وبیکسیان ومیلانیان وآلاریان واخشجانیان
ومزدکیان وغیرہ وغیرہ کہ جنکا حال المجوس جلد اول الہند مین مفصل
طور سے بیان ہوچکا ہے) اسیطرح ہندوستان مین بھی بہت سے
آوارہ گرد فقراون کے پائے گئے ہین جنکی وضع اور لباس مختلف ہے
بعض مثل ہندوونکی ہین اور بعض کی تراش خراش مسلمانون سے ملتی ہے
لیکن اونکے عقائد کا کوئی پتہ مستقل نہین چلتا کچھ خیالات صوفیہ اسلام
ملتے ہین اور کچھ ہنود کے فقرا سے یون سمجھنا چاہیے کہ یہ لوگ نہ ہندو
ہین نہ مسلمان - چونکہ مرتاضان ہنود کا سلسلہ اوپر سے چلا آتا ہے
لہذا اس موقع پر انکا حال لکھدینا کچھ بیجا نہین ہے
واضح ہو کہ ہندوون مین اصل شریعت کا نام سمارتک ہے کہ
تمام پرہیزگاران ورہبران فرقہ ہنود اوسکی مطیع اور پیرو ہوتے چلے
آتے ہین - اور وید کتاب آسمانی سمجھی جاتی ہے اور سب اوسپر عمل
کرتے ہین - لیکن وید ایک ایسا کلام ہے کہ ہر طریقہ کے اور ہر پوشیدہ فلسفہ

پابند اپنے عقیدہ کی دلیل مین اوسکو پیش کرتے ہین اور وہ اسی کی سعادت کرتا ہے خواہ وہ طریقہ اور عقیدہ باہم مختلف ہون۔

اہل سمارتگ کا عقیدہ ہے کہ نرنجن حق تعالیٰ ہے جو سب سے اول تنہا تہا۔ نرنجن کی ناف سے ایک گل نیلوفر (کنول) ہزار برگ پیدا ہوا۔ اوس پھول سے برہما پیدا ہوا۔ اس برہما کو چترمکہ (یعنی چار سر والا شخص) اور آٹھ ہاتھ اوسکے تصویر کئے گئے ہین۔ اس برہما کی ناف سے ایک کنول پیدا ہوا جو پانصد برگی تہا اوس کنول سے بشن پیدا ہوا کہ چار ہاتھ والا شخص ہے۔ اور اوسکے ایک ہاتھ مین نیزہ اور دوسرے مین چکر ہے جو کہ زمانہ قدیم مین ہند مین ایک حربہ جنگ تہا۔ اور تیسرے ہاتھ مین گرز۔ اور چوتھے ہاتھ مین ایک پھول ہے۔ اس بشن کی ناف مین بھی ایک کنول ہے جو صد برگی مانا گیا ہے۔ اس کنول سے مہادیو پیدا ہوا جو تین سر اور آٹھ ہاتھ والا شخص ہے ایک بیل پر سوار گردن مین سانپ مالا ہی اور شیر کی کھال پہنے ہوئے خاک آلودہ جسم چاند اور سورج اور اگنی یعنی آتش یہ تین اوسکی آنکھین ہین۔ یہ عقائد اون لوگون کے ہین جو شیو سمپردائے کہلاتے ہین علاوہ انکے کچھ لوگ شیوپرست لوگ ہین اور بہت سارے ان بشن پرست ہین جنکے حالات ہم قبل از این لکھ چکے ہین

جنگ مان ایک گروہ فقرا ہے جو اپنے آپ کو پرستاران شیو سے
منسوب کرتا ہے لیکن عقائد مین اصل پرستاران شیو سے کہین جدا ہین۔
سر کی بال تراشتے ہین بدن پر خاک ملتے ہین۔ مہادیو کو موجود حقیقی مانتے
ہین۔ انکی بھی قسمین ہو گئی ہین انکا عقیدہ ہے کہ روحانی مادہ سے
نو برہما ہین جو کہ سب مین برہما کی ذات کا پرتو ہین اور ہزار بشن ہین
جو بشن اول کی ذات کا پرتو ہین اور گیارہ مہادیو ہین جو پہلے
مہادیو کی ذات کا پرتو سمجھے جاتے ہین اور بارہ خورشید ہین جو خورشید
اول کی ذات کا پرتو ہین اور سولہ کلا (یعنی حصہ ماہ) ہین جو چاند کا
پرتو تصور ہوتے ہین۔ کیونکہ یہ لوگ فروغ ماہ کے سولہ حصے مانتے ہین
اور اٹھائیس منزل ماہ ہین۔ اور نو گرہ یعنی سبعہ سیارہ اور عقدتین۔
اور گنیش کو ایک فرشتہ تصور کرتے ہین جسکا سر مثل ہاتھی کی تسلیم
کیا ہے۔ اور بجای شش جہت کی ہشت جہت تعبیر کرتے ہین اسطرح پر کہ
مشرق۔ مغرب۔ شمال۔ جنوب۔ ایسان (یعنی گوشہ مشرق و شمال)
دائب (گوشہ شمال و مغرب) نیرتی (گوشہ مغرب و جنوب) اگنی (گوشہ
جنوب و مشرق) اور بھیرو اور ہنومنت کے قائل ہین درگا کی آٹھ
حالتین حالی مانی جاتی ہین۔ یعنی کالکا چنڈکلا۔ بیشری کوماری
بشنوی باراہی سچامنداست۔ ماتر اہوانی پاربتی

مہا لچھمی - سرستی جو کہ مہادیو کی بی بی ہے ست جگ کے رکہیشروں کے
اسطرح یاد کرتے ہین کاشپ جو کہ آفتاب کا باپ تہا بشسٹ جو کہ
رام کا اوستاد تہا - ویشوامتر جو کہ چہتری تہا رضات اور عبادات کی
بدولت برہمن کے مرتبہ پر پہونچا - بالمیک جو مصنف رامائن ہے بیاس جی
جو کہ مصنف مہابہارت ہین - بردواج جمدگنی وغیرہ - دواپر جگ کے
رکہیشرون مین گوتم کبہ - پرشر بلب ہین. کلجگ کے رکہیشرونمین
چونہ - اپرونہ - اوروہ - چاندکیہ وغیرہ ہین یہ گروہ اسمائے
مذکورہ بالا کے اشخاص کو زندہ جاوید جانتا ہے - اور سپت رکہیشر
(جنکو فارسی ہفت اورنگ کہتے ہین - اور مرتاضان فارس مین بہی
مقبول بزرگ مانے جاتے ہین) سے مراد کاشپ - اتری
بردواج - ویشوامتر - گوتم - جمدگنی - بششٹ ہین ۔

مداری

پوشیدہ نہ رہے کہ ہندوستان مین ایک فرقہ ہے جو اپنے آپکو مسلمان صوفی
کہتا ہے اور البتہ بعض قواعد اور عقائد مین صوفیہ کا پیرو بہی ہے - چنانچہ
تجرید کو افضل مین تصور کرتے ہین - اور چونکہ مطلع ہوچکے ہین کہ سنیاسی
اور جوگی وغیرہ فقرا ہنود اپنے معتقدین کے سلسلون کے باز فرقہ بیان

لہذا یہ بھی مدعی ہوے ہیں کہ ہم ہی چہاردہ فرقہ ہیں اور جب کبھی
اپنے عقائد کے فقرا سے ملاقی ہوتے ہیں باہم سوال کرتے ہیں کہ ہم
چہار پیر اور چودہ خانوادہ بس بیان کرو وہ چہار پیر اور چودہ خانوادہ
کونسے ہیں۔ اور اپنے مریدون کو برسون اسکی تعلیم کرتے ہیں لیکن
اسکی تعلیم مدت العمر میں بھی پوری نہین ہو سکتی بیان کرتے ہین کہ
پیر پیران حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور صاحب
راز مصطفوی مرتضی علیہ السلام ہین اور بعدہٗ خلافت کے
مرتبہ سے جناب امام حسن علیہ السلام مستفیض ہوے و بعد آنجناب
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ممتاز ہوے کہ جو مرید بھی اور خلیفہ بھی
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تھے۔ یہ چہار اصحاب ممدوح چہار پیر
کہلائے جاتے ہین۔
خواجہ حسن بصریؒ سے دو سلسلون کا آغاز بیان کرتے ہین۔ اور کہتے
ہین خواجہ صاحب کے خلیفۂ اول جناب حبیب عجمی ہوے ہین انسے نو
خانوادہ جاری ہوے جنکے نام حبیبیان۔ طیفوریان۔ کرخیان۔
سقطیان جنیدیان۔ گازرونیان۔ طوسیان۔ فردوسیان۔
سہروردیان ہین۔ اور دوسرے خلیفہ خواجہ صاحب کے شیخ عبد الواحد
زید تھے جنسے پانچ خانوادہ جاری ہوے۔ یعنی زیدیان۔ عیاضیان

اوہیان۔ ہیریان چشتیان۔ بس یہی مجموعہ ہو کر چہاردہ خانوادہ
کہلاتے ہین۔

انکا عقیدہ ہی کہ عرفاء طریقت کی ایک جماعت ہو کہ اونکی مراتب اور
درجہ تک رسائی نہین ہوتی ہے۔ بلکہ پیغمبر اونکا خوشہ چین ہوتا ہی
اکثر اوقات فنافی اللہ بنک ہو کر اپنی تصوف کے معتبر تذکروں کی ساتہ
یہ روایت بہی کمال ذوق وشوق سی بیان کرتے ہین کہ ایک روز جبرئیل
کے اشارہ سے پیغمبر خدا صلعم صحرا کی جانب سیر کرتے تشریف لے گئے۔
حکم خدا سے زمین کی طنابین کہنچ گئین۔ اور پیغمبر ایک دور و دراز فضا
دشت مین پہونچے وہان ایک مقام پر کچہ شور سنائی دیا رسول خدا نے
جبرئیل سے اوسکا باعث دریافت کیا جبرئیل اوس مکان کے قریب
پہونچکر (جہان سی شور کی آواز آتی تہی) پیغمبر سے کہا کہ اندر داخل ہونیکی
اجازت آواز دیکر صاحب خانہ سی طلب کرو۔ پیغمبر نے اجازت چاہی اور
بعد حصول رضا پیغمبر اوس مکان مین داخل ہوئے دیکہا کہ ایک جماعت
فقرا بیٹہی ہے۔ جنکی تعداد چالیس کی تہی۔ اور سب ایک [illegible]
خدمت مین مصروف ہین۔ پیغمبر نے بہی خواہش کی [illegible]
وہین سی کوئی ملتفت نہوا۔ یہانتک کہ بہنگ گہوٹنے کا وقت [illegible]
طیار کی گئی۔ لیکن چونکہ وہ سب برہنہ تہی بہنگ چہاننے کو [illegible]

موجود نہ تہا۔ الغرض پیغمبرؐ نے اپنا سفید عمامہ پیش کیا اوسمین بنگ چہانی گئی اور بنگ کے رنگ سے عمامہ کا رنگ کسیقدر سبز ہوگیا یہی وجہ ہے کہ بنی ہاشم کا لباس سبز مانا گیا ہے۔ اس خدمت سے وہ جماعت خوش ہوئی اور تجویز کیا گیا کہ اس خدائی جلودار کو تہوڑی سی بنگ دینا چاہیے کیلئے کہ ہمیشہ یہ لوگ عقیدتمندانہ ہم لوگون کے دروازہ پر آتے ہین۔ کچہ بنگ دیجیے تاکہ اسرار الہی انکے آئینۂ دل مین ہویدا ہوجاے المختصر قدرے بنگ پیغمبرؐ کے حوالہ کی گئی۔ جس وقت سے کہ اوس بنگ کا ایک گہونٹ پیغمبرؐ کے حلق سے نیچے اوترا ہے تمام اسرار ملکوتی جبروتی سے ظاہر ہوگئے اور جو کچہ اونسے مخلوق کو پہونچا ہے یہ سب اوسی جرعہ کی خوبی ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

یہ لوگ ہندوستان مین بہت سے ہین ان عقائد مین جو زیادہ تر مشہور ہین اونمین سے ایک گروہ کا نام مداریان ہے۔ جو شکل سناسیان اور ہوت کے ہین۔ بال بڑہانا اونکو راکہہ سے رنگنا۔ تمام بدن کو راکہہ ملنا جسکو بہبوت بہی کہتے ہین۔ گردن اور کمر مین لوہے کی زنجیرین لپیٹنا اور سیاہ علم اور سیاہ عمامہ باندہنا وغیرہ انکا شیوہ ہے۔ نماز روزہ سے کچہ واسطہ نہین نہ اوسکی حال سے کچہ آگاہی۔ ہمیشہ آگ کے آگے بیٹہنا اور آگ کی پرستش کرنا۔ اور کثرت سے بنگ نوش کرنا یہ اونکا طریقہ ہے کیسی ہی

سردی ہو مگر اس گروہ کے کامل ہمیشہ خاکپوشی پر گذران کرتے ہین
حتی کہ موسم سرما اور کابل وکشمیر کی سرزمین مگر انکی وہی خاکپوشی۔
مداریون کی بقولہ ایک روایت بہی صرف اس گروہ کے خیالات ظاہر
کرنیکو اس جگہ لکہنا الطف سے خالی نہو گا۔ اونکا عقیدہ ہی کہ جبکہ پیغمبر
آخر الزمان صلعم معراج مین تشریف لیگئے خدا کا حکم پہونچا کہ بہشت و
دوزخ کی سیر کرو۔ جبکہ در جنت پر پہونچے دیکہا کہ جنت کا دروازہ سوزن
کے سوراخ سے بہی زیادہ تر تنگ پایا رضوان نے پیغمبر کو اندر آنیکا اشارہ
کیا لیکن پیغمبر بوجہ تنگ ہونے در جنت کے قاصر رہے۔ اوسوقت جبرئیل
امین نے کہا کہ کہو دم مدار پیغمبر خدا اوسپر عمل کیا فوراً در جنت سے
گذر گئے اور بہشت مین داخل ہوے۔ اسیواسطے اس گروہ کا کلمہ یہی قرار
پایا ہے ہمیشہ اسکا ورد کہتے ہین اونکا خیال ہی کہ اس لفظ کا ادا کرنیوالا
جنت مین راہ پائیگا ورنہ نہین۔ اور یہی کہتے ہین کہ۔
جبکہ بدیع الدین مدار ہند مین آئے دیکہا کہ ایک جوگی ہی اوسکو
ہند کے بہت سے آدمی پوجتے ہین۔ اور کمال معتقد ہین۔ اور بہت سے اوسکے
چیلے اوسکے گرد ہمیشہ جمع رہتے ہین۔ بس مدار موصوف نے اپنی قیام کیواسطے
ایک مقام ہین قریب مین تجویز کرکے ٹہرنا پسند کیا۔ اور اپنے مرید یا چیلے
کو کہ نام اوسکا جمن تہا کچہ پانچ صحرائی جمع کرلانے کے واسطے حکم

حکم فرمایا تاکہ آگ اور دہونی کا سامان کیا جاے حسب اتفاق جمن مذکور اوسی طرف نکل گیا جہان وہ گرو اور چیلے بیٹھے تھے - جوگی جمن کو وضع قطع سے مسلمان دریافت کرکے مارکر اور ٹکڑے کرکے کہا گئے - جبکہ جمن کو گئے ہوے دیر گذری اور واپس آنیکی کوئی امید نہوئی اور دہونی وغیرہ مین دیر ہوتی تھی - تو مدار صاحب خود جمن کو تلاش کرنے نکلے - اور اونہین جوگیونکے پاس جاکر جمن کو دریافت کیا - جوگیون نے کہا کہ ہمنے اوسے نہین دیکہا پس مدار صاحب نے ایک آواز دی جس سے سارا صحرا گونج گیا اور ہر عضو جمن مذکور کا سب جوگیون کے پیٹ مین سے جوابدہ ہوا کہ دم مدار مدار صاحب نے جوگیون سے کہا کہ مین اپنے جمن کو تم سب کے پیٹ مین سے نکالون یا ایک کے - جوگیون نے کہا کہ ایک کے پیٹ سے نکالئے - پس بتوجہ مدار صاحب اعضاے جمن باطنًا سب کے شکم سے نکلکر ایک کے پیٹ مین جمع ہوے اور اوسکے کسی قسم کے اثر کسی پر نظاہر ہوے آخر اوس ایک جوگی کی ناک سے جمن نکل آیا جسکو اس امر کیواسطے سے مخصوص کر دیا تہا - اور اوس جوگی کو کسی طرحکی تکلیف نہوئی یہ حالت دیکھکر وہ سب جوگی وہان سے بہاگ گئے مدار صاحب نے اپنی سکونت کیواسطے وہ مقام پسند فرمایا اور وہین رہنے لگے - اور وہ مقام اس دم تک مکن پور کے نام سے مشہور ہے - مکن پور مین ابتک مدار صاحب کے

ہزار ہر سال مین ایکدفعہ عرس ہوتا ہی مداریون سے جہانتک ممکن
ہوتا ہی خواہ کہین ہون اوس روز مین پر مکن پور پہونچنے کی کوشش
کرتے ہین اونکا عقیدہ ہی کہ اندہی لولے لنگڑی اپاہج وہان شفا
پاتے ہین۔

کہتے ہین کہ جمن کے عہد خلافت مین زن بہرام چنیان نامی اپنی
ہاتھ مین ایک سمرن ڈالکر آئی تھی اور مدعی ہوئی تھی کہ اگر کوئی شخص
میری ہاتھ سے سمرن اوتاری او غلبہ شہوت سے بیتاب نہو تو کہا جا سکتا ہی
وہ کامل ہے۔ چونکہ وہ عورت انتہا درجہ حسین تھی بہت سی ہندو و مسلمان
فقرا ارادہ کرکے گئی لیکن سب فریفتہ جمال ہمثال ہو ہو کر منفعل ہوی
سب کے آخر جمن کی نوبت آئی جمن نے اپنی اعضای تناسل سے اوس
تسبیح کو اوتارا لیکن شہوت اوسپر غالب نہوی۔ اور جمن اوس جلسہ
فقرا مین سب سے زیادہ معزز مانا گیا اس گروہ کی اسیطرح سیکڑون خیالی
داستانین ہین زیادہ لکہنا طول فضول ہے۔ اگرچہ یہ داستانین اور روایتین
تواریخ کو بےوقعت اور غیر معتبر بناتی ہین لیکن ایسی جماعتون کے خیالات
ظاہر کرنیکے واسطے اسکے سوا کوئی دوسرا ہی نہین ملتا ہے کیونکہ اونکے عقائد کی
کتاب تو موجود نہین ہین جنسے اونکے عقیدونکی کیفیت معلوم ہو۔ لاچار بنظر
واقفیت طائفان فقراء ہند انکا اندراج ضروری سمجھا گیا۔

جلالیان

ہندوستان مین یہ ایک گروہ فقرا ہے جو اپنے آپکو مریدان سید جلال بخاری سے بتاتی ہین۔ چونکہ گروہ ملایان اپنے سُنّی ہونیکا مدعی ہی لہذا یہ جماعت بہی اپنے شیعہ ہونیکا اظہار کرتی ہی سب شبنمین مین بدل مصروف ہی نہ نماز سی غرض نہ روزہ سی واسطہ نہ ریاضات و طاعات و مشاغل صوفیہ سے سروکار۔ بنگ نوشی پر مائل اور گلی کوچہ مین سائل نظر آتے ہین سانپ اور بچہو اور دیگر اقسام کے زہریلی جانورون کو بصد شوق کہاتے ہین بلکہ اس فعل مین بڑی مہارت ہوپنچاتے ہین جہان کہین اس گروہ کے فقرا کو سانپ نظر آتا ہی فوراً بغیر سر و پا برید اوسکو چبا جاتے ہین اور کہتے ہین کہ ماہی حضرت مرتضیٰ علی کی ہی اور بچہو کو حضرت علیؑ کا جہینگا تصور کرتے ہین یہ لوگ برہنہ بدن خاک ملی ہوئی لیکن بالون کو زیادہ بڑہا کر چٹیا نہین بناتے ہین چار ضرب لگانا اور پلکون ملکون بہرنا انکا طریقہ ہی۔ بعض اگر کچہ پاتے ہین واپسی کیوقت پیر کی خدمت مین تحفہ لیجاتے ہین۔ مرید ہوتے وقت جو کچہ انکے پاس مال و متاع ہوتا ہی سب پیر کی نذر کرتے ہین پیر و پیشوا اونکو ایک کلاہ فقر عنایت کرتے ہین جسکو مرید لوگ کلاہ تبری سے تعبیر بڑی تکریم سمجہتے ہین۔ پیر کے دربار سی ایک شجرہ (یعنی اسماے بزرگان مشرب کا

سلسلہ) مرحمت ہوتا ہی جسکو تعویذ بنا کر گلے مین ڈالتی ہین۔ انکا عقیدہ ہی کہ جبکہ روح قبض کرنیکو واسطے عزرائیل (کہ جو ایک فرشتہ ہی او بارگاہ باری تعالی سے قبض ارواح کی خدمت اوسکو متعلق ہی) آئیگا تو یہ ٹوپی خود بخود منہ پر آجائیگی تاکہ عزرائیل کی صورت (نہایت کریہ منظر ہی) نظر نہ آئے۔ صاحب دبستان لکھتا ہی کہ انکا مرشد ہر روز تیار آمادہ ہی جس مرید کی دختر خوبرو کا آوازہ اوسکے گوش زد ہوتا ہی وہ پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر ہو جاتی ہے۔ بلکہ خود اوسکے مکان مین رونق افروز ہوتے ہین۔ اور وہین عیش مناتی ہین کبھی اپنے مقام پر بلا لیتے ہین۔ اور نکاح وغیرہ سی بیخبر ہین۔ اگر کوئی دوسرا اعتراض کرتا ہی تو جواب دیتے ہین کہ ہمارا پیر خلیفہ برحق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہے یہ فعل اوسکا بیجا نہین ہے ملک سندہ مین سید جلال بخاری کا مقبرہ ہی اور اوسی نواح مین یہ لوگ بہت ہین۔

بینوا

ہندوستان مین ایک گروہ فقرا ہی جنکو بے قید اور بینوا کہتے ہین یہ لوگ تارک الدنیا ہین لیکن دریوزہ گری کرکے اوقات بسر کرتے ہین سواے کہانے پینے کی شے کے کسی سے کوئی چیز لینا برا جانتے ہین۔ اور اسقدر

کہ جسقدر ضروری ہی راہ مین پڑی ہوی پارچون سے جمع کرکے بناتی ہین جس
شخص سے کوئی شی لیتی ہین اوسکو گالیان دینا اور نفرت کا اظہار کرنا انکا
شیوہ ہی۔ اکثر دیکھا گیا ہی کہ دشنام دیتی وقت لوگ انکو زدوکوب کرتے ہین۔
انکا قول ہی کہ حق روح ہی اور جسد محمد اور چار یار دو دست و دو پا۔
اور دم مدار۔ یعنی مدار حیات نفس اور روح پر ہے۔ اور تمام قسم کے
مسکرات انکی استعمال مین رہتی ہین۔ اور وحدت الوجود پر ایمان رکھتے
ہین۔ بعض انمین مرتاض بھی ہوتی ہین لیکن نہ ہندو ہین نہ مسلمان۔
انکا مرشد دراصل ایک مرتاض گدا اثراین نامی گذرا ہی۔ یہ گروہ
حیوانات کو ذبح کرنا برا فعل نہین جانتا ہے۔

کاکان

ایک دوسرا فرقہ فقرا کا کاکان کے نام سے مشہور ہی تجرد شعار
اور وحدت الوجود کے معتقد تارک الدنیا لوگون سے رنگ و ننگ سا مین
ہین۔ اس عقیدہ کے پیرو دون مین ایک بڑے کمال کی شہرت ہو گئی ہی
یعنی انمین یہ وصف ہے کہ جسکی طرف نظر بھر کے دیکھا فوراً وہ شخص گر پڑتا
ہو گیا جیسے انکی نظر پڑتی ہی اوسکو تاب نہین رہتی۔ اس گروہ کا بڑا
مرشد ایک شخص مسلمان ابراہیم کاکا [illegible]

زمانہ مین گذرا ہی مشہور ہی کہ ابراہیم کاک جسکو چاہتا تہا اپنی پاس
بلا لیتا تہا۔ اوسکی مرید بہی اس کمال سی متصف تہی۔ ہندو و مسلمان
ہر قسم کے لوگ اسکی مرید تہی ہندوون کو دعوت اسلام نہین پہونچاتا تہا
نہ مسلمان کی ستایش سی غرض تہی نہ ہندو کی بدی سی کام تہا۔ اوسکی
زبان پر ہمیشہ اوتارون اور پیغمبرون کے نام جاری تہی۔ رام۔ اللہ۔
خدا سب قسم کی لفظ اوسکی استعمال مین تہی۔ شب کو نہ خود بستر پر استراحت
کرتا نہ کسی مرید کو اجازت دیتا جب غلبۂ خواب سی مجبوری ہوتی دو دو
مرید باہم پشت سی تکیہ دیکر ایک دوسری کے سہارہ سی شب بسر کرتی تہی
ایک روز اپنی مریدون کو تعلیم دیتی وقت سمجہایا کہ ہم سی قبل بہت سی
مخلوق خدا گذر گئی ہی بہتر ہی جو ہم تم بہی اونکی موافقت کرین یہ کہکر
سب مرید اوسکی ساتہ اپنی دستور کی موافق پشت سی پشت ملا کر سو گئی
علی الصباح ابراہیم کاک معہ بہت سی مریدون کی مردہ معلوم ہوئی۔ اسکی حالات
مین لکہا ہی کہ ایک روز موذن کی آواز سنکر بولا الحق ہی۔ اوسوقت
حاضرین مین سی کسیکی ہیچ خطا ہوئی ابراہیم کاک بولا کہ حق ہی اوسوقت
ایک طالب علم موجود تہا اوسنی کہا کہ ایسی کلمات کفر کے ہین انکا منہ سی
نکالنا اچہا نہین۔ کاک نے کہا جوابدہ ہوا کہ وہ تو آواز ہی تہی ہوا
سب ہیچ کی پیدا ہوتی ہین اور ہیچ ہوا سی تین حق ہی طالب علم نے کہا کہ

پہر اسمین بدبو ہونیکی کیا وجہ ہی - جواب دیا کہ ہماری تمہاری مصاحبت سے بدبو آنی لگی - طالب علم نے بات ٹال کر کہا کہ بنگ کی کثرت سے تمہارا دماغ بیکار ہوگیا ہی - بنگ پینا اچہا نہین بنگ انسان کو پلصراط سی گذرنے نہ دیگی - کاک نے جواب دیا کہ بنگ نوش بہت ہین ہم پلصراط سے اسطرف ایک شہر آباد کرلینگے اور اوسکا نام بنگی پور رکہین گے - ہمکو پلصراط سے گذرنیکی ضرورت نہوگی -

ایک دوسرا فرقہ نرنجیان مشہور ہی اسکے پیشوا کا نام گوسائین ہرداس تہا - ہرداس قوم جاٹ کا ایک شخص مرباض گذرا ہی جو موضع کانیرا مضافات سوا لکا ہرداس کی فقیری کا حال اسطرح لکہا ہی کہ یہ شخص اپنی قوم مین متمول اور خوشحال تہا شکار کا بہت شوق رکہتا تہا - شب و روز شکار کی خاطر کوہ و دشت مین خوار ہوتا رہتا تہا - ایک روز ایک ہرنی کو تیر مارا وہ ہرنی گابن تہی - اور بچہ اوسکے شکم مین پورا تہا - تیر ایسا بیٹہا تہا کہ اوس بچہ پر بہی اثر کر گیا تہا - ہرداس یہ حال دیکہکر تیر و کمان توڑکر کپڑے پہاڑ کر فقیر ہوگیا کچہ روز دیوانہ وار پہرتا رہا ہر دم گریہ و زاری کا شغل تہا بارہ برس تک اس پریشانی مین سرگردان رہا اس مدت کے بعد اسکے کچہ لوگ مرید ہوئے آخر ایکہزار پچپن برس ہجری مین اسکا انتقال ہوگیا - یہ گروہ بت و بتخانہ یا مسجد و

مسجد و کعبہ کا پرستار نہین ہے۔ اور کوئی سمت قابل تعظیم نہین سمجھتے ہین
اور کسی چیز کو وسیلۂ حق رسی نہین گردانتے ہین۔ شین نرانجن کو
پوجتے ہین اور اوسی کو خدا جانتے ہین اسیواسطے اس گروہ کا نرانجنی نام
پڑ گیا ہے۔ دنیا کے کسی کام مین مبتلا نہین ہوتے ہین ترک و تجرید
انکا شعار ہے۔ بعض اسقدر تارک الدنیا ہین کہ پانی پینے کیواسطے
پیالہ وغیرہ بھی نہین رکھتے۔
دربارہ آزار حیوانات نہایت محتاط ہین۔ سبز گہاس وغیرہ بھی نہین
تراشتے ہین اور کسی چیز کا جلانا اچھا نہین سمجھتے ہین یہانتک کہ طعام
بھی پکانا انکے نزدیک معیوب ہے ہندوون کے مکان پر جاتے ہین
جو غذا اجالی و جلالی سے پاک و صاف ہو اوسکو لیتے ہین مرنیوالے
نزع کے وقت دریافت کرتے ہین کہ جسم کو دریا مین یا زمین یا آگ مین
سونپا جاوے جیسا وہ کہہ جاتا ہے ویسا عمل کرتے ہین۔

داودپنتھی

ایک شخص قوم کا نداف داود نامی گذرا ہے ملک گجرات کے
ایک بستی نراسپہ نامی کا باشندہ تھا اکبر بادشاہ ہندوستان
کے زمانہ مین اسکا حال ظاہر ہوا اور ایک بڑی جماعت داودپنتھی

گروہ نظر آئی یہ شخص تارک الدنیا تھا کمال توجہ سے مریدون کو تعلیم دیتا تھا اسنے اپنے مطیعون کو بعض شے سے منع کیا اور ترک حیوانات جلالی و جمالی کی تاکید کی - کسی حیوان کو ستانا اسکے عقیدہ کی رو سے بہت برا تھا - لیکن عورت و مرد کی آمیزش کو اچھا جانتا تھا بلکہ اس فعل پر تاکید کرتا تھا - دنیاوی کاروبار کی اور بچھن سے کنارہ کشی کو منع کرتا تھا - دنیاوار اور آزاد سب قسم کے لوگ اسکے پیرو تھے اس عقیدہ کا کوئی شخص مرتا ہے تو اوسکے گروہ کے آدمی اوسکی لاش کو کسی جانور (مثل بیل - گائے - بھینس وغیرہ) کی پشت پر باندھکر جنگل اور بن میں چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ بہتر ہے جو اس تن مردہ سے وحوش و دام بھی سیر ہو جائیں -

اور ایک دوسرا گروہ فقرا ہے جو پیارا پنتھی کہلاتے ہین جنکا پیشوا ایک شخص بابا پیارا نامی گذرا ہے - یہ لوگ دریوزہ گر ہین انکا قاعدہ ہے کہ مکان یا دوکان کے سامنے خاموش کھڑے ہو جاتے ہین منھ سے سوال نہین کرتے تھوڑی عرصہ تک سخی کی سخاوت کا انتظار کرتے ہین ورنہ چلے جاتے ہین - یہ لوگ مسلمانون سے کچھ احتراز نہین کرتے ہین بلکہ انکے گروہ کے بعض لوگ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہین - زیادہ عقائد اس گروہ کے معلوم نہین ہوئے لیکن زبانہ

حال تک یہ لوگ ہندوستان کے آبادیوں میں نظر آتے ہیں۔

بشنوی

بشنویوں کا پیشوا ایک مرتاض گوساٹین جہانیا نامی
گذرا ہی یہ لوگ اپنے گروہ کو جہان نما کہتے ہیں اور انکی گروہ میں
ہندو اور مسلمان دونو گروہ کے لوگ شامل ہوتے ہیں انکا عقیدہ ہی
کہ دنیا میں بدترین افعال آزار رسانی حیوانات ہی۔ سوا اپنے
ہم مذہب کے کسی ہندو یا مسلمان کے ساتھ ہم کاسگی نہین کرتے ہین
طریقہ یہ ہی کہ پانچ وقت روبقبلہ ہو کر مثل مسلمانوں کے نماز ادا
کرتے ہین۔ اور خدا اور فرشتوں اور پیغمبر کے نام اسطرح ادا کرتے ہین
(اللہ۔ میکائیل۔ عزرائیل۔ جبرائیل۔ اسرافیل۔ وغیرہ) بعد مرنے
نعش کو زمین میں دفن کرتے ہین حتی الامکان بدبات
نہین نکالتے ہین۔ بعض انمین کے دنیادار ہین اور بعض دریوزہ گر۔
دریوزہ گروں کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ اونکو بھیک مانگنے میں ملتا ہے
گرو کی خدمت میں حاضر کرتے ہین۔ تاریخ ہفت تماشا میں فرقہ بشنوی
کا طریقہ اسطرح لکھا ہی کہ تمام ماہ مبارک رمضان میں روزہ رکھتے
ہین اور نماز بموجب مطابعت امام ابو حنیفہ کی ادا کرتے ہین

مین شب بہر تلاوت قرآن شریف مین مصروف رہتی ہین اور انکو فرقہ ہنود کے مذہبی رسم سوای روزہ کی ادا کرتے ہین محرم تعزیہ داری انکا شغل ہی اور کالکا[1] کے سامنے ناچنے مین بہی تامل نہین کرتی ہین متہرا و بندرابن مین مثل ہنود کی جاکر آرتی[2] سنتے ہین اور خود بہی گاتے ہین۔

الغرض لشنوئی مسلمانون کی تقلید مین گوشت خوک سے اور ہندوؤنکے تقلید مین گوشت گاو سے اجتناب کلی رکھتے ہین۔ انکے نام اکثر ہندو اور مسلمانون کے مشابہ ہوتے ہین۔

فرقہ سورج مکہی

یہ فرقہ قدیم اہل ہند سے ہے۔ چونکہ آفتاب پرست ہین لہذا ہندی

---

[1] کالکا ایک عورت روحانی مانی گئی ہے جسکو مہادیوی کا مظہر تصور کرتے ہین۔

[2] اصل مین کہنیاجی کی مدح کو کہتے ہین جسکو بشن کا اوتار تسلیم کرتے ہین اس کہا کا یہ قاعدہ ہے کہ وقت شب اپنی تمام معمولی ضروریات سے فارغ ہوکر بیٹہین کے بہت سے لوگ ایک جگہ جمع ہوکر اوس نظم کو جو کہنیاجی کی مدح مین ہے زمزمہ کے ساتہ گاتے ہین اور ایک تہال پیتل کی ہاتہ مین لیکر دوسرے ہاتہ کی اونگلیون سے اسطرح بجاتے ہین کہ مثل خوش آواز باجہ کے معلوم ہوتا ہے۔

زبان مین انکو سوج مکھی کہتے ہین- انکے دو فرقہ ہین-
ایک وہ ہین جو آفتاب کو جمیع ملائکہ مین بزرگ تر فرشتہ
تصور کرتے ہین- اور بعض ہین کہ آفتاب آتما اور بدھ یعنی نفس
اور عقل رکہتا ہی- ضیاء عالم اور باقی تارون مین نور اوسیکا فیض ہی
تکوین موجودات سفلی اوسی کی ذات سی ہی- اور سرب دیو یعنی فرشتونکا
سردار- اور ستارونکا بادشاہ اور حاکم افلاک ہی اور وہ مہاجوت یعنی
بڑی روشنی والا سرادھوت اور نمسکار یعنی مستحق نیایش سجود
ہین- جب آفتاب طلوع ہوتا ہی پاکیزہ بدن اور لباس سی اوسکی
مقابل کہڑی ہوکر کچھ عبادت کرتے ہین بعدہ ایک دعا پڑہتے ہین
جسکو ہم ناظرین کو ملاحظہ کیواسطے بلفظہ درج کرتے ہین-
مہاجوت اوتم اودی نرسوا اوین اارسو درشن درشٹ بیتہن مہا
اوتار اوتم پرکاش بہہی سمرن مہاواتا مکت سنگ آتماوات سریر
جوت سوآتما بدہ نات سرب جوت انتپ پرکاش پرم جوت اوپاسک
سرگ و آتا دیو سہا-
اسکا ترجمہ اسطرح ہی کہ ای بڑی روشنی اور بلند نور والی تیرا اسنا ہرہ
ہماری واسطے بہت مفید ہی- تو وہ نور ہی کہ کوئی اعلی اور روشن نور
تیری نور سے زیادہ نہین ہی- بس بندگی اور ستایش تجکو سزاوار ہی-

کہ تو خلیفہ خداوند تعالیٰ ہے تیری بخشش سے ہم امیدوار ہین اور اپنی
حاجتین تجھسے طلب کرتے ہین۔ جبکہ تیری تصویر ایسی نورانی ہے تو تیری
پاکیزگی اور خوبی اور جلال کا حال نفس ناطقہ اور عقل بود کیا بیان کرسکتی ہے
وہ نور جو تجھسے اوپر ہے تو اوسکے مظہر کا معلول ہے تو اوسکی تسبیح کی قابل ہے ہمارے
دل سے لذتون کی الفت چھڑا دے اور دینی مدد کر۔ اور نورانیت مین ہمکو
اپنی مانند بنا۔ اور اپنا قرب نصیب کر۔ ہمارا قلب ہر لحظہ لذتون کو چھوڑکر
تیری ہمسائگی اور حضوری کا مرتبہ پاوے۔ اور ہمین صرف تیری رضامندی
کیلیے سب دنیا کی ہیچ لذتین ترک کردین۔ اکی رضامندی مین ہم تیری مانند
ہوجاوین اور تجھ تک پہونچین۔ اور تیرے ساتھ رہین۔

دوسرا گروہ الشمسیہ زیادہ تر مستغرق آفتاب پرستی ہے پہلے سے بڑھکر آفتاب کا
مرتبہ سمجھتے ہین۔ انکا عقیدہ ہے کہ بالائی اور سفلی دیعنی سورلوک اور بھولوک
مین جو کچھ ہے اوسکی تکوین حضرت نیر اعظم کی بدولت ہے جب ہم اوسکو
دیکھتے ہین تو اپنی بینائی کو منور کرتے ہین۔ کہتے ہین کہ سن نگری یعنی
مجوزات جو ہم سنتے چلے آئے ہین آنکھ سے نہین دیکھا ہے تو وہی عقل انسان
چشم دید کی مقابلہ مین شنیدہ اوسکے ہمپلہ نہین ہوسکتا ہے۔ اسی قسم کی
دلائل پیدا کرکے آفتاب کو خدا ہستی تصور کرتے ہین۔ اور اوسکی
اوپاسنا یعنی پرستش کرتے ہین۔

الغرض وہ لوگ وہ جیتو دیا یعنی آتما اور دیوتاؤں سے محبت رکھتے ہیں۔ اور
حتی الامکان ان وہ دان کی کوشش کرتے ہیں یعنی انسانوں سے
بھلائی سے پیش آتے ہیں۔ اور وہ دھارک یعنی فسق و دروغ سے پرہیز کرتے ہیں
جو لوگ اس عقیدہ کو نباہتے ہیں وہ سوا اپنی ایک بی بی کے دوسری عورت
کی طرف سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور کوئی قسم کی صورتیں آفتاب کی نام کی بناتے
ہیں۔ انکو دیال موت کہتے ہیں فرقہ اول کے علما اور پنڈت
وغیرہ افلاک اور ستاروں اور انکی احکام وغیرہ کے قائل ہیں اور علم پیدائش
یعنی طب کو اچھا کہتے ہیں۔ عقل اور فکر کی عزت کرتے ہیں کہتے ہیں
کہ آہرناسن گیان اور ساودھان کو درمیان ایک وسیلہ ہے یعنی فکر
معقول اور محسوس کے درمیان واسطہ تصور کرتے ہیں کیونکہ تمامی مدد
عالم محسوسات سے ہیں۔ اور حقائق معقولات عقل و فکر پر واقع ہوتی ہے
اسی گروہ میں ایک طائفہ ہے جو تپشیا میں جدوجہد بہت کرتے ہیں اور اس امر کا خیال
کہ ریاضت شاقہ اور عبادت بلیغہ انسان سے وہم کو دور کرتے ہیں سخت سخت
ریاضتیں کرتے ہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ حالت خواب میں محتلم ہونا اور تخم وغیرہ کا
بدن سے خروج ہونا وغیرہ یہ سب وہم ہے محنت کرنے کی اس حکم کو اپنے دل سے دور کرتے
ہیں جسکا نتیجہ اسطرح ظاہر ہوتا ہے کہ تاوقتیکہ تخم کا گھر ہوتا ہے خواب میں
احتلام واقع ہوتا ہے یہاں تک کہ بلند ولایت پہنچ کے تیرہ نو دیکھ سیپارہ اصطلاح

چڑہتے ہین جیسے کوئی ہموار زمین پر چل سکے۔ اور بارش کو آغاز اور انجام پر قادر
ہوجاتے ہین۔ تسخیر قلوب مین پوری طاقت ہوتی ہے۔ اور اکثر مخفی امور کا افشا ایسے
لوگونکی ذات سے ہوتا ہے۔ غیب کی بات بتاتے ہین خیر و شر اور حادثات زمانہ سے مطلع
کرتے ہین جہانتک دیکہا گیا ہے انکے قلب بہت صاف اور منور پائے گئے ہین۔ اور جب
کوئی سختی مخلوق پر آنیوالی ہوتی ہے تو چند فقرا باہم ملکر اوسکے دفعیہ کی کوشش
کرتے ہین جسمین وہ اکثر کامیاب ہوتے ہین۔

ایسے لوگون سے اکثر امور عجیبہ اور کمالات غریبہ ظہور مین آتے ہین۔ شب و روز آنکہین
بند کرکے دہیان گیان مین معروف رہتے ہین اور محسوسات مین مشغول نہین ہوتے۔
ایک دوسرا گروہ فقرا کا دیکہا گیا ہے کہ جو بن باسی کہلاے جاتے ہین انکا حال
اسطرح ہے کہ آبادی سے متنفر ہوکر جنگلون اور پہاڑون مین بسر کرتے ہین ایک مقام پر نہین
رہتے جنگلی درختون کے پہل انکی غذا ہوتے ہین۔ صحرا کے درندے جانور انکو کوئی آزار
نہین پہونچاتے۔ بعض لوگ انمین سے اہل تعلق بہی ہوتے ہین اپنے اہل و عیال ہمراہ
رکہتے ہین اونکی بہی وہی حالت ہوتی ہے۔ اگر کسی کے کوئی اولاد پیدا ہوئی یا کوئی
دوسرا خوشی کا سبب ظاہر ہوا تو یہ لوگ کچہ خوشی کرنا نہین جانتے اور اسیطرح اگر
کوئی مرجاے تو اوسکی عزاداری اور ماتم یعنی غم و الم سے بہی سروکار نہین تناسل
اور التذاذ طعام و اکل و شرب سے اوسیقدر حلال جانتے ہین جسقدر کہ ضرورت واقع
ہو ضرورت سے زیادہ کو ہر حالت مین حرام تصور کرتے ہین اور جو لوگ زیادہ کے

طالب ہوتی ہین اونسی نفرت کرکے دور ہوجاتی ہین۔ اس عقیدہ کی پیرو ون مین ایک فقیر آوت چوت نامی بڑا تراماں گذرا ہے۔

کوہستان کلنگ (مضافات کشمیر) مین ایک گروہ فقرا قیام گزین ہی اونکو سوروار کہتی ہین۔ اسیطرح ایک دوسرا گروہ ہی جو کہ ٹھدوار کی نام سی مشہور ہے ان ہر دو فرقہ کی عقائد بھی جداگانہ ہین۔ آخر الذکر آفتاب پرست ہی نہایت سادہ روئی کی ساتھ گذران کرتا ہی ایک دوسرا فرقہ ہی جسکا نام عوام مین چندر بھگت ہی اس گروہ کا طریقہ قمر پرستی ہی۔ یہ لوگ چاندکو نہایت مقرب فرشتہ تصور کرتے ہین کہتے ہین مستحق تعظیم وعبادت چندر ہی۔ کیونکہ تدبیر عالم سفلی اوسی سی متعلق ہی اسکی روشنی کی کمی بیشی کی حساب سی اوسکی تاثیرات کا پتہ ملتا ہی لیکن انکا یہی عقیدہ بھی ہی کہ قمر سی افضل نور آفتاب کا ہی قمر کو آفتاب سی روشنی حاصل ہوتی ہی۔ مگر آفتاب تک رسائی کی واسطی قمر کا توسط درکار ہی بغیر اسکی ممکن نہین۔ یہ لوگ چندر کی تصویرین بناتی ہین اور اوسکی پرستش کرتی ہین۔ اوسکو اپنا قبلہ جانتی ہین اور کسی حیوان کو آزار نہین پہونچاتی ہین۔ انہین مین سی ایک اور گروہ پیدا ہوگیا ہی کہ وہ بعض دوسری ستارونکو بھی قابل پرستش جانتا ہے۔

ایک گروہ فقرا ہی جو اگن بھگت کہلای جاتی ہین انکا شیوہ آتش پرستی ہی کہتے ہین کہ برترین ذات حق سبحانہ تعالی ہی لیکن یہ بھی برترین آتش ہی آفتاب ہی مراد لیتی ہین۔ اور اوسکو اپرم اگن کہتی ہین۔ انکا عقیدہ ہی کہ دوسری تاری

اور سیارے آفتاب کی ہی روشنی سے فروغ پاتے ہیں۔ آتش فرودین کو
(ہر سال شمسی کا اول مہینہ اور ماہ شمسی کا اول روز جو نام فرشتہ) ہے آفتاب کے
نور کا پرتو تصور کرتے ہیں۔ لیکن آتش کی پرستش نہیں کرتے انکا عقیدہ ہے کہ آتش کے
توسط سے آفتاب تک رسائی ممکن ہے۔

ایک دوسری جماعت فقرا کی ہے جو پون بھگت یعنی ہوا پرست کہلاتی جاتی ہے
اون لوگوں کا عقائد کی موافق موجود حقیقی ہوا ہے اور نفس ناطقہ بھی ہوا ہی سے مراد ہے
اور ایک دوسرا فرقہ ہے جو جل بھگت کے نام سے مشہور ہے (یعنی آب پرستاران)
انکے قول کی مطابق موجود حقیقی پانی ہے اسیواسطے چشموں اور نہروں وغیرہ کی تعظیم کرتے ہیں
اور ایک فرقہ ہے جو پرتھوی بھگت مشہور ہیں (یعنی پرستاران خاک) یہ کہتے ہیں کہ
موجود حقیقی خاک ہے۔ اور اوسکی تعظیم کرتے ہیں۔ اور مٹی کو سجدہ کرتے ہیں اپنے عقیدہ
اور طریقہ کی موافق خاک بندگی اور عبادت کر کے ملتجی ہوتے ہیں۔

اسیطرح ایک دوسرا فرقہ ہے جو موالید ثلثہ (حیوانات۔ نباتات۔ جمادات)
کا پرستار ہے انکو سرب پوجا کہتے ہیں۔

اور ایک گروہ ہے جسکا عقیدہ یہ ہے کہ موالید ثلثہ میں سے جہاں کہیں جو کچھ اچھا
نظر آتا ہے اوسکی پرستش کرتے ہیں یہ لوگ عجائب پرست مشہور ہیں
انکے خیال کی موافق کوئی شے عالم میں بغیر انسان کامل موجودات سے نہیں ہے
اسلیے فقط انسان کو ہی خدا جانتے ہیں۔ انکے نزدیک انسان کسی حال میں بندہ نہیں ہوتا

ایک دوسرا گروہ ہے جو اطراف **کاشپال** مضافات کشمیر مین پایا جاتا ہے
انکا شیوہ بت پرستی ہے۔ انکا طریقہ سب سے نرالا ہے اگر کوئی شخص انکی برادری مین سے
مرجاے تو اوسکی صورت کا پتلا اسطرح بناتی ہین کہ نصف اوپر کا مردانہ اور نصف
نیچے کا زنانہ ہوتا ہے یہ پتلا سنگ وغیرہ سے بناکر رکھتی ہین اگر متوفی جاندار تھا
مگر کوئی اولاد نہ رکھتا تھا تو انمین دستور ہے اوسکی عورت کا بیاہ گھر کے کسی ستون
کے ساتھ کردیتی ہین اور جسقدر اعزا اقربا اوس کیواسطے آتی ہین وہ باری باری سے
متوفی کی عورت سے صحبت کرتی ہین تاکہ اولاد پیدا ہو جو بعد پیدا ہونی اولاد کو اوسکے
باپ کا ترکہ اوس اولاد کو ملتا ہے۔ یہ لوگ کشتن حیوانات کو جائز رکھتی ہین
ایسا ہی ایک دوسرا فرقہ کشمیر مین فقرا کا دیکھا گیا ہے کہ چند برادر حقیقی ملکر
ایک عورت کر لیتی ہین اور اپنا کام نکالتی ہین اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ مکان معہ
زمین و بچہ و عورت وغیرہ سب فروخت کردیتی ہین۔ اکثر عورات کو گرو بھی کرتی
ہین پہلے اکثر ہین انکو زمانہ حال مین مسلمان بھی ہو گئی ہین لیکن یہ طریقہ نہین
چھوڑتی ہین۔ یہ بھی جانور ذبح کرتی ہین

اور ایک دوسرا فرقہ ہے جو دھیڑ کہلاتا ہے یہ لوگ سوای انسان کے باقی
تمام حیوان کھاتی ہین۔ تمام مین نیچ قوم کے لوگ ہین۔ آفتاب کو سجدہ کرتی ہین
انکا قول ہے کہ ہمارا فرقہ تمام فرقون سے افضل تر ہے یہی فرقہ ہندوستان مین
حلال خور اور خاکروب مشہور ہے دھیڑ یعنی ڈھیڑا

عقائد فراتبتیان

دراصل یہ لوگ ساکنان کوہستان ملک تبت سے ہین بلکہ اوس ملک کی زیادہ تر آبادی انہین لوگون کی ہے۔ یہ لوگ خدا کو مجرد اور بسیط اور توانا جانتے ہین اور اوسکا وہی اقنوم ثلثہ جانتے ہین جو کہ مقبولہ ہنود ہین یعنی برہما بشن مہیش۔ روح کو قدیم تصور کرتے ہین کہتے ہین کہ ارواح کا اصل مسکن عالم علوی ہے لیکن عالم سفلی مین بہیجی گئی ہین۔ جب تک روح اپنی حالت اور خدا کو شناخت نکریگی عالم علوی مین جانے نہ پایگی۔ اسی عالم خاکی مین پڑی رہیگی ان لفظون کا منشاء مسئلہ تناسخ کی تسلیم کرنے کو ظاہر کرتا ہے انکے خیال کی موافق نفس ناطقہ جب بدن سے جدا ہوتا ہے تو عالم علوی مین جاتا ہے اور آسمانون سے گذر کر سب سے اوپر پہونچتا ہے۔ وہان ایک بڑا دریا ہے اوس دریا مین ایک پہاڑ ہے حق تعالی اوس پہاڑ پر بیٹھا ہے۔ اگر وہ روح کسی نیکوکار کی ہے تو خداوند تعالی اوس روح کو نہایت خوبصورت شکل مین نظر آتا ہے اور اوسکو اس مشاہدہ سے عجیب وغریب ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ زبان اوسکو بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اور ابد الاباد تک اوس مشاہدہ سے وہ روح محظوظ اور بہرہ مند رہتی ہے۔ اور وہ روح کسی بدکار کی ہے تو حق تعالی اوسکو نہایت خوفناک اور کریہ صورت مین نظر آتا ہے چنانچہ وہ روح اوسکی ہیبت سے اپنے آپ کو فلک الافلاک سے نیچے گراتی ہے۔ اور اسی عالم خاکی مین گرفتار رہتی ہے۔ ان

لوگون مین ایک بڑا مرتاض گذرا ہی جسکے اکثر حکایات زبان زد ہین - اوسکا نام
پستہ مشہور ہی منجملہ اون حکایات کی ایک یہ ہی کہ ایک مرتبہ پستہ کسی پتھر پر
کودا تھا جس سے اوسکی قدم کا نشان پتھر پر جم گیا - اوس مقام پر اسوقت تک اوسکی
تعظیم کرتے ہین - اور وہ مقام متبرک مانا جاتا ہی - اسیطرح اور بھی بہت سی روایات
اوسکی خوارق عادات کی مروی ہین - لکھا ہی کہ جبکہ وہ شخص قریب المرگ ہوا بہت
چیلون کو اپنے پاس اس غرض سے بلایا کہ اپنا جانشین کسیکو کرے - اونمین سے ایک شخص
کو مخاطب کرکے کہا کہ مین تیری گہر آؤنگا اور اپنا تمام مال و اسباب اوسکی حوالہ کیا -
اسکے بعد مرگیا پس ماندون نی اوسکو حسب دستور دفن کردیا - اسکی بعد اوس شخص کی عورت
سے ایک پسر پیدا ہوا جسکو اوسنے وصیت کی تہی - وہ لڑکا ایکسال کا اندر ہونے لگا اور
شاہدان وصیت متوفی کو فراہم کرکے تمام اشیا اپنی نام بنام بتا کر اون سے لیکر
دوبارہ اوسکی تفویض مین دین اور پہر اوس زمانہ تک جب تک کہ تمام اطفال
گفتگو کرتے ہین کچھہ نہ بولا - جبکہ سن بلوغ کو پہونچا درویشی اختیار کی کہتے ہین
کہ زمانہ حال تک اوس قوم مین یہ سلسلہ جاری ہی اور سمجہتے ہین کہ یہ کامل ہمیشہ
ان لوگون کو تعلیم کرنیکو واسطے آتا ہی جنمین نقص باقی ہے -

انکی بہت جداگانہ شرق رہیہ ہوتی ہین جسطرح دیگر اقوام اپنی عبادتگاہون کو جداگانہ
نام کہتی ہین مثلاً ہنود کا مندر یہود کا کلیسا - نصاریٰ کا گرجا - مسلمانون کا مسجد ہی
پارسیون کا آتشکدہ - وغیرہ وغیرہ ہوتی ہین ویسا ہی یہ لوگ اپنی معبد کو چتر سن کہتے ہین

اور اونکی بہت تعظیم کرتے ہین - انکی قوم مین ابتک یہ سلسلہ جاری ہی کہ جس شخص کے
دو پسر ہون ایک دنیادار بنایا جاتا ہی - اور دوسرا لنگا فقیر کیونکہ انکے خیال کی موافق
انکی زندگی دو قسم پر ہی - ایک دنیاوی دوسری دینی - لہذا ایک بیٹے کو دنیادار بناتے ہین
اور دوسرے کو دین کی خدمت کے متعلق بنایا جاتا ہی جبکہ والدین ضعیف ہو جاتے ہین
تو اونکی خدمت دنیادار پسر کے متعلق ہوتی ہی اور والدین کی وفات کے بعد اونکی یاد
اور درویش پسر کی ہوتی ہی - اس طریقہ کی پابندی مین ادنی اعلی امیر غریب راجہ و
پرجا سب گرفتار ہین اور انکا سب سے بڑا معبد پارسیا ناتھ نام کا ہی جو شخص اسکی
زیارت کو آتے ہین وہ لامہ یعنی مرشد اعظم کہلائے جاتے ہین لیکن اس عقیدہ کی
زیارت کیواسطے جو امور مقرر ہین وہ سب کے پورے ہونے کے بعد زیارت کا مستحق ہی (لامہ یعنی
حاجی) جسقدر لامہ ہوتے ہین اونکو حیوانات کا گوشت اور عورت کی قربت بالکل ترک کرنی
ہوتی ہی - اور کوئی دنیاوی کام کرنیکی اونکو اجازت نہین ہوتی ہی اور بڑی بڑی بال اُٹھاکر
جٹائین بناتے ہین - اور انسان کی کھوپری کی ہڈی مین خورد نوش کرتے ہین - اور
انسانکی انگلیونکے پوروں کی ہڈیونکو جمع کرکے تسبیح کے دانے بناتے ہین - نلی کی ہڈی اونکو
بانسری یا نفیری بنانیکے واسطے بہت کافی ہوتی ہی کہتے ہین کہ ہم مردہ ہین ہمکو زندونکے
اسباب سے تعلق نہین ہم مردونسے تعلق رکھتے ہین اکثر یہ لوگ سحر و شعبدہ اور افسون وغیرہ مین
بڑی کمال ہوتے ہین - طب و جراحی بھی انکا خاص پیشہ ہی یہ لوگ اکل و قتل حیوان سے
مجتنب رہتے ہین اور دوسرے مذہب کے انسان کے ہاتھ کا کہانا کہانیکو محترز نہین سمجھتے ہین

ہر شخص کی ہاتھ کا پکا کہانا کہاتے ہین ۔ اونکی پاس اونکی مذہب کا مکتوبی مجموعہ اونکی ہماری تحریر مین ہی ۔

گاے کی پرستش

جہانتک زمانہ قدیم کی تواریخ پر نظر کیجاتی ہی تو یہی بات پایۂ ثبوت کو پہونچتی ہی کہ دنیا مین پرستش کیواسطے جس سرزمین مین سب سے پہلے حیوانات مخصوص کئے گئے وہ ملک مصر ہی تواریخ مصر مین لکہا ہی کہ سب سے پہلے ہرایم دقیمح بن حام بن نوح علیہ السلام نے دیوتاؤن کی پرستش کا طریقہ تعلیم کیا ۔

اس ہرایم کا زمانہ اوس زمانہ کی ابتدا تصور کرنا چاہیے جسکو اہل تواریخ زمانہ تبدیل زبان کہتے ہین جسکو ہم بہت صراحت کے ساتھ **التثلیث** یعنی اس جلد کے پہلے حصہ مین لکہہ چکے ہین اور پہر بہی بسبیل تذکرہ مجملاً اس جگہ بیان کرتے ہین - یعنی طوفان نوح کی تہوڑی مدت بعد نوح کی اولاد نے **بابل** کے ملک مین یہ ارادہ کیا کہ ایک ایسا بڑا برج بنایا جاے جسکی بلندی تمام روی زمین کی پہاڑون سے بہی بلند ہو تاکہ اگر پہر کبہی طوفان آے تو مخلوق اوسپر چڑہ جاے اور غرق ہونے سے بچے - چنانچہ اس ارادہ کی آغاز کیواسطے بڑی بڑی پتہر دور دور سے لاکر فراہم کئے اور اوس خام خیالی کی پختگی کے ساتھ بنیاد جاری کی گئی - اور کچھ اوسکی تعمیر ہوئی - لیکن خدا تعالی کو اونکی اس ارادہ کی تکمیل منظور نہ تہی بلکہ اس پہر مین ایک بڑا اور ضروری نقص

امر کا ظہور منظور تہا جسکا اسطرح آغاز ہوا۔ اس وقت تک دنیا کی بہت تہوڑی زمین آباد تہی اور زیادہ آدمی ایک ہی جگہ پر مجموعہ کے طور پر مقیم تہے۔

توریت میں لکہا ہے کہ خدای تعالیٰ نے اون سب کا خیال متفرق کر دیا اور اونکو مزاجوں میں وحشت بہر دی چنانچہ سب خود رای ہو کر ہر چہار طرف ربع مسکون میں چلے گئے۔ اور وہ برج ناتمام یونہی رہ گیا۔ زمانہ حال تک بابل کی ویران زمین میں اوس برج کا نشان باقی ہے جسکو سیاحان عراق و عجم نے اپنے اپنے بیانوں میں لکہا ہے

الغرض اوسیوقت مزرایم مذکور اپنے قبیلہ کو ساتہ لیکر سرزمین مصر میں آیا اور اس غیر آباد جگہ کو آباد کر کے اپنے نام سے مشہور کیا۔ یہ واقعہ طوفان نوح کے تین سو (۳۰۰) برس بعد کا ہے۔ کہ مصر میں اسقدر آبادی ہو گئی تہی کہ ایک حاکم فرمان روا کی ضرورت پیش آئی لہذا وہی مزرایم اونکا بادشاہ قرار پایا۔ اونہوں نے جو کچہ سکہایا اور بتایا وہانکی مخلوق اوسپر کاربند ہوئی۔

تواریخ مصر میں لکہا ہے کہ مزرایم نے علاوہ دیگر امور کے دیوتاؤں[سلہ] کی پرستش اور قربانی کی رسمیں بہی سکہائیں لیکن اس امر کا کہیں پتہ نہیں ملتا کہ کتنے دیوتاؤں کی پرستش کا حکم کیا۔ تاہم پرستش کیواسطے کوئی خاص ترکیب یا صورت وغیرہ

سلہ مصر والی اور عبرانی زبان کا توریت میں الٰہی لفظ الاہیم تمام پر وہ ہے جسکا معنی درحقیقت (بزرگ یا برتر قوت) کے ہیں لیکن چونکہ یونانی وغیرہ مورخین نے ابتدا میں تواریخ مصر اور توریت وغیرہ کا ترجمہ کیا ہے اور وہ لوگ بت پرست اور دیوتا پرست تہے بزرگ قوت اونکے خیال میں دیوتا ہی [illegible] لہذا اوسکا ترجمہ دیوتا کر دیا گیا۔ دیوتا کے معنے ہیں دیو کی مانند۔ [illegible] (تا بہ معنی مانند)

اونکی پرستشگاہون مین نہ تھی۔ المختصر پرستش کے خیالات نے ملک مصر کی مخلوق کے دلمین زیادہ تر گھر بنایا۔ اسکی تھوڑی مدت کے بعد بت پرستی کا سلسلہ ملک عجم سے جاری ہوکر یہان بھی پہونچا (جیسا کہ ہمنے اس کتاب کے پہلے حصہ التثلیث مین لکھا ہی) جس سے یہ لوگ بت پرستی کی طرف رغبت سے مائل ہوے۔ اور صدہا قسم کی اشکال بت پرستی کی واسطے مقرر کر لی گئین۔ یہ بت انسانون کی شکل کے تھے۔

طبقات الامم مین لکھا ہی کہ عیسیٰ سے تخمیناً دو ہزار برس قبل مصر مین **شاہان شبان** کی حکومت جاری تھی۔ انکا آخری بادشاہ (جو کہ دراصل شہزادی تھی اور اوسکا زلفا نام تھا) نہایت بداقبال گذرا اوسکے عہد مین سلطنت کا کاروبار ابتر ہوگیا اور **قوم عمالقہ** (جو کہ عرب کی قومون سے ایک قوم تھی) مصر پر خروج کر آئی اور یہی کی مصر پر قابض ہوگئی اوس قوم عمالقہ مین تخمیناً عیسیٰ سے اٹھارہ سو برس قبل ایک شخص **ولید بن دوقع** چرواہا گذرا ہی جو گائین چرایا کرتا تہا اور اپنی جہالت کے سبب (اس خیال سے کہ گائین دودہ دیتی ہین جس سے اونکی اور اونکے بچونکی پرورش ہوتی ہی) گائے کی نہایت تعظیم اور خبرگیری کیا کرتا تہا اور اونکو نہایت الفت اور محبت سے رکھتا تہا انقلاب زمانہ سے اوسکو مصر کی قوم مین سرداری اور مصر کی حکومت

مل گئی اور کئی پشت اوسکی نسل مین سلطنت رہی۔ اس ولید کے زمانہ
حکومت مین چونکہ یہ خود گاؤن سے الفت رکھتا تہا لہذا اسکے درباری خوشامد
اور حضور رسی کی غرض سے اور بہی زیادہ اس فعل کو کرتے تہے۔ یہ بادشاہ
ایسا اس طرف متوجہ تہا کہ بادشاہ ہونیکے بعد بہی اسنے اس کام کو ترک
نہین کیا اور حالت حکومت مین اکثر صحرا مین خود جاکر بطور قدیم اپنی
گائین خود چراتا تہا۔ چنانچہ ایک روز گائین چرا رہا تہا کہ ایک شیر
صحرا مین اسپر حملہ آور ہوا اور اسکو ہلاک کر ڈالا۔ اسکے بعد اسکی
اولاد بہی اوس الفت اور محبت کو جو گایون کے ساتہ تہی عمل مین
لاتی رہی۔ عوام اونکی خوشامد وغیرہ کے سبب سے زیادہ تر اس کام مین مصروف
رہے رفتہ رفتہ یہی الفت اور خبرگیری انسانون کی پشتینی عادت ہونیکے
سبب پرستش کو پہونچ گئی۔

کتاب **صاعد** اس امر پر مخبر ہے کہ یہ **ولید نسل سام بن نوح**
جسکو ہنود چاند تصور کرتے ہین لہذا اوسکی نسل چندربنسی کہلاتی ہے
ولید مذکور۔ اوس بادشاہ کا باپ ہے جسکا نام **ریان** تہا اور یہ ریان
حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر خدا کا ہمعصر گذرا ہے۔

الغرض رعایا بہی مصر مین ہمراہ اونکے جبکہ بادشاہ کو اسطرف متوجہ دیکہا
خود بہی حضوری کو لحاظ سے گاؤن کی پرورش کرنے مین مصروف ہوئی

اور غربا ان امیروں کی خوشامد مین اونکی گایون کو الفت سے دیکھتے تھے
کیونکہ اونسے دنیاوی اغراض متعلق تہین - اسیطرح جب کئی نسلین گذرگئین
توعام پرستش اور تعظیم اور محبت ہونے لگی -
جبکہ آریا گروہ جسکی مفصل کیفیت ہمنے اس کتاب کے پہلے حصہ یعنی الثلث
مین بیان کی ہے) ملک پنجاب مین مقیم تہا اوسوقت مین بہت سے ممالک
اور آبادیون سے مختلف گروہ انسانون کے اپنے اپنے ملکون سے نکلکر اسمین
آملے ان نئے آئے ہوونکی میل جول سے آریا گروہ مین یہ تعظیم جاری ہوئی -
پہلے ہی آریہ لوگ گائے کو پالتے توضرور تہے لیکن صرف اسی خیال سے اونکی
پرورش ہی کہ گایون کے ذریعہ سے اونکا قوت حاصل ہوتا تہا یعنی اونسے
بیل پیدا ہوتی تہے اور وہ دودہ دیتی تہین جنسے قوت اور کاشتکاری
کا کام چلتا تہا - گائے کی پرستش کسیقدر مصر اور تمام وکمال ہندوستان
کے ساتہ مخصوص ہوکر محدود ہوگئی - اب دنیا مین سوای ہندوستان یا بعض
جزائر متعلقہ ہند و دیگر ممالک سرحدی ہندوستان کے اور کسی جگہ گائے کی عزت
نہین ہے - المختصر اسی بنا پر اسکے تہوڑے عرصہ کے بعد مصریون مین بیل
کی پرستش بہی جاری ہوئی کیونکہ خیال کیا گیا کہ گائے کی عزت اسوجہ سے
کی گئی کہ اونسے بچہڑے اور دودہ حاصل ہوتا ہے - تو بیل کی عزت نکرنے کی
کیا وجہ - ؟ حالانکہ گائے کی عزت کا باعث ہی بیل ہے اگر بیل نہوتا تو گائے

کچھ حاصل نہین ہوسکتا تھا پس بیل باعث اول ہے لہذا بیل ہی قابل
پرستش مانا گیا اور بیل کی پرستش اسقدر فروغ پذیر ہوئی کہ گائے کی
پرستش بھی چھوٹ گئی۔ اور صرف بیل ہی بیل رہ گیا۔ چنانچہ ملک
مصر کے نیچے کے حصہ مین ایک شہر ہلیوپولس مین جو کہ ایک بڑا صوبہ
تھا مادہ سے بیل کی پرستش کی جڑ ملی ہے۔
تاریخ مصر کا مصنف لکھتا ہے کہ جبکہ کمبیس (یعنی کیکاؤس بادشاہ
فارس یعنی عجم) جبکہ اپنی ایک مہم سے ناکامیاب لوٹا اور یعنی افریقہ ایک
خطہ زمین ہی لی تھی) تو واپسی کیوقت شہر ہلیوپولس مین ہوکر گذرا۔
یہان اوس روز بیل کی پرستش کا دن تھا جسکے سبب تمام شہر مین
مثل عید کے تمام شہر مین دھوم ہو رہی تھی اور ہر شخص خوشی مین مصروف
تھا۔ کمبیس کو یہ یقین گذرا کہ شاید یہ لوگ میری ناکامی کی واپسی پر
خوشی منا رہے ہین۔ اس خیال سے اوسکی آتش غضب نے اوس شہر اور باشندگان
کو ایسا برباد کیا کہ مدت مدید تک اس شہر سے رونق مفقود ہوگئی۔ ان ہی
مصریون سے بیل جو ل ہے بنی اسرائیل مین پرستش کی بنیاد جمی۔ اور بنی اسرائیل
مین اس پرستش کی بہت ترقی ہوگئی چنانچہ شاہ یار بعام جو کہ بنی اسرائیل کا
ایک بہت بڑا بادشاہ گذرا ہے اپنی ممالک کی حدود پر بے انتہا پتھر کے بچھڑے
بناکر کھڑے کئے تھے۔ اور گو سالہ سامری بھی بنی اسرائیل کی ایجاد تھی جنکو

مصریون سے تعلق تہا۔
اسکے بعد مصر مین اور بہی بہت سے جانورون کی پرستش ہونے لگی جیسے کہ لک لک۔ سانڈ۔ بیل۔ گینڈا۔ بلی۔ کتا۔ بہیڑیے۔ بانر۔ وغیرہ وغیرہ سب پرستش کیواسطے مخصوص تہے اور ہر گروہ اپنی پرستش کیواسطے ایک جانور مخصوص کرتا تہا۔ آخر چند عرصہ مین یہ نوبت پہونچی کہ ایک گروہ کا مقبولہ جانور دوسرے گروہ کے سامنے بے عزت اور قابل نفرین متصور ہوا۔ اور یہ نفرت باہم جدال اور قتال کا باعث ہوتی تہی۔
جانورونکی پرستش کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ ایک وقت مین مصریونکو ایسا خیال پیدا ہوگیا کہ دیوتا لوگ اطراف عالم سے انسانون کی سرکشی کے سبب ملک مصر مین بہاگ آئے ہین اور مختلف صورتون مین اپنے آپکو چہپا لیا ہے۔ دوسرے یہ کہ مذکورہ بالا جانورون سے مختلف کاروبار مین مدد ملتی تہی اور وہ مدد انکو دنیاوی کاروبار مین مثل کشتکاری دودہ وغیرہ کے ملی اور بہت فائدہ پہونچتی تہی۔ کسی کی طرف ایسا خیال تہا کہ یہ روح باہمی مخلوق کا انتقال ہے اور [illegible] مخلوق کی [illegible]
[illegible] الاہین۔ [illegible] کو [illegible] ہے
تاریخ مصر کا مصنف لکہتا ہے کہ [illegible] جو [illegible] جانور [illegible]
[illegible] ہوتا تو مصریون کو بڑی مشکل پیش آتی کیونکہ [illegible]

بڑی کثرت ہی۔

اسیطرح بن بلاؤ اور لومڑی وغیرہ بھی قابل پرستش سمجھی جاتی تھے۔

قربانی کی رسم

قربانی کی رسم دنیا مین سب سی پہلے آدم علیہ السلام سی جاری ہوئی ہی جنکو مجوسی۔ پارسی۔ اقوام (از ژند پاژند) گلشاہ کہتے ہین ابتدا مین اس بزرگ فعل کے فاعل وہی ایک متبرک ذات ابوالبشر کی مانی گئی اونکی بہت ابتدائی زمانہ کی مثال ہابیل اور قابیل کا واقعہ ہی اوس زمانہ مین دستور تہا کہ سچ اور جہوٹ کی تمیز کے واسطے مدعی اور مدعا علیہ دونو اپنی اپنی دعوون کو ساتہ ایک ایک جانور ذبح کرکے ایک معینہ پہاڑ پر بہینٹ کرکے کہتے تہے کہ خداوند تعالی ہم دونو مین جو شخص راستی پر ہو اوسکی قربانی قبول فرمائی جاوی۔ چنانچہ جسطرف راستی کی بنیاد ہوتی اوسکی قربانی کو ایک شعلہ نور آسمان سی اوترکر چشم زدن مین سوختہ کر جاتا تہا۔ پہر اوس معاملہ کا مذکورہ بالا بنیاد پر فیصلہ ہو جاتا تہا۔ یہ واقعہ آدمؑ کی ہبوط سی بہت قریب کا ہی اور اس سی ہی قبل کا واقعہ جس سی قربانی کا

سلہ اس خبر کو صاحب ژند اوستا نی حیوانات کی مباحثہ مین طہمس تلمیس نامی بیان کیا ہی وہ فقط اس واقعہ کو تسلیم کرتا ہی اور گلشاہ کو اصحاب مذکورہ کا باپ کہتا ہی۔ یعنی جنکو اہل اسلام آدم صفی اللہ کہتے ہین۔ صفحہ ۲۲

ہونا پایا جاتا ہی دیکھا گیا ہی ایک کتاب مین یون بہی لکہا ہی کہ آدم
نے حوا کے ملنے کے وقت اور پہلی اولاد ہونیکے وقت خدا کی شکر مین
حیوانات کی قربانی فرمائی ہی بعد آدم کے بہی ہمیشہ اس نیک فال فعل کا
عملدرآمد وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے۔
بعد طوفان نوح اس تبرک فعل کا آغاز نوح کی ذات سے ہو البعض کتب
مین لکہا ہی کہ بعد ختم ہونے طوفان کے جب کشتی کو قرار ہوا اور نوح
(معہ اس تمام مخلوق باقیماندہ کے جو کشتی مین رہ گئی تہی اور ڈوبنے سے
اسن پا چکی تہی) زمین پر مقیم ہوئی تو آپ نے راہ خدا مین قربانی کی اور
سجدہ شکر ادا کیا۔
اسکے بعد مصر کی تواریخ سے ثابت ہوتا ہی کہ ملک مصر مین مصریم بن
حام بن نوح آبادکنندہ مصر نے اپنی قبیلہ کے لوگون مین قربانی سکہائی تہی
اور یہ سب قربانیان اوسوقت تک حیوان کی ہوتی تہین۔ چنانچہ اس
کام مین مصری لوگون نے بہت غلو حاصل کیا۔ اور بے شمار دیوتاؤن کے
نام سے بیشمار حیوان قربانیون مین ذبح کیے جاتے تہے۔ ابتدا مین چاہے
قربانیون کا منشا کچہ ہی کیون نہو لیکن آخر کار مصر مین قربانیون کا کرنا
اس بنا پر ہو گیا کہ وہ سب آفات ارضی وسماوی کا کفارہ ہو جاتی تہین
چنانچہ قربانی کے سر پر ہاتہہ رکہکر اوسکو لعنت وملامت کرتے اور یہ دعا

آرزو کرتے کہ اس ملک پر جو بلائین آنیوالی ہین وہ اس قربانی پر پڑین
روم والے اپنے ابتدای زمانہ سی ہمیشہ دو فعلونکے ساتھ اہل تواریخ مین
مختص رہے ہین - ایک بت پرستی دوسرا قربانی -
یونان کے باشندہ ایسے سمجھے جاتے تھے کہ گویا دنیا مین انکو جو کام متعلق
ہوا ہے وہ صرف ایک قربانی ہی قربانی ہے - انکی قربانیون کی کوئی حد
نہ تھی -
تمام باقی اقوام یورپ مسیح علیہ السلام کی زمانہ تک اور بعض مسیح سے بھی
بہت بعد تک بت پرستی اور قربانی برابر کرتے رہے ہین بلکہ یورپ کی
بعض جاہل قومین مثل قوم سکسن اور باشندگان انگلینڈ و گاتھ
وغیرہ تو انسان کی قربانی تک کرنے کے عادی تھے از انزاب قدیم انگلینڈ
تواریخ خطا سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی اقوام بھی اس مبارک فعل سے محروم نہ تھین
بودہ مذہب کے رواج سے قبل بلا تعداد قربانیان اونکی اون خداؤنکے نام پر
ہوتی تھین جنکو وہ دنیا کا مالک جانتے تھے (چین کی تواریخ مین لکھا ہے
کہ چین کے باشندہ آسمان زمین دریا - چشمہ ہوا ابر - پہاڑ - صحرا - باغ
وغیرہ وغیرہ سبکے جدا گانہ خدا تسلیم کرتے ہین اور ان سب خداؤنکو
ایک بڑے خدا کی ماتحت جانتے ہین) اسکا مفصل حال گائی کی قربانی کے
مضمون مین ہم لکھینگے - انشاء اللہ تعالی -

پارسی لوگ اس قول سے بیخبر ہین جمشید سے قبل کا پتہ
بالکل نہین معلوم ہوتا لیکن جمشید کے زمانہ مین ایک عجیب و غریب
قربانی کا پتہ چلا ہے جسکو مفصل طور پر ہم مذکورہ بالا مضمون کے ساتھ بیان
کرین گے۔ لیکن جمشید کیوقت سے پارسیون مین قربانی اوسوقت تک
برابر ہوتی چلی آئی ہے جب تک کہ زرتشت مقتداے پارسیان نے
آتش پرستی کے مذہب کا رواج پایا۔

فرقہ ہنود مین تو بیشمار احکام اونکی مانی ہوئی آسمانی کتاب وید سے
ظاہر ہوتے ہین یجر وید ادھیای ۱۹ منتر ۲۰ کے بھاشہ مین لکھا ہے کہ
اپنی بھلائی کی آرزو کرتے ہو تو جانداروں کا ہوم کرو اور جیسی فضیلت
اس رسم کی اونکے مذہب مین مانی گئی ہے شاید کسی دوسرے فرقہ مین ہو
یگ اور ہوم دینداری کی بڑی جزو ہین۔

رگ وید ادھیای ۱۶۴/۱ منتر ۳۵ مین لکھا ہے
यज्ञो भुवनस्य नाभिः
ترجمہ یگ دنیا کی ناب (یعنی ناف) ہے۔

شتپتھ براہمنا کے صفحہ ۱۹۰ مین مرقوم ہے
यज्ञेनाहि देवा दिवं गता
यज्ञो हासवन देवानां द्विषन्तो मिला
भवानो यज्ञे सर्व हानोत्येतं नह्मा इगरह्मपरमे
वहोता

ترجمہ کیلئے کہ یگ سے دیوتا بہشت تک پہونچے یگ سے اونہوں نے رکھشون کو نکالا۔ یگ سے بیری (دشمن) متری (دوست) ہوجاتے ہین۔ سب چیزین یگ مین شامل ہین۔ اسواسطے (دانا) یگ کو افضل چیز کہتے ہین۔

تیتر ابرہمنا صفحہ ۳۰۲ مین لکھا ہی

यज्ञा मान: पत्रार्यज्ञ मा

न मेव मेंग लोक मम याती

ترجمہ قربانی کرنیوالا قربانی ہے۔ یہ قربانی کرنیوالے کو مبارک جگہ مین لیجاتی ہی۔

اور شانتا برہمن صفحہ ۵ مین ہے

हि अयो ब्राह्मिणमारग शाकल देव कयु मो सोउ

वयजनमा ही पित्रको सोन सोइ वयजन मासि

मनुषा कृत सोन सोउ वयजन मसि यहि वावन

कस

ترجمہ اے قربانی کئے ہوے جانور کے عضو جو کہ اب آگ مین ڈالا جاتا تو پاپ کا نٹنے والا ہے جو دیوتا نے کیا۔ تو پاپ کا مٹانیوالا ہے۔ جو پتہرون نے کیا۔ تو پاپ کا مٹانیوالا ہے جو منشون نے کیا۔ تو پاپ کا مٹانیوالا ہے۔ جو پاپ ہمنے دانستہ اور سہواً کئے۔ اوسکا تو مٹانیوالا ہے۔ پاپ کا۔ پاپ کا تو مٹانیوالا ہے۔

مذکورہ بالا حوالجات کو رسالہ اصول تعلیم آریہ سماج لکچر نمبر ۳ مؤلفہ ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر نے بہی بہت

مفصل اپنی تالیفات مذکورہ میں بیان کیا ہے۔

منو جی کی کتاب ادھیائے ۵ صفحہ ۳۹۴ میں لکھا ہے کہ برہما جی نے حیوانات کو قربانی کے لئے پیدا کیا ہے اسیواسطے انکو ویدریتی کی مطابق قتل کرنا دوش (گناہ) نہیں ہو سکتا اور حیوانات چوپائے۔ درخت۔ کچھوے۔ پرندے۔ جو قربانی کے صرف میں آتے ہیں وہ بعدہ اچھی جنموں میں آتے ہیں۔

اقسام طعام میں **منو جی** نے لکھا ہے کہ مدھوپرک[1] کا کھانا ہی ہے جوکہ بادشاہوں اور بزرگوں کی شان کی لائق اور شایان ضیافت ہے **سداشیوجی** کے تنتروں میں لکھا ہے۔

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा

मैथुन मेव च गरे ते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि यो युग

ترجمہ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا۔ عورت مرد کا جماع۔ یہ پانچوں باتیں یگ میں نجات دینے والی ہیں۔

رگ وید اشٹک ۲ ادھیائے ۳ ورگ ۹ منتر ۱۳ کی متعلق ایک شلوک کسطرح پایا جاتا ہے

१ २ ३ ४ ५ ६ ७ ८
यं नी क्षणं मांस्पचन्या उखाया या पात्राणि यूष्ण
९ १० ११ १२ १३
आसेचनानि ऊष्मण्या पिधाना चरूणामङ्
१४ १५
काः सूनाः परि भूषन्त्यश्वम् ॥१३॥ ऋ १ सू १६२ म १३

[1] یہ وہ کھانا ہے جو گوشت اور شہد سے بنتے ہیں

ترجمہ بموجب بہاشا سورگباس سوامی جی - جو انس پکنیوالی بلٹوئیون سے ہمیشہ دیکہہ بہال کو برتاؤ مین لاتے ہین - جو رس کے سیجن کرنیوالے برتنون کو گرمی پہونچانے والے سرپوشون کو کڑاہی وغیرہ کے لکشنون کو جانتے ہین وہ کہوڑے کو آراستہ کرتے ہین اور وہی ہر اک کام کی لائق ہوتے ہین -

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رگوید کے زمانہ تصنیف مین گوشت کہایا جاتا تہا اور اس شلوک مین گوشت پکانیوالون کو اور اونکی بلٹوئیون کو حفاظت سے رکہنے والون کو اور سرپوشون اور کڑاہی کے لکشن ڈہنگ جاننے والون کو خوش کردار اور اچہا انسان کہا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کہانیکا حکم تہا -

۱- ترجمہ کی تشریح کرنیوالے نارائن کرشن اوپدیشک آریہ سماج گجرانوالہ نے لفظ (دیکہہ بہال) کی تشریح اپنی ذاتی تصرف سے یون لکہی ہے کہ بچنے کی احتیاط کو عمل مین لاتے ہین) یہ حرف افترا ہے - اصل شلوک سے ایسا مدعا پیدا نہین ہوتا - شارح کی خبث باطنی نے اوسکو اصل مدعا ظاہر کرنے باز رکہا اور اپنے مطلب کی موافق ترجمہ کیا ہے جس سے گوشت پکانے کی بلٹوئیون سے بچنے کی احتیاط کا مدعی ہوا -

۲- اسپر ایک لفظ ہے جسکو بعض سنسکرت کی بگڑی ہوئی زبانون (مثل گجراتی مرہٹی وغیرہ) میں اوس بلٹوئی کو کہتے ہین جو گوشت کا دہوا جاتا ہو اور ہاتی ہوتا ہے

جسکو مسلمانی زبان مین (یخنی) کہتے ہین۔ اسکو ذکر سے ہی گوشت کا کہانا پایا جاتا ہی اور اوس فعل کے اچہا ہونے مین کلام وید موافق ہی اسمین کچہ کلام نہین۔

اتہر وید۔ کانڈ ۸ ادہیای ۳ منتر ۲۲

ये आमं मांसमं पौरुषे ये पश्च ये क्रवि गर्भान खाद
न्ती केशवा स्तानितो नाशयामसि ॥
अथर्ववेद का० ८। अनु० ३। मं० २३॥
पृ० । ७८४॥

ترجمہ۔ جو کچہ مانس کہاتے ہین۔ اور جو پرش (انسان) کے بنای ہوی مانس کے کہانیوالے ہین۔ جو پرندون وغیرہ کے گربہ کو کہاتے ہین۔ ہے پرماتمن ہم اونکو معدوم کرنے والے ہون۔

اس منتر کے مضمون سے بہت صاف گوشت کہانی کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور بہت اچہا طریقہ بتایا گیا ہی۔ یعنی نہ کہانی کے اقسام لحم کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہی باقی کو کہانی کی قابل بیان کیا ہی۔ یعنی مثل درندون کے کچا مانس (گوشت) نہ کہانا چاہیے اور انسان کا گوشت خواہ وہ بنایا ہو (یعنی مصالحہ وغیرہ سے لذیذ کرکے پختہ کیا ہوا ہو) تو بہی نہ کہانا چاہیے اور پرندہ وغیرہ (عام حیوانات) کے گربہ کو نہ کہانا چاہیے یعنی وہ بچہ جسکی ابہی حمل مین رہنی کی مدت پوری

نہوئی ہو اور جانور ذبح کرنے کے بعد اوسکے شکم سے کم مدت کا نکلے اوسکو
کہانا نہ چاہئے۔ یا وہ انڈے جنمین پرند کے سینہ سے خون پڑ گیا ہو جوکہ یہ
کہنے کی قابل ہوں نہ کہائے جائیں۔ ناظرین کو ثابت ہوگا کہ کیسی خوبی سے
گوشت کہانیکا لذیذ اور مفید طریقہ بنایا گیا ہے۔
مگر افسوس کہ نارائن کرشن نے جو اپنی ناسمجھی اور تعصب اور نفرت قلبی کے
سبب چند اوراق فضول سیاہ کرکے اونکا نام اہنسا پرچار رکہا ہے
اوسکے صفحہ ۲۶ مین اسکی تشریح یون کی ہے۔ کہ کچا مانس کہانیوالے
یعنی مانس کہانیوالے۔ پرش کا بنایا ہوا مانس کہانیوالے
یعنی انسان کے ہاتہ سے ترکیب اور ترتیب پایا ہوا مانس گویا کہ پکایا ہوا
اور اگر یہ یعنی انڈے وغیرہ کہانیوالے ہوں ہم اونکو مارنیوالے ہوں۔
اس اشلوک کے ترجمہ مین صرف تین لفظ قابل غور ہین جو نارائن کرشن
صاحب نے بہی اپنی تاویلات مین اختیار کئے ہین اور مین بہی اونہی کو
اختیار کرتا ہون۔ یعنی کچا مانس اور بنایا ہوا اور کہہ اب
ہر شخص مصنف فیصلہ کرسکتا ہے کہ ہماری تعبیرات مذکورہ کس حد کو پہونچی ہین
اور شخص معلوم کے خیالات کس پایہ کے ہین۔
اور اسیطرح منوسمرتی کے اشلوک نمبر ۱۶ سے گوشت کہانیکی اجازت مین
لکہا ہے کہ دیو پوجن کرکے کہانا چاہئے۔

اوسی کتاب کے اشلوک نمبر ۲۴ اور نمبر ۴۱ اور نمبر ۴۲ مین قربانی کی
خوبیان اور حیوانون کا قربانیون مین ہلاک کرنا حیوانون اور نیز اپنے
واسطے بہتری کا واقعہ لکھا ہے۔
مؤلف تاریخ شراب لکھتا ہے کہ آریہ لوگ گائے بیل۔ گھوڑے وغیرہ کی قربانی
کرتے تھے۔ چنانچہ اسکی تصدیق مین وہ رگ وید سے ایک مضمون کا
ترجمہ کرتا ہے کہ رگ وید مین اشومیدہ جگ کا حال یون لکھا ہے کہ
گھوڑے کو نہلاکر اوسپر قیمتی سایہ چڑہا کر اور اوسکے سامنے رنگ برنگ کے
حیوانات کھڑے کرکے اوس ہی اگنی کا طواف کرواتے اور اوسکو ستون سے
باندہکر تبر سے کاٹکر اوسکا گوشت سیخ پر کباب کرکے کہاجاتے اوبال کر
شوربا بناکر۔ اور رگ وید مین لکھا ہے کہ جب ہم بانجہ گائے یا گابن گائے
یا سانڈون کو بل (یعنی قربانی) مین دیتے ہین تب اے اگنی تو پوری ہمارے
ہوجاتی ہے۔
یہود۔ اور نصارا۔ اور اہل اسلام تو ابتداء زمانہ سے اس مبارک اور
مفید فعل کو کرتے چلے آتے ہین انکی تمام کتابین اس رواج ملت سے مملو ہین
نظیر دینے کی کوئی ضرورت نہین۔
مؤلف جہانتک تواریخ قدیمہ پر نظر کیجاتی ہے دنیا مین بے نہایت
مذاہب پائے جاتے ہین۔ مذاہب کی تعداد غیر مہذب ملتونکے سامنے کم پائی جاتی ہے

کیونکہ وہ نہایت اُلسے عقیدہ ہیں جو دنیا میں نفس پرست انسانوں نے جاری کئے
ہین۔ جو کبھی عقلاً او نقلاً درستی اخلاق کے باعث نہین ہوسکتی۔ اور نہ اونمین
ایسا ہونیکی قابلیت نظر آتی ہے۔ لیکن جھوٹی اور آزادی کی وجہ سے
نادان اور حریص انسان اونمین مبتلا ہوکر خود بھی گڈہے مین گرتے
رہے ہین اور دوسرونکو بھی روسیاہ بناتے رہے ہین۔ پھر بھی بھلائی کا وجود
صفحۂ ہستی سے کبھی بالکل ناپید نہین ہوا ہے۔ ہمیشہ ایک سچا مذہب سلسلہ وار
جاری رہکر دنیا مین کھوٹے اور کھرے کی تمیز بتاتا رہا ہے اور ہر وقت مین
ایک مہذب ملت اپنا چہرہ روشن آفتاب کی طرح چمکاتی رہی ہے اور اسیطرح
آیندہ بھی انشاء اللہ تعالی اوس سچائی پسند وحدہ لاشریک خدا کی
پاک اور صاف نور کی روشنی بنی آدم کے دلون کو منور کرتی رہیگی۔
غرض اس بیان سے یہ ہے کہ قربانی کی رسم خواہ انسان کی ہو یا دوسرے
کسی حیوان کی زمانہ قدیم سے مہذب اور غیر مہذب تمام مذاہب مین برابر مستعمل
ہوتی چلی آئی۔ مگر آجکل یورپ کی بعض ہلکی الفہم اور غبی الدماغ اقوام نے
اس مذہبی اصول کی کنہ کو نہ پہونچکر اپنی خام خیالی سے قربانی کے
آئین کو وحشیانہ فعل ٹھہرا کر بند کردیا ہے لیکن جو اقوام اور اشخاص صرف
اونکی تقلید کو بغیر سوچے سمجھے بہتر سمجھکر اس قدیم اور کثیر المنفعت فعل کو حقارت
کی نظر سے دیکھتے ہین یہ اونکی بڑی نادانی ہے جیسا کہ فی زمانہ انگریزون کی

خیالات کی تقلید مین بعض اکابران قوم ہنود نے اس فعل کو برا اور وحشیانہ ٹھہرا کر ترک کردیا ہی۔ اونکو چشم انصاف سی دیکہنا چاہیے اور غور کامل کے بعد اپنی ہی قلب مین محاکمہ کرکے فیصلہ کرلینا چاہیے کہ ہر بانی مذہب جو اصول اپنی مذہب کے جاری کرتا ہی۔ اگروہ مذہب سچا ہی اور بانی ملت حقیقی راہبر ہے تو وہ اصول خالق عالم کی منشا سی ازروی الہام اور وحی کے اوس برگزیدہ بندہ کی قلب مین پیدا ہوتی ہین جنکو وہ بنی آدم کو تلقین کرتا ہی اور اون احکام کا نتیجہ ہمیشہ بالقوہ یا بالفعل بہتری پذیر ہوتا ہی۔

کچہہ یہ امر ضروری نہین کہ وہ تمام احکام اور اونکی انجام اور اونکی کنہ عام مخلوق کی سمجہہ مین آسانی سی یا بغیر صفائی قلب کے آجائی کیونکہ ضروری بات ہی کہ عوام کے خیال سے بانی ملت کا خیال کہین اعلی اور دور پہونچنے والا ہی۔ اور اسی وجہ سی اوسکو حقیقی راہ کا ہادی مانا گیا ہی تو اوسکی وہ اصول ہماری ناقص فہم اور تاریک عقل مین نہ آسکنے کی وجہ سے لغو اور فضول کیسے سمجھی جاسکتی ہین۔ اگر ہم اوسکی مقرر کی ہوئی اصول کو بیکار ٹہرا سکتے ہین تو ضرور ہماری عقل پیشوای مذہب کی عقل سی زیادہ ہے۔ حالانکہ یہ خیال علی الاتفاق غلط ہے۔

جب عوام الناس کی عقول پیشوای دین کی عقل سی زیادہ نہین ہی تو پہر اس کوتاہ عقل کی کسی شایستہ اور حقیقی شریعت کے احکام اور

اصول پر حرف گیری ایسی ہی جیسے کوئی شخص آفتاب پر خاک ڈالنے کی کوشش کرے۔ بہت سے ایسے حریص انسان جو دنیا مین اپنی عقل اور دانائی کا نظیر نہین رکھتے تہے۔ اس ناپایدار دنیا مین اپنی گمنام ہستی کا نام و نشان مثل آفتاب روشن اور قایم رکہنے کی غرض سے بے نہایت کوششین کرگیے۔ مگر آخرکو فنا کی آندہین اڑاکر لیگئیں۔ بہت سے اپنی بہادری پر پہولی ہوی ہزارون سحر و جادو پر پہولے ہوے۔ کوئی نشہ حسن پر مغرور کوئی مال و دولت پر مسرور اپنی نفسانی خواہش کے سبب بانی مذہب مشہور ہوے بعضون نے خدائی کے دعوی ہی چلاے مگر آخر سب ناپید ہوگئے اور ہوجاینگے لیکن وہ سچا خدا اور اوسکا پاک مذہب اسیطرح قایم رہیگا۔

یہ امر بہی تمام مذاہب مین مسلم ہے کہ قلب کی صفائی کے واسطے دینی روشنی تمام دینی روشنیون سے افضل ہے۔

پس جب زمانہ حال کے ہندو دہرم عیسائیون کے مذہب کو اپنے خیال کے موافق راہ راست سے ہٹا ہوا سمجہتے ہین اور اونکو دشٹ اور ملیچہ (جو کہ ادنی اور حقیر درجہ کے لفظ ہین) بولتے ہین تو ضرور عیسائیون کو بے عقل ہی ماننا پڑیگا۔ اور جب اونکی عقل

اور تاریک ذہن ہوگا ہنود کے قلیون مین متمکن ہو لیا تو ظاہر ہی
کہ بے عقل انسان کی بات خطا سے خالی نہین تو پھر کسطرح اون
بے دینون اور تاریک عقول کے اشخاص کے اقوال کو بہتر سمجھکر
اپنی تہذیب مین شامل کرتے جاتے ہین - اور اپنے قدیم اصول
مذہب سے مشکوک ہوکر متنفر ہوتے ہین - جبکہ یہ امر آفتاب کی
طرح روشن ہی کہ فی زمانہ دین مسیحی کے مقلد سالانہ جلسہ کرکے ہمیشہ
اپنی مذہبی کتاب کی ترمیم کرتے ہین (اسکی تصدیق مین چند جلد
بائیبل جو مختلف اوقات کی مطبوعہ ہون ملاحظہ کیجیے) اور وہ
خود اوس دین پر قایم بھی نہین ہین کیونکہ جب ترمیم ہوتی ہی
ہے تو قیام کہان - پھر کسی شخص کا ایسے گروہ کی بات قبول کرکے
اپنی اصول دین سے دست کشی کرنا اور اونسے متنفر ہونا اس امر پر
دلالت کرتا ہے کہ شخص مذکور خود ہی اپنے دین کو برا سمجھتا ہے
اب جو شخص جس مذہب مین ہو اور اوسی مذہب کے اصولونکو
جھوٹا اور قابل نفرین تصور کرتا ہو لیکن ابھی تک صاف طور پر
کسی دوسرے کا بھی مقلد نہو تو اوسکی حالت جیسی ہوگی وہ ناظرین
خود خیال کرسکتے ہین - اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شَرِّ ھٰذَا
النَّاسِ وَالْوَاسِ الْخَنَّاسِ -

فی زمانہ ملک پنجاب مین جو تعلیم یافتہ ہنود مین سے ایک آریہ خیال
کے نادان انسان نے تعصب اور حسد کا چیلا بنکر بے ترتیبی کے
ساتھ ایک کتاب ترتیب دی ہے جسکا نام اہنسا دہرم پرچار
رکھا ہے حقیقت مین ایسے بیکار اجزا کو کتاب لکھنے سے لفظ کتاب
بھی بدنام ہوتا ہے اوسمین اس امر پر بحث کی ہے کہ انسان کی
قدرتی غذا گوشت ہے یا نہین اور قربانی مین جاندار کو مارنا اچھا ہے
یا برا - اسی ضمن مین وید اور منوسمرتی وغیرہ مذہبی کتب ہنود
کے وہ اشلوک بھی نقل کیے ہین جنمین گوشت کھانے کی خوبیان
اور قربانی کے فوائد وغیرہ تحریر ہین - اسکے بعد ان اشلوکون پر
یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ اشلوک اصل کتب مین نہین ہین بلکہ گوشت خوار
پنڈتون نے راجاؤن کی مصاحبت کے باعث اصل کتب مذہبی
مین خلط کردیے ہین - لیکن وہ خود کہتا ہے کہ اصل کتابین فی زمانہ
موجود نہین ہین اسکے سوا کوئی دوسری دلیل بھی پیش نہین کرتا
اون اشلوکون کی نسبت اوسکا دعوی ہے کہ نہ منوجی نے اپنی
کتاب مین یہ اشلوک لکھے ہین نہ اصل وید مین ہین - اب اس
بے دلیل کے مدعی کا دعوی کی جو وقعت ناظرین کے سامنے ہے ہم
اوسکو اونہین کے انصاف پر چھوڑتے ہین حالانکہ کتب قدیمہ

ہنود کے کسی وقت میں معرض اتلاف میں نہیں آئیں بلکہ قدیم سے
اس وقت تک جیسی کہ تہیں ویسی ہی موجود ہیں بعض ناواقف
ہنود نے بادشاہان اسلام پر الزام لگایا ہے کہ اونہون نے
ہنود کی مذہبی کتابیں تلف کر ڈالیں یہ الزام جہوٹا اور لغو ہے
کیونکہ قدیم سے اسوقت تک بہت سی راج گدیاں ہنود کی ہندوستان
میں موجود ہیں اونپر اہل اسلام نے صرف اسیقدر تصرف کیا ہے
کہ اونسے خراج لیا جاتا ہے باقی اندرونی اور ملکی حالت سے کوئی سروکار
نہیں کیا پہر تلف ہونیکی وجہ کیا ہے اگر کتب خانہ غارت کئے ہوتے
تو اسوقت جو موجود ہیں یہ کہان سے آئیں۔؟ اور اگر مانا جاے
کہ گذشتہ خوار برہمنون نے اونہیں غلط ملط کر دیا ہے تو جو کتابیں
کہ اب موجود ہیں اونہیں کتابون پر عیسیٰ کے زمانہ سے قبل آجتک
عملدرآمد چلا آتا ہے کیا اس مدت میں جسقدر قوم ہنود میں
عالم فاضل برگزیدہ اشخاص گذرے ہیں یہ سب جہوٹہ راستہ
کے رہبر ہی اور دیانند سرستی جی نے اونہیں کتابون سے
تعلیم پاکر سیدہا راستہ بتایا۔؟ دیانند جی نے اونہیں کتابون
اور اونہیں پنڈتون سے فیض پایا اور عقل سیکہی جنکو دیانند جی
کے پیرو اسپا گمراہ کہتے ہیں جب یہ گمراہ تہے تو انکی تعلیم بہی گمراہی

خالی نہین - لہذا دیانند جی بہی گمراہ ماننے جانے کی لائق ہین
یہ امر ضرور ہے کہ آریہ قوم کے لوگ اوتار ہونے کے قائل نہین
ہین پہر دیانند جی کسی کے اوتار ہو نہین سکتے - اوس فرقہ مین
پیغمبری کا سلسلہ ہی مفقود ہے - تب کسطرح دیانند جی نے اس
کہوٹے اور کہرے مضمون اور اشلوکون کی تمیز پائی اس امر سے
شک ہوتا ہے کہ ضرور وہ گمراہ تہے اور اونہون نے دہوکا کہایا اور
مخلوق کو دہوکہ مین ڈال گئے صاحب عقل و خرد کو اونکی دہوکہ سے
بچا چاہی - راجہ بکرماجیت والی اجین اور بعدہ راجہ بہوج یہہ
ایسے اشخاص گذرے ہین کہ اگر انصاف کیا جاے تو کہا جا سکتا ہے کہ یہہ دو
کسی مذہب اور علم سے کمتر نہین - لوگون نے مضبوط کے جنکی دربار مین
نایاب عالم فاضل بڑے بڑے پنڈت دانا موجود تہے اور
جب وہ زمانہ کو علم کے ترقی اور استواری کا خیال تہا کیا وہ سب
لوگ گمراہ اور دیانند جی سے عقل مین کمتر تہے - ؟ یہہ ہرگز قابل
لحاظ نہین ہو سکتا - ظاہر ہے کہ دیانند جی مخلوق کو عقلاً اور نقلاً
ایسی کج روی بتلا گئے ہین کہ اونکے پیروون کو اب راہ راست
کا ماننا معلوم - اور اللہ ہادی ہے -

گائے کی قربانی

عوام الناس (خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں) فی زمانہ
یہی خیال رکھتے ہیں کہ گائے کی قربانی صرف مسلمان اپنی شقاوت
قلبی کی وجہ سے کرتے ہیں مسلمانوں کو بیرحم اور ناخدا ترس
حیوانوں کا قاتل تصور کرتے ہیں لیکن جس شخص نے ذرا بھی
کتب بینی کی ہے اور علم تاریخ کی سیر سے اپنے ناواقف دل کو
واقفکار بنایا ہے اوسکے دل میں یہ جھوٹا اور لغو خیال کبھی
متمکن نہیں ہوسکتا کسواسطے کہ دنیا میں شاید کوئی قوم ایسی گذری
ہو جو علاوہ دیگر حیوانات کے گائے کی قربانی سے بچی ہو
میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی مذہب اور کوئی قوم قدیم زمانہ میں
ایسی نہیں گذری کہ جسنے گائے کی قربانی کو بہترین افعال سے
نہ تصور کیا ہو - اہل اسلام تو صرف اپنی غربت کی وجہ سے اس پیارے
فعل کو گائے کی قربانی تک مخصوص کرتے ہیں مگر دیگر اقوام عالم
کی مذہب میں مذہبی مراتب کے لحاظ سے تمام قربانیوں میں سے انسانی قربانی
اور گائے کی قربانی افضل ہیں باقی سب قربانیاں ادنیٰ تھیں اور کم مرتبہ
رکھتی ہیں تعصب ہر انسان کو اندھا بنا دیتا ہے اور انصاف سے دور کرتا ہے

اگر کوئی شخص تعصب سے کنارہ کش ہوکر ادر کتب قدیمہ کو نظر انصاف سے ملاحظہ کرکے اس امر مین غور کرے تو اوسکو مسلمانون سے اشد گاے کی قربانی کرنیوالی اقوام ہی ملینگی جنکی مقابلہ مین اہل اسلام گاے کی قربانیمین بہت کم ہین اب ہم واقفیت عامہ کے واسطے اپنی تہوڑی سی تحقیقات کا اظہار کرتے ہین۔

اہل مصر کے حالات تو ہم مفصل طور پر قربانی کے مضمون مین تحریر کرچکے ہین یہان دوبارہ اوسکا اعادہ کرنا طول فضول ہوگا۔ جنکو ملاحظہ کرنا ہو اوسکو غور سے ملاحظہ فرمائین۔

پارسی مجوسی فرقہ ایسا فرقہ ہے کہ اسمین بہت کم پتہ گاے کی قربانی کا دستیاب ہوتا ہے تاہم جمشید کے حالات مین غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کتاب صدور کا مصنف حالات جمشیدی سے ناقل ہے کہ ایک روز ایک دیو جمشید کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بھوکا ہون کچھ غذا مرحمت ہو جمشید نے ایک خادم کی ہمراہ اوسکو مطبخ شاہی مین بہیجوادیا مطبخ شاہی مین ہر روز بارہ ۱۲۰۰۰ ہزار انسان کے واسطے کہانا طیار ہوتا تہا اوس وقت سب موجود تہا وہ دیو اصرار کرتے کرتے تمام کہانا تہا کہا گیا۔ اہتمم کو کمال تعجب ہوا لیکن چونکہ فرستادہ شاہ تہا خاموشی مین

مصلحت سمجھی - وہ دیو اوسی وقت پھر دربار مین حاضر ہوا بادشاہ
نے پھر حکم کیا کہ اسکو اور کہانا اسکی مرضی کی موافق دیا جاے
اس عرصہ مین موافق مضمون سکے دو بارہ بارہ ہزار آدمیون کا
کہانا طیار ہو چکا تہا الغرض وہ دیو بلا نوش پھر پہونچا اور پہر
تمام کہانا چٹ کر گیا کارپردازان باورچی خانہ شاہی نے
اس تعجب خیز واقعہ کی بادشاہ کو فوراً اطلاع کی بادشاہ سخت
متعجب ہوا اور اپنے ظرف شاہی کی طرف خیال کرکے نال
گیا - اس عرصہ مین وہ دیو سہ بارہ دربار مین حاضر ہوا اور وہی
بہوک کی شکایت زبان پر لایا نیک مزاج بادشاہ نے نہایت
خائف ہوکر عبادت مین مشغول ہوکر بعد بندگی و سجود اس
رمز کا انکشاف چاہا بارگاہ ایزدی سے اوسکو بشارت ہوئی کہ ایک
گاے سرخ رنگ کی ذبح کرکے اوسپر سرکہ اور لہسن ڈالکر
اوس دیو کے سامنے رکہہ - چنانچہ فوراً یہ عمل کیا گیا دیو مذکور ایک
لقمہ کہا کر فنا ہو گیا اوسکی بعد جمشید کو معلوم ہوا کہ یہ ایک آفت نا گہانی
تہی اگر ایسا نہوتا تو تمام دنیا کی غذا کہا کر وہ انسانون کا بہی نوالا
کرتا - الغرض اس بلا سی نجات پانی کی خوشی مین جمشید نے اوس روز
عید مقرر کی جو آیندہ اوسی روز ہر سال ہوا کرتی تہی اس عید کو پارسی

دوک گہنبار جمشیدی کہتے کرتے بعد جمشید و قبل از زمانہ زردشت پیغمبر آتش پرستان اس مبارک عید او ربطریق مذکور گای کو ذبح کر کے جنگل میں رکہدینے کی رسم بخوبی تمام جاری رہی البتہ زردشت نے گای کے ذبح کرنے سے مخلوق کو منع کیا اور وہ عید آج تک قایم ہے بلکہ تمام عیدون[1] سے پارسیون میں یہی عید پانچ روز کی اور سب سے متبرک تصور کی جاتی ہے۔ اس مضمون سے قدیم پارسیون مین قربانی کی رسم کی خبر ملتی ہے۔

اہل یورپ اور یونان والے تو گای کی قربانی قدیم سے کرتے چلے آتے ہین اور نہ اب اونکو اس سے کچھ انکار ہے لہذا انکے حالات کی تصریح ہی ناظرین کے لطف میں باعث تاخیر ہوگی۔ اہل چین کا حال تاریخ چین مصنفہ جیمس کارت مین اسطرح لکھا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے ہر سال دو چینی حکیم کنفوشیوس (یا کینفوشس یا تیقوشیش) پر (جو کہ معلم اول اور صاحب عقل نام اوس ملک کے باشندونکے نزدیک مانا گیا ہے) سات ہزار گاے قربانی ہوتی ہین اور چالیس ہزار ریشمین تہان چڑھائے جاتے ہین اور بیشمار خیرات اوس حکیم موصوف کے نام سے کیجاتی ہے۔ اور یہ رسم اس وقت سے قایم ہے جب سے کہ حکیم مذکور کا انتقال ہوا ہے

[1] مجوس پارسیون کی کئی عیدین مختلف ایام مین سالانہ ہوتی ہین۔

اس رسم کو بادشاہ وقت بہترین افعال مذاہب سے خیال کرکرتا ہی
حکم مذکور کے قبل ملک چین مین جہالت تہی اور اوس جہالت کا کوئی فعل
یا ترک بعض افعال قابل لحاظ نہین - عام لوگ قربانیان اسواسطی نہین
کرتے ہین کہ اونکی خیال کی موافق سوای بادشاہ کی اور امور ملت کا ادا کرنا
نادرست ہی صرف بادشاہ کی ذات اون سب امور ملت یعنی نماز روزہ
و عبادت وغیرہ وغیرہ ادا کرنے کی قابل ہے - اور اوسی کا فرض ہی -

فرقہ ہنود کے وید اور منوسمرتی اور دیگر کتب ملت سے علاوہ دیگر
قربانیون کے گاہے کی قربانی زیادہ تر فضیلت رکہتی ہی چنانچہ جسقدر
تفصیل اور تشریح گاہے کی قربانی کی اور بلکہ گاہے کے ایک عضو کی خوبی
کے ساتھ فرقہ ہنود مین بیان کی گئی ہی کسی دوسری ملت مین نہین
کی گئی -

رگوید کا مضمون ایک مقام پر اگنی دیوتا کی بیان مین اسطرح ہی کہ جب ہم
بانجہ گاے یا گابہن گاے یا بیل یعنی قربانی مین ادیتے ہین تب ای
اگنی (آگ کا دیوتا) تو پوری ہماری ہوجاتی ہی -

یجروید کے متر ابرہمنا مین بہت جگہ گئو میدہ یعنی گاے کی قربانے
کا صریح ذکر آیا ہے اور اوسکی بہت سی بہلائی اور خوبیان بیان کی ہین
یجروید - ادہیای ۲۴ - منتر ۷ و منتر ۱۱ مین گاے کی قربانی کی جو فضیلت

لکھی اوسکو مطالعہ کنندگان وید کا دل خوب جانتا ہی خواہ ہٹ دہرمی اونکی چشم و زبان کو سوزن تعصب سے بخیہ کرے مگر دل کی زبان تصدیق تو بغیر اُن کہی کہلوائے رہ نہین سکتی۔

شتپتھ برہمن۔ ۳۔ صفحہ ۶۵۸ مین قربانیون کی تفصیل ایسی مفصل لکھی ہی کہ جسکو دیکھکر ہر فرد بشر اس مبارک اور خیر الانجام فعل کو تسلیم کیے بغیر رہ نہین سکتا۔ یعنی لکھا ہی کہ۔ بیل۔ گنڈ سانڈ۔ موٹی ٹانگون والی گائے۔ ایک چہپا گائی کی۔ وہ گائے جسکا گربہ تازہ ہو۔ ایک سانڈ۔ ایک سینگ کٹا بیل۔ ایک گائے جو ایک مرتبہ کی حاملہ ہو۔ بہورا بیل۔ چتکبرا بیل۔ دو رنگ کی گائے۔ سرخ گائے۔ سفید بانجھ گائے۔ وغیرہ وغیرہ قابل قربانی بتائی گئی ہین جو علاحدہ علاحدہ ہر ایک دیوتا کے واسطے مخصوص ہین۔ پہر دوسرے مقام پر انہین سے ہر ایک کی خوبیان بیان ظاہر کی گئی ہین منو کی کتاب صفحہ ۱۱۹-۱۲۰ مین قربانی کو حالات گئو میدہ کے نام سے لکھی ہین اور اونکو بہتر افعال سے مانا گیا ہے۔

اشٹکہنڈ ۔ کہ مین گائے اور گہوڑے کی قربانی کی صاف طور پر ہدایت لکھی ہی۔

صاحب صوت اللہ الجبار اکابران ہنود مین سے کپل رکہہ کی لکہی ہوئی عبارت کا ترجمہ اسطرح نقل کرتے ہین۔

راجہ بہگسن نے گائے کی قربانی کی اور کپل رکہہ نے اوس قربانی اور [illegible] کی

تصدیق کی۔ اور کہا کہ بکری۔ گھوڑا۔ گائے۔ ہاتھی کشتنی یا ناکشتنی سب یگ کے عمل کے واسطے ہیں۔

منو۔ ۵۔ صفحہ ۴۹۳ میں لکھا ہے عام دستور تھا کہ میزبان مہمان کی خاطر ایک گائے ذبح کرتا تھا۔ اسی وجہ سے سنسکرت زبان میں مہمان کا نام گنوگہنا رکہا گیا ہے۔

(از اصول تعلیم)

رگ وید۔ اشتکا۔ ۴۔ ادہیائے۔ ۱۔ سوکت ۱۵ میں لکھا ہے کہ تین سو گائیں قربانی کی گئیں۔

رگ وید۔ بھاگ ۲ صفحہ ۱۴۱ میں پہلے سے ذکر کیا باب میں ہدایت کی گئی ہے منوسمرتی میں لکھا ہے کہ برہمن کاشی سے علم پڑھکر آوے تو اوسکے باپ کو چاہیے کہ گائے کو ذبح کرکے اوسکی گرم کہال بچھا کر برہمن کا استقبال کرکے بٹھائے۔

بھوشیہ پران میں لکھا ہے کہ کوتک رسات بھائی تھے بوجہ قحط حیران ہوکر گرگ رشی کے پاس پہونچے۔ گرگ رشی نے اونہیں ترس کہا کر اونکو گائیں چرانے کی خدمت عطا کی چنانچہ اونہوں نے چند مدت اوس خدمت پر اپنا صیغہ فرض ادا کیا بالآخر ایک روز بھوک کی شدت سے ایک گائے ذبح کرکے کہا گئے۔ مگر اوس گائے کو پہلے دیوون اور پترون کو قربانی چڑھا لیا تھا یہ روایت از مذکورہ بالا روایت مولوی عبداللہ صاحب تحفۃ الہند نے بھی نقل کی ہے جو کہ پیدائشی ہندو دہرم تھے اور ہندو دہرم کے بڑے عالم شخص تھے مگر جب تحصیل علوم ہندو سے فارغ ہوئے تو اپنے قلب کی تسکین کے واسطے دیگر مذاہب کی کتب کی سیر میں مصروف ہوئے اور آخر کو رہنمائے حقیقی نے اونکی دین اسلام کی سیدھی سچی۔ اور صاف راہ دکھائی۔ اور اونہوں نے مسلمان ہوکر

مذہب اسلام مین ہی بعد الفراغ تحصیل علوم اسلام مولوی کا خطاب پایا۔
اکل لحم کی بابت تو آریاؤنکی پیشوا پنڈت دیانند سرستی جی ہی ستیارتھ پرکاش مین اسطرح لکہہ گئی ہین کہ مچہلی وغیرہ کا گوشت یگ مین نجات دیتا ہی۔

منوسمرتی ادھیائے ۵ کی اشلوک ع۷ مین گوشت کہانی کا ذکر ہی۔ اور اشلوک ع۱۱ ع۱۲ ع۱۳ ع۱۴ ع۱۵ ع۱۶ ع۱۷ ع۱۸ ع۱۹ مین پرند اور چرند کے گوشت کہانیکا ذکر ہی۔ اور اوسکی بہلائی بتائی گئی ہے۔ اور مخصوص ذاتون کے ساتہہ لکہا ہی اور ع۲۲ ع۲۳ ع۲۴ ع۲۵ ع۲۷ ع۲۸ ع۲۹ ع۳۰ ع۳۱ ع۳۲ ع۳۳ ع۳۴ ع۳۵ ع۳۶ ع۳۹ ع۴۰ ع۴۱ ع۴۲ ع۵۲ ع۵۳ ع۵۶ وغیرہ یہ سب اشلوک گوشت کہانیکے احکام اور خوبیون اور طریقون اور جواز وغیرہ مین ہین واللہ ہادی۔

التماس

مولف اوراق ہذا ناظرین کی خدمت مین التماس کرتا ہی کہ بفضلہ تعالی تاریخ **الہند** کی تیسری جلد مسمی **الہنود** اختتام کو پہونچی اس جلد کو **التثلیث** جلد دوم الہند سے زیادہ تعلق ہی بلکہ اسکو التثلیث کا دوسرا حصہ تصور کرنا چاہیے چونکہ احقر کو سفر رنگون درپیش تہا لہذا نہایت جلدی مین چند کاتبون کے قلم سے لکہوا کر طبع کرایا گیا اور جلدی کے سبب طبع کی کارروائی بہی پوری نہوسکی ہے لہذا اس جلد کا اسلوب کو نظر کرم سے قبول فرمادین انشاء اللہ تعالی جلد چہارم نہایت عمدہ اور خوش اسلوب طیار ہوکر جلد آپکی نظر سے گذریگی

اور اسکی بیدا سلوبی کیلیے تلافی اوسمین کیجایگی ملک مین علم کے ناقدری کاحال اظہر من الشمس ہی اسی ناقدروانی کیوجہسی الہند کاما ہوار شایع ہونا موقوف ہوا اور یہی کم توجہی اسکے اختتام کی تاخیر کا باعث ہورہی ہے ہر معین قدردان تاریخ ہذا صرف ایک ایک خریدار اپنے احباب مین سے مرحمت فرمائین تو ادنی بات کمترین کے ہمت کو دوچند قوت پیدا ہوجاے اور جن اصحاب نے ان ناچیز اوراق کو اپنا عزیز وقت صرف کرکے فرمایا ہے مین اونکا صرف اس کتاب کے ایکبار دیکھہ لینے کا بہی شکریہ ادا کرتا ہون۔ انشاء اللہ تعالی جلد چہارم مین اقوام یہود اور نصارا کی تمام فرقہ اور مذہبی پیشوائین اور سب کے اصول اور مذہب نیچر اور تثلیث کے بعض دیگر فرقون کے حالات نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان ہونگے اور بعدہ جلد پنجم الاسلام کے نام سے مرتب ہوکر ایسے نئے اور عمدہ اور مستند مضامین سے پر ہوکر آپکی خدمت مین پہونچیگی کہ جسکی نظیر مین کوئی دوسری کتاب اردو فارسی وغیرہ زبانون مین نہوگی۔ اوسکے بعد جلد ششم سے جلد دوازدہم تک راجگان ہندوستان کی ہر ایک قدیم راج گدیون کے سلسلہ معہ نہایت عمدہ مضامین کے آراستہ ہوکر آپکی خدمت مین پہونچینگے لیکن ہمیشہ ہمیشہ آپکی عنایتون اور مہربانیون کی نظر کا اسطرف مبذول رہنا ضروری ہی۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

قطعہ تاریخ طبع الہنود از مشفقی مکرمی جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری محرر دفتر مطبع فتح الکریم بمبئی

بحسن کوشش و تالیف نادر
شہید و کامل و بیمثل و بے ند
چھپی الہند کی جب جلد ثالث
تجمل نے لکھا یہ مصرعہ سال

جناب میرزا افسون والا
وحید العصر علم و فن مین یکتا
رکھا نام الہنود اوسکا دلارا
چھپی یہ سب بے بدل تاریخ زیبا
۱۴ ۱۳ ھ

تمت

کتب موجودہ مطبع نیر اعظم مراد آباد

پھول پھلیاں - شکسپیر کے ناٹک کمیڈی آف ایررس کا ترجمہ بطرز ناول - قابل دید - ۲ر

نفائس التواریخ - تقریباً چھیاسی کلاں سند دیوانان عرب وغیرہ کے تاریخی حالات اور اونکی تصانیف کا ذکر ہے - ۴ر

فریاد داغ - داغ دہلوی کی مشہور مثنوی - قیمت - ۴ر

مثنوی جانستان - گورنمنٹ اسکول مراد آباد کے دو طالب علموں کے عشق کا سچا قصہ - ۱ر

تائید الاسلام - دیکھیے ہمیں مخلصات نمبر ۹ر

نالۂ بسمل حضرت بلال کے قصہ کی تضمین - ۳ر

فتوحات اسلام - ہر سہ جلد کامل موسوم بہ غزوات نبویہ و مغازی صحابہ و جہاد شاہ فاروقیہ ۱۲ر

نیرنگ طبعی یعنی جغرافیہ جلد اول مع افزائش جغرافیہ خلاصہ سوال و جواب کامیابی اردو مڈل کا ذریعہ ۱ر

نیرنگ طبعی - سوال و جواب خلاصہ جغرافیہ جلد سوم ۵

رسالہ اسباب - در انسداد امراض وبائی - ۲ر وبائی امراض کے اسباب اور انکی انسداد و تشریح ہیں

ملخص تسلیم - حصہ اول - اس کتاب کو منشی امیر اللہ صاحب تسلیم سہسوانی نے ۷۰ سال کے تجربہ سے لکھا ہے اور جن حرفوں کا اعداد میں اسوقت تک اختلاف چلا آتا ہے اُسکا قول فیصل اساتذہ کے کلام سے کہا ہے اور جن جن صاحبوں نے اس فن میں ایجادیں کی ہیں اونکی شرح کیفیت لکھی ہے - اسکے علاوہ تیس قسم کی تاریخوں کی مفصل کیفیت ہے مع طریق استخراج اور اونکی مثالوں میں اساتذہ کے کلام ایسے لکھے ہیں جس سے حیرت ہوتی ہے اسکے بعد مؤلف نے جو جو اختراعات انہیں کئے ہیں اونکی تاریخیں مع شرح کیفیت لکھی ہیں - حصہ دوم میں دو ہزار سے زیادہ الفاظ تاریخ لکھے ہیں حصہ اول جو چھپ چکا ہے عہ
حصہ دوم جو زیر طبع ہے عہ

لفافہ و کاغذ جنپر خوشنما بیل بوٹے نفیس و نازک لفافہ پر اور انکی مناسبت سے کاغذ پر چھپے ہوئے ہیں - یہ خاص ہمارے مطبع کی ایجاد ہیں - مختلف چند قسم کے لفافہ اور چند قسم کے کاغذ ہیں - ہمیشہ دوست احباب کو خط بھیجنے اور نیوتا شادی بیاہ اور ہر ایک خوشی کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں - قیمت حسب ذیل ہے کاغذ خط دو ورقہ رنگین سنہری چھپے ہوئے فیصد عہ لفافہ سنہری فیصد ۱۲ر کاغذ خط دو ورقہ رنگین سیاہ چھپے ہوئے فیصد ۱۲ر لفافہ سیاہ ۱۰ر

فہرست کتاب بوت ابتداء اول
قیمت ۱۲؍

اقوال طائفان مجوس برگشتگی عالم - اشارات اہل اسلام
دیہود برگشتگی عالم - عقائد چینیان برگشتگی عالم -
تصدیقات ہنود برگشتگی عالم - پیدائش عالم بموجب بیانات
کتاب منوسمرتی - طوفان نوح کا واقعہ اور کلجگ کا آغاز
دیگر قومیت مین ہونیکی قوی دلائل - اس امر کی پوری دلیل کہ
نوح اور ویوسوت منو ایک ہی شخص کے نام ہین پورا ثبوت اس
بات کا کہ چاند اور سورج بانیان خاندان چندربنسی اور
سورج بنسی دراصل نوح کے بیٹے تھے - مردہ کی لاش کو جلانا
اور دریا مین بہانا اور زمین دبانا اور کہلا میدانون مین
چہوڑ دینا اور درندون کو کہلا دینا اور اونکی قبرون کو یادگار
بنانا وغیرہ وغیرہ کس زمانہ مین جاری ہوا - اور کیون ہوا اور
کسنے کیا - عالم کی آبادی بموجب کتب یہود و نصاریٰ و اہل اسلام
نئے نئے مذہب کا آغاز اور اونکے جاری ہونیکی وجہ اور جاری
کرنیوالے کا نام اور نشان اور اونکی پوری پوری اصول -
پرستشون کی آغاز معہ تفصیل مذکورہ بالا - آتش پرستی سورج پرستی
کواکب پرستی جیو جنتر کی پرستش اصول مذہب خدائیان -
قواعد دین زرادیان - عقائد فرقہ سمراویان
طرز ملت چشتاسپی - طریقہ گروہ آلاریہ مذہب شیدائی -
اصول ملت شیدرنگی - آزادی مذہب آخشیجانی مفصل
حالات و اصول ملت زردشتی ترجمہ مرزد کی
بہ ملت زردشتی آخر مین ایک نہایت ضروری
کارآمد نقشہ سنین و واقعات -

فہرست مضامین الظلمت جلد دوم
الہند قیمت عہ

دنیا مین مختلف زبانین کیون اور کب اور کسطرح جاری
ہوئین - پہلے کونسا مذہب تہا - مذہبی اصطلاحون کا مفصل حال
- دنیا مین بودہ کی اصول کی بنیاد کیون اور کب جمی -
دنیا مین بت پرستی کس جگہ سے اور کیون اور کس وقت مین
جاری عام ہوئی اسکی اجرا کا منشا کیا تہا -
عرب مین بت پرستی کیون اور کب جاری ہوئی -
چینیون کے مذہب کیا ہین اور انکے ہر ایک مذہب کے
اصول اور بنیاد اور اجرا کا زمانہ اور بت پرستی کے
عجیب عجیب حالات - ہندوستان مین بت پرستی
کیون اور کب اور کس وجہ سے جاری ہوئی اسکی ابتدائی
حالت اور غرض کیا تہی - بت پرستی سے قبل کا کیا حال
تہا - مذہب کیا چیز ہے دنیا مین اسکی کیا ضرورت ہے -
مذہب کا کیا منشا ہے - وید جو مذہب ہنود مین الہامی
کتاب مانی گئی - اوسکی اصل اور تصنیف کا زمانہ اور مصنف
اور تصنیف کی وجہ اور طریقہ اور اوسکے مضامین وغیرہ کے
مفصل حالات - آریہ اور غیر آریہ کی نہایت عمدہ تفصیل کہ
کون ہے اور یہ نام اونکے کیون ہوئے اور کب سے جاری
ہوئے اور اونکا اصل مذہب - آریاؤن کی قومی ترتیب
اوسکی وجہ اور زمانہ اور نتیجہ - آریاؤن کی فنون اور علوم
اور انکے جاری ہونیکی وجہ اور زمانہ اور ضرورت - شاستر ونکی
نہایت صحیح اور عمدہ خلاصہ - اکثر کتب ہنود کی تصنیف کا زمانہ -
وید کی مذہب سے بودہ کا مذہب کسطرح جاری ہوا - اوسکی وجہ اور
موجد کا مفصل حال - گوتم بودہ کی پیدائش کی عجیب عجیب تفصیل
گوتم بودہ کا دعوی پیغمبری اور مذہبی مسائل - گوتم کی تعلیم
اور بیانات مذہب بودہ کے حالات پیدائش - گوتم بودہ
کے مذاہب کی استحکام کی کوششین اور جلسے - گوتم کے مذہب مین
ابتدا مین اور اصلاحین شامل ہوئی کے اقوال - گوتم بودہ کے مذہب
کی تحقیق اور انگریزی محققون کی غلطیان - ایک کارآمد

Date	No.	Date	No,